بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی، وَضَعَہُ اللّٰہُ فِی الْاَرْضِ فَاَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ (الادب المفرد للبخاری رقم ۹۸۹)

www.KitaboSunnat.com

احکام سلام

مُرتّبہ

مولانا عبدالغفور اثری

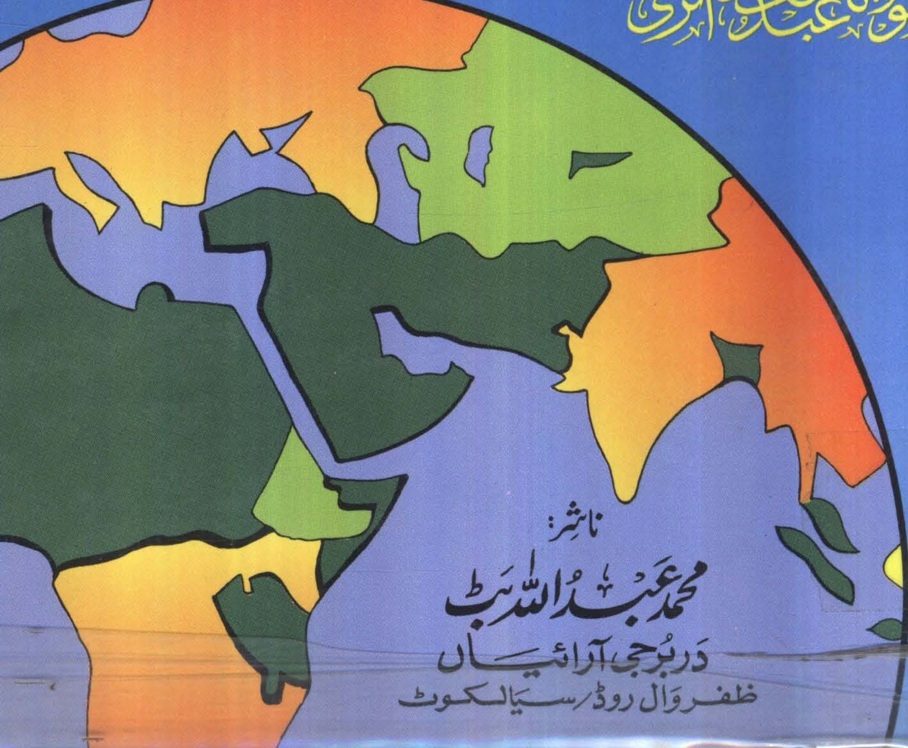

ناشر:
محمد عبداللہ بٹ
دربرجی آرائیاں
ظفروال روڈ / سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَأَخَذَ بِيَدِهِ فَصَافَحَهُ تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ

(المعجم الاوسط للطبرانی رقم: ٢٤٧)

احکام سلام

مرتبہ

مولانا عبد الغفور اثری

خطیب

جامع مسجد اہلحدیث محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

عطیہ
مزمل احسن

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

281
اث ر ع

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتابچہ ○ احکامِ سلام

مؤلف ○ مولانا عبدالغفور اثری

صفحات ○ یکصد باون (۱۵۲)

طباعت ○ بار اوّل : شعبان ۱۴۱۷ھ/دسمبر ۱۹۹۶ء

تعداد ○ گیارہ صد (۱۱۰۰)

سرورق ○ استاذ الخطاطین جناب عبدالرشید قمر
القمر منزل، ڈار سٹریٹ، سانده کلاں لاہور
فون نمبر ۷۲۴۳۷۹۲ ، ۷۲۴۳۶۸۹

کتابت ○ تلمیذ استاذ الخطاطین جناب عبدالرشید قمر صاحب
محمد عبداللہ مبارکپورہ سیالکوٹ فون ۵۵۹۵۵۶

◉

مطبع ○ زاہد بشیر پرنٹرز ہجویری پارک ریٹی گن روڈ، لاہور

◉

۹۹
17442

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ○
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ ، مِنْ ھَمْزِہٖ ، وَ نَفْخِہٖ وَ نَفْثِہٖ ○
وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا○
(سُوْرَۃُ النِّسَآء : ۸۶)

یعنی اے ایمان والو! اور جب تمہیں کوئی سَلام کرے تو سَلام کا جواب اس سے بہتر دیا کرو یا جواب میں سَلام کے وہی اَلفاظ کہہ دیا کرو جو سَلام کرنے والے نے کہے تھے (اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو کہ) بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے"۔

" اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دُنیا کی ہر مہذّب قوم میں یہ رَواج پایا جاتا ہے کہ اس قوم کے اَفراد جب آپس میں ملتے ہیں تو کچھ مخصُوص اَلفاظ خاص طریقے سے ادا کرتے ہیں جس سے اس قوم کا تشخّص دوسری قوم سے نمایاں اور مختلف ہو جاتا ہے اور وُہ مخصُوص الفاظ و اَنداز اس قوم کا قومی و ملّی شِعار بن جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے ○—— ہندو آپس میں ایک دوسرے کو ملتے وقت ہاتھ باندھ کر رام رام اور اس کے جواب میں سیتا رام کہتے ہیں اور جو زیادہ پڑھے لکھے ہیں وہ نمستے ، نمستے کہتے ہیں ○—— اور سکھ جئے گرو کہتے ہیں ○—— مجوسی صرف منہ پر ہاتھ رکھ دیتے ہیں ○—— اور پارسی کلمہ کی انگلی اٹھا دیتے ہیں ○—— عیسائی ہتھیلی کو ماتھے پر رکھتے ہیں ○—— اور یہودی صرف ایک انگلی اٹھا دیتے ہیں ○—— انگریز اور یورپین قومیں : گڈ مورننگ ، گڈ نون ، گڈ آفٹر نون ، گڈ ایوننگ ، گڈ نائٹ ، گڈ بائے ، اور ٹاٹا ، الوداعی سلام وغیرہ کہتے ہیں ، ○—— اور بعض نادان مسلمان آداب عرض اور بعض یا علی مدد اور جواب میں مولا علی مدد وغیرہ الفاظ پکارتے ہیں ، ○—— اور اسی طرح فوجی سپاہی اپنے افسر صاحب کو سلیوٹ مار کر ہتھیلی ماتھے پر رکھ دیتے ہیں اور زمانۂ جاہلیت میں عربوں میں یہ رواج تھا کہ جب وہ آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو حَیَّاكَ اللّٰهُ کہتے جس کا معنیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری زندگی دراز کرے یا أَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا ، وَ أَنْعِمْ صَبَاحًا یعنی اللہ تعالیٰ تیری آنکھ ٹھنڈی رکھے اور صبح بخیر یا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَيْنَكَ اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے وغیرہ وغیرہ کہا کرتے تھے ،

(کُتُبِ تفاسیر ، سُنَنِ ابی داؤد ج ۲ ص ۳۶۳ ، مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۹۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سلام کا احیاء و اجراء :

اسلام نے اس طرزِ تحیہ کو بدل کر اسلامی سلام (سُنّتِ مہجورہ) کا احیاء و اجراء کرتے ہوئے مسلمانوں کے لیے ان کی باہمی ملاقات کے موقع پر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ الخ کہنے کے الفاظ مقرر و جاری فرمائے ہیں جس کے جواب میں وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ الخ کہا جاتا ہے جس میں دُنیا و آخرت کی سلامتی و عافیت کے راز مُضمر ہیں کہ ملاقات کے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ الخ سے بہتر کوئی کلمہ نہیں یہ محبّت و مروّت اور اِکرام و خیر اندیشی اور دُعاء گوئی کا بے نظیر اِظہار ہے، جس کا معنیٰ ہے کہ تم پر سلامتی ہو یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہر طرح کی تکلیف اور رنج و مصیبت وغیرہ سے محفوظ و سلامت رکھے اور تم پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت برکت اور مغفرت نازل فرمائے ۔

اسلامی تحیہ (سلام) میں ایک عالمگیر جامعیت پائی جاتی ہے

- اس میں اللہ تعالیٰ کا بھی ذِکر ہے کیونکہ " سلام " اللہ تعالیٰ کے اَسماءِ حُسنیٰ میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے زمین پر اتارا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اسے آپس میں پھیلاؤ ، اس کا معنیٰ ہے ہر طرح کی آفات اور نقائص و عیوب سے محفوظ و سلامت رہنا اور دوسروں کو سلامتی و اَمن دینے والا نگہبان ، کَمَا سَیَأْتِیْ بِالتَّفْصِیْلِ ۔
- اور اپنے مسلمان بھائی سے اِظہارِ تعلّق و محبّت بھی ہے
- اور اس کے لیے بہترین دُعاء بھی ہے
- اور اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صُلح اور عدمِ مخالفت کا اِقرار اور مُعاہدہ بھی ہے کہ تم میرے ہاتھ اور زبان سے مامُون ہو، میں اپنے ہاتھ اور زبان سے تجھے کوئی تکلیف و پریشانی وغیرہ نہیں پہنچاؤں گا،، ـــــــ اور یہی ہر مسلمان کا طُرّہ و امتیاز بھی ہونا چاہیے جیسا کہ حدیثِ صحیح میں وارد ہوا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نے فرمایا " اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ" (صحیح بخاری ج ۱ صـ۶ ، صحیح مسلم ج ۱ صـ۴۸) یعنی مسلمان تو وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی شرارتوں وغیرہ) سے دوسرا مُسلمان محفُوظ و سَلامت رہے وُہ کسی کو کوئی تکلیف و پریشانی وغیرہ نہ پہنچائے ـــــ یہی رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کا اُسوہٗ حَسَنہ ہے جس کی پَیروی کا مُسلمانوں کو حُکم دیا گیا ہے ،

ؔ رُخِ مُصطفٰے ہے وُہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں ، نہ دُکانِ آئینہ ساز میں

اے کاش کہ مُسلمان اس تحِیّۃ (سَلام) کو غیر اِسلامی اور برادری کی رسم و رواج کی طرح ادا نہ کریں بلکہ اسے اللہ تعالٰی اور اس کے رسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا حُکم سمجھ کر اور اس کے معنی کو ملحُوظِ خاطر رکھ کر اختیار کریں تو شاید پوری قوم کی اِصلاح کے لیے یہی کافی ہو جائے ، یہ اہلِ اسلام کا خاص شِعار اور ان کی نمایاں اور روشن علامت و پہچان اور واضح اِسلامی تَشخُّص ہے اور یہی وجہ ہے کہ رسُولُ اللہ صَلَّی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نے اس کی بڑی اہمیت اور اس کی بکثرت فضیلت بیان فرمائی ہے اور اس کو اَفْضَلُ الْاَعْمَال قرار دیا ہے ، قرآن مجید اور اَحادیثِ صحیحہ میں اس کے اَحکام و مسائل وغیرہ بڑی تاکید اور اہتمام کے ساتھ مُفصّل طور پر وارِد ہوئے ہیں ، لیکن اکثر مسلمان اس سے صِرف بے خبر ہی نہیں بلکہ مُنحرِف بھی ہیں جس کی وجہ سے ذِلّت و رُسوائی ان کا مقدّر بن چکی ہے ، بقول شخصے ؎

گنوا دی ہم نے جو اَسلاف سے میراث پائی تھی
ثریّا سے زمیں پر آسمان نے ہم کو دے مارا

چونکہ سَلام کے جُملہ مَسائل و اَحکام وغیرہ کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہر مسلمان کے لیے لازِم و ضُروری ہی نہیں بلکہ ان کا اوّلین فریضہ ہے اس لیے بمُقتضائے حدیثِ نَبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ"، یعنی دین خیر خواہی کا نام ہے (صحیح مسلم ج ۱ ص۵۴ ، سُنَنِ ابی داؤد ج ۲ ص۳۲۰ ، مُسندِ ابی عَوانہ ج ۱ ص۳۷)

راقم نے خالِص تبلیغی اور اِصلاحی جَذبہ سے سَرشار ہو کر اور اِسلامی وَلولہ کے تحت زیرِ نظر کتابچہ " اَحکامِ سَلام " ترتیب دیا ہے جو کہ سات اَبواب پر مُشتمِل ہے ○ــــ اہمیّتِ سَلام ○ــــ فَضائِلِ سَلام ○ــــ سَلام کے مُفصَّل اَحکام و مَسائِل ○ــــ مُصافَحہ کی اہمیّت اور فضِیلت مُعانَقہ کا معنیٰ اور اس کا حُکمِ شرعی ○ــــ کسی کے گھر میں داخِل ہونے سے قبل اجازت لینے کا حُکمِ شرعی اور اس کے اَحکام و مَسائِل ○ــــ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامِ تعظیم کی شرعی حیثیت وغیرہ وغیرہ۔ ○ جس میں بڑی تحقیق و جستجو اور عرق ریزی سے قرآن مجید اور کتبِ تفاسیر و کتبِ احادیث اور شروح وغیرہا اور دیگر علماءِ اسلام کے واضح اور روشن تر حوالوں سے مستحکم دلائل اور مضبوط براہین کے ساتھ مفصّل اور نہایت سلجھے ہوئے رنگ میں گفتگو کی گئی ہے، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ○

(سُوْرَةُ الْاَحْزَاب : ۴)

ع کاش کرلیں یہ میرا تحفہ پسند اہلِ نظر

اِس لیے جملہ مسلمانوں سے میری مؤدبانہ و مخلصانہ التماس ہے کہ وہ کتابچہ ھٰذا کا اوّل تا آخر بڑی دلجمعی کے ساتھ بنظرِ غائر مطالعہ فرمائیں اور اس سے دینی فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کریں اور راقم اور اس کتابچہ کے شائع کرنے والوں کو دعائے خیر سے فراموش نہ کریں،

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ (سُوْرَةُ الْمُؤْمِن : ۴۴)

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ جَمِيْعِ مُتَّبِعِيْهِ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اٰمِيْنَ ○ ثُمَّ اٰمِيْنَ ○

خَادِمُ الْعِلْمِ وَ الْعُلَمَآءِ

عبد الغفور اثری

خطیب جامع مسجد اہلحدیث محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

شعبان ۱۴۱۷ھ / دسمبر ۱۹۹۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین
احکامِ سلام

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرضِ حال	۳
۲	1 اَہمیّتِ سَلَام	۱۹
۳	سَلَام کا معنیٰ وَمفہوم کیا ہے ؟	۱۹
۴	سَلَام اللہ تعالیٰ کے اُسماءِ حُسنیٰ میں سے ہے	۲۰
۵	مسلمان کی تعریف	۲۱
۶ ، ۷	اِسلامی سَلَام کی اِبتِدَاء ، فائدہ جلیلہ	۲۲ ، ۲۳
۸	خَلَقَ اللہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ کی توضیح و تشریح	۲۴
۹ ، ۱۰	سَلَام کہنے اور اسکا جواب دینے کا حُکمِ شرعی ، فائدہ جلیلہ	۲۶
۱۱	صِیغۂ اَمر وُجُوب کے لیے ہے جب قَرِینہ صارفہ نہ ہو	۲۷
۱۲ ، ۱۳	امام نَوَوِیؒ کی تصریح ، امام اِبنِ قَیِّم رہ کی تصریح	۲۷ ، ۲۸
۱۴	سَلَام کہنا اور اسکا جواب دینا لازمی وضروری ہے	۲۹
۱۵	سَلَام کہنا مسلمان کا اِمتیازی نشان ہے	۲۹
۱۶	تفسیرِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم	۳۰
۱۷ ، ۱۸	خُلاصۂ مطلب ، ایک ضُروری وضاحت	۳۱ ، ۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۹، ۲۰	حاصلِ کلام : مسلمان کے مسلمان پر دس حقوق	۳۳
۲۱، ۲۲	حاصلِ کلام ، راستے میں بیٹھنے کا حق کیا ہے؟	۳۵، ۳۶
۲۳	لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل کون ہے؟	۳۸
۲۴	حاصلِ کلام	۴۰
۲۵	سلام کہنا سُنّتِ مؤکدہ کا لواجبِ عَلَى الْكِفَايَة ہے	۴۰
۲۶	چار آیاتِ طیّبات اور متعدد احادیثِ صحیحہ کا خلاصہ	۴۰
۲۷	2 فضائلِ سلام	۴۲
۲۸، ۲۹	سلام پھیلانا بہترین عمل ہے ، فائدہ جلیلہ	۴۲
۳۰	مسلمانوں میں باہم محبت پیدا کرنے والا عمل	۴۴
۳۱، ۳۲	توضیح و تشریح ، مومن سے محبت رکھنا ایمان ہے	۴۵
۳۳	سلام کرنے سے عداوت و دشمنی ختم ہو جاتی ہے	۴۶
۳۴، ۳۵	خیرد سلامتی سے جنت میں داخل ہونے کا عمل ، حاصلِ کلام	۴۷، ۴۹
۳۶	تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ سے کیا مُراد ہے؟	۵۰
۳۷	شارحین رہ کی وضاحت	۵۱
۳۸، ۳۹	سلام کرنے سے گناہوں کا جھڑنا ، فائدہ جلیلہ	۵۲، ۵۳
۴۰	سلام کے ہر جملے پر دس نیکیاں	۵۴
۴۱	سلام میں وَمَغْفِرَتُهٗ کا اضافہ	۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۲	حدیث ھٰذا کی تحسین و تصحیح	۵۸
۴۳	دو راویوں پر جرح اور اس کا جواب	۵۸
۴۴	علماء محدثین کی آراء کہ حدیثِ ھٰذا قابلِ عمل ہے	۵۹
۴۵	خَیْرُ الْاُمَم کا امتیاز و خصوصیت	۶۱
۴۶	تین آیاتِ طیبات اور تفسیرِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	۶۲، ۶۳
۴۷	خلاصہء مطلب	۶۵
۴۸	ایک نیکی کرنے سے بیس لاکھ نیکیوں کا لکھا جانا	۶۶
۴۹	اِبنِ آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی ایک نیکی کے بدلے دس برائیوں کا خاتمہ	۶۶
۵۰	نصِ قرآنی اور اس کی تفسیرِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	۶۷
۵۱	3 سلام کے مفصّل احکام و مسائل	۶۸
۵۲	دس مفصّل مسائل کا خلاصہ	۶۹
۵۳	کون کس کو سلام کرے ؟	۶۹
۵۴	معمولی جدائی پر دوبارہ سلام کرنے کا حکم	۷۰
۵۵	صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کا عمل	۷۱
۵۶	کسی مجلس سے رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا چاہیئے	۷۱
۵۷	ضروری انتباہ	۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبرشمار	مضمون	صفحہ
۵۸ ، ۵۹	مسافر کو رخصت کرتے وقت دُعاء کرنا ، مسافر مقیم کے لیے دُعا کرے	۷۲
۶۰	غیر مسلموں کی مشابہت سے بچنے کا حکم	۷۳
۶۱	غائبانہ سلام کا جواب کس طرح دینا چاہیئے ؟	۷۳
۶۲	اتنی آواز سے سلام کرنا چاہیئے کہ جاگنے والا سُن لے اور سونے والا نہ جاگے	۷۴
۶۳	گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا	۷۵
۶۴	دورانِ ملاقات گفتگو سے پہلے سلام کرنا چاہیئے	۷۵
۶۵	جو شخص سلام کرنے سے قبل کوئی بات کرے اس کو جواب نہ دیا جائے	۷۵
۶۶	سلام کرنے میں سبقت کرنے سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے	۷۶
۶۷	سلام کرنے میں سبقت کرنے والا تکبر سے بری ہوجاتا ہے	۷۶
۶۸	نماز میں سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دینا سُنّت ہے	۷۷
۶۹، ۷۰	فائدہ جلیلہ ، پیشاب کرنے والا کسی کے سلام کا جواب نہ دے	۷۸ ، ۷۹
۷۱	اہلِ کتاب کو سلام کرنا اور ان کے سلام کا جواب دینا	۸۰
۷۲	غیر مسلموں کو سلام کس طرح لکھنا چاہیئے ؟	۸۱
۷۳	مُسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس کو سلام کرنا	۸۲
۷۴ ، ۷۵	بڑے کا بچوں کو سلام کرنا ، شرابی کو سلام نہیں کرنا چاہیئے	۸۳ ، ۸۴
۷۶	فقط ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا ممنوع و حرام ہے	۸۴
۷۷	عورتوں کو سلام کرنا اور سلام کرنے کے ساتھ ہاتھ سے اشارہ کرنے کا جواز	۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۸۶	فائدہ جلیلہ	۷۸
۸۶	سلام کا جواب نہ دینے والے شخص کی مذمت	۷۹
۸۸	فائدہ جلیلہ	۸۰
۸۸	سلام کے حکم شرعی کی توضیح	۸۱
۸۹	غیر آباد گھر میں داخل ہونے کا سلام	۸۲
۹۱	4 مصافحہ کی اہمیت اور فضیلت	۸۳
	مصافحہ ء ملاقات سنتِ رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہے اور	۸۴
۹۲	اس پر اتفاقِ کُلی ہے	
۹۲	رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے صحابہ رضی سے مصافحہ کیا کرتے تھے	۸۵
۹۳	صحابہ کرام رضی میں بھی دورانِ ملاقات مصافحہ کرنے کا رواج عام تھا	۸۶
۹۳	مصافحہ میں پہل کرنے والے یمنی تھے	۸۷
۹۴	مصافحہ تکمیلِ سلام ہے	۸۸
۹۵	مصافحہ کرنے سے حسد، بغض، کینہ اور عداوت و دشمنی ختم ہو جاتی ہے	۸۹
	مصافحہ کرنے سے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح آندھی کے دن	۹۰
	درخت کے سوکھے پتے جھڑ جاتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ	
۹۵	جتنے ہوں سب بخش دیئے جاتے ہیں	
	مصافحین کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے اور ان کے سارے	۹۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں	۹۶
۹۲	مسلمان مصافحہ کرنے کے سب سے زیادہ حقدار ہیں	۹۷
۹۳	صدقِ دل سے مصافحہ کرنے والے کے سب گناہ جُدا ہونے سے قبل مُعاف کر دیئے جاتے ہیں	۹۷
۹۴	مصافحین پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں نوے (۹۰) پہل کرنے والے پر اور دس دوسرے پر	۹۹
۹۵	حاصِلِ کلام	۱۰۰
۹۶	اللہ تعالیٰ کی ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لیے کافی ہو سکتی ہے	۱۰۰
۹۷	مصافحہ ایک ہی ہاتھ سے مسنون ہے	۱۰۱
۹۸، ۹۹	نو (۹) احادیث کا خلاصۂ مطلب ، دسویں حدیث	۱۰۱، ۱۰۲
۱۰۰	مصافحہ کا معنیٰ ہی کسی شخص کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے شخص کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی سے ملانا ہے	۱۰۳
۱۰۱	شارحِ بخاری امام ابنِ حجرؒ عسقلانی کی تصریح	۱۰۳
۱۰۲	مُلّا علی قاری حنفی کی تصریح	۱۰۳
۱۰۳	مُفسّرِ قرآن علامہ احمد حسنؒ محدّث دہلوی کی تصریح	۱۰۳
۱۰۴، ۱۰۵	محشیِٔ ترغیب و ترہیب کی تصریح ، علامہ شمس الحق عظیم آبادی کی تصریح	۱۰۴
۱۰۶	خلاصۂ مطلب	۱۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۰۷	مُصافحہ کے بیس فقہی آداب	۱۰۷
۱۰۸	5 مُعانقہ کا معنیٰ اور اسکا حکم شرعی	۱۰۹
۱۰۹	مُعانقہ کا لغوی معنیٰ	۱۰۹
۱۱۰	مُعانقہ کا شرعی اور اصطلاحی معنیٰ	۱۰۹
۱۱۱	سلام اور مُصافحہ کے بعد باہمی پیار و محبت کی انتہاءِ اظہار مُعانقہ کرنا ہے	۱۰۹
۱۱۲	مُعانقہ کرنا سُنّتِ مستحبّہ ہے	۱۱۰
۱۱۳	رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اپنے صحابہ کرام رضؓ سے مُعانقہ کیا کرتے تھے	۱۱۰
۱۱۴	رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا حضرت ابوذر رضؓ سے مُعانقہ	۱۱۰
۱۱۵	رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا حضرت جعفر رضؓ سے مُعانقہ	۱۱۱
۱۱۶	رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا حضرت زید رضؓ بن حارثہ سے مُعانقہ	۱۱۱
۱۱۷	ہر ملاقات کے وقت سلام اور مُصافحہ کے ساتھ مُعانقہ کرنا ثابت نہیں ہے	۱۱۲
۱۱۸	دُور دراز سے سفر کر کے آنے والے یا پھر کچھ عرصہ کے بعد ملاقات کرنے والے سے مُعانقہ کرنا سُنّت ہے	۱۱۲
۱۱۹	صحابہ کرام رضؓ بھی سفر سے آنے والے سے ہی مُعانقہ کیا کرتے تھے	۱۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۲۰	خلاصہء مطلب	۱۱۲
۱۲۱	عیدین اور جمعہ کے موقع پر دورانِ ملاقات ہر شخص سے معانقہ کرنا ثابت نہیں	۱۱۲
۱۲۲	کن حالات میں معانقہ کرنے سے احتراز بہتر ہے ؟	۱۱۳
۱۲۳	**6 کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینے کا حکم شرعی اور اس کے احکام و مسائل**	۱۱۴
۱۲۴	اجازت لے کر کسی کے گھر میں داخل ہونے کی حکمتیں	۱۱۴تا۱۱۷
۱۲۵	فائدہ جلیلہ ،	۱۱۷
۱۲۶	کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا ممنوع اور حرام ہے	۱۱۷
۱۲۷	اپنے گھر میں بھی بغیر اجازت اور اطلاع کے داخل نہیں ہونا چاہیئے	۱۱۸
۱۲۸	..... غَيْرَ بُيُوتِكُمْ آیت میں بُيُوتِكُمْ سے مراد کون سے گھر ہیں ؟	۱۲۰
۱۲۹	اجازت لینے کا مسنون طریقہ	۱۲۰
۱۳۰	..... تَسْتَأْنِسُوا ..... کا معنی اور اس کی قرأتِ شاذہ	۱۲۱
۱۳۱	اجازت لینے سے پہلے سلام کرنا ضروری ہے	۱۲۲
۱۳۲	تفسیرِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	۱۲۳
۱۳۳	اجازت لینے کا طریقہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	خود سکھایا ہے	۱۲۳،۱۲۲
۱۳۴	جو شخص اجازت لینے سے پہلے سلام نہ کرے اسے اجازت نہ دو	۱۲۴
۱۳۵	صحابہ کرام رض اجازت لینے سے پہلے سلام کہا کرتے تھے	۱۲۵
۱۳۶	......حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا.....	
	آیت میں سلام کونسا ہے ؟	۱۲۶
۱۳۷	......وَتُسَلِّمُوْا آیت میں واؤ عاطفہ کا حکم کیا ہے ؟	۱۲۷
۱۳۸	خلاصہء مطلب	۱۲۹ تا
۱۳۹	چند فقہی مسائل کا بیان	۱۳۲
۱۴۰،۱۴۱	فائدہ جلیلہ ، چار جدید فقہی مسائل کا بیان	۱۳۵،۱۳۴
۱۴۲	7 قیامِ تعظیم کی شرعی حیثیت	۱۳۶
۱۴۳	انگریزی سکولوں میں ، کلاس روم میں ٹیچر کی آمد پر اور قومی ترانہ	
	پڑھا جانے کے وقت قیامِ تعظیم کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟	۱۳۷
۱۴۴	حضرت عائشہ صدیقہ رض کی تین روایاتِ صحیحہ	۱۳۷
۱۴۵	فائدہ جلیلہ	۱۳۷
۱۴۶	کسی شخص کی آمد پر تعظیماً کھڑے ہونا ممنوع اور حرام کیوں ہے ؟	۱۳۸
۱۴۷	حضرت ابو مجلز رض کی روایات	۱۳۹،۱۳۸
۱۴۸	حضرت انس رض بن مالک کی روایت	۱۴۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۴۹	ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ	۱۴۰
۱۵۰	رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی آمد پر صحابہ کرام رضؓ کو تعظیماً کھڑا ہونے سے منع فرما دیا	۱۴۳
۱۵۱	حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کی روایت	۱۴۳
۱۵۲	حضرت ابو امامہ رضؓ کی روایت	۱۴۳
۱۵۳	حدیث ھذا کی تحسین و تصحیح	۱۴۴
۱۵۴	صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا عمل	۱۴۵
۱۵۵	حضرت انس بن مالک رضؓ کی روایت صحیحہ	۱۴۵
۱۵۶	حاصلِ کلام	۱۴۶
۱۵۷	ماخذِ کتاب	۱۴۸ تا ۱۵۲

تَمَّتْ بِالْخَیْر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

اہمیتِ سلام

سلام کا معنیٰ و مفہوم کیا ہے؟

لفظِ سَلَام کے دو معنی ہیں ، ایک ہر طرح کی آفات اور نقائص و عیُوب سے محفوظ و سَلَامَت رہنا ، جس کے لیے ہم اُردو میں لفظِ سَلَامتی بولتے ہیں ، اور دوسرے معنی صُلح اور عدمِ مخالفت کے ہیں "

(المنجد صـ ۲۸۸ ، المفردات فی غریب القرآن صـ ۲۳۹، ۲۴۰)

اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ سَلَام ، اللہ تعالیٰ کے اَسمآءِ حُسنٰی میں سے ہے ، اَلسَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ (سُورَةُ الْحَشر: ۲۳)

یعنی سَلَامتی اور اَمن دینے والا ، نگہبان ،

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا : .... فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ ، (بخاری ج ۱ صـ ۱۱۵ ، مسلم ج ۱ صـ ۱۷۳)

یعنی بلاشُبہہ اللہ تعالیٰ تو خود سَلَام (سلامتی دینے والا) ہے "

کیوں کہ وُہ ہر طرح کی آفات اور نقائص و عیُوب سے پاک و منزّہ اور محفُوظ و سَلَامت ذات ہے ۔

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا : إِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَعَالٰی، وَضَعَهُ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ، فَاَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ "[1]
(الادب المفرد رقم: ۹۸۹) "یعنی بلاشبہہ سلام، اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ میں سے ایک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے، تو تم آپس میں سلام کو پھیلاؤ"

اِسطرح اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کے معنی یہ ہیں کہ اَللّٰهُ رَقِيْبٌ عَلَيْكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا محافظ و نگہبان رہے وہ تمہیں ہر طرح کی آفات، تکالیف اور پریشانیوں سے محفوظ و سلامت رکھے"

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص۳۳)

---

[1] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں اس کے آگے یہ الفاظ بھی ہیں: فَاِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ فَضْلُ دَرَجَةٍ بِتَذْكِيْرِهٖ اِيَّاهُمُ السَّلَامَ، فَاِنْ لَّمْ يَرُدُّوْا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُمْ، رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَاَحَدُ اِسْنَادَيِ الْبَزَّارِ جَيِّدٌ، قَوِيٌّ.
(الترغیب والترہیب ج ۳ ص۴۲۸، الادب المفرد رقم: ۱۰۳۹)
یعنی بلاشبہہ جب کوئی مسلمان شخص کسی قوم پر سے سلام کرتے ہوئے گزرتا ہے تو وہ قوم اس کو اس کے سلام کا جواب دیتی ہے (تو دونوں کو سلام کا ثواب ملتا ہے مگر) یہ گزرنے والا اِس پر اس بنا پر ایک درجہ فضیلت حاصل کرلیتا ہے کہ (سلام میں پہل کرکے) یہ سلام کی یاددہانی کا باعث بنا، اگر وہ قوم اس کو اس کے سلام کا جواب نہ دے تو (اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی سَلام کرنے والا اپنے مسلمان بھائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہر طرح کی آفات و تکالیف اور پریشانیوں وغیرہ سے محفوظ و سلامت رہنے کی دُعاء کرتا ہے نیز اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت، برکت اور مغفرت وغیرہ کے حصُول کی دُعاء بھی کرتا ہے۔

علاوہ ازیں اپنی طرف سے صُلح اور عدمِ مخالفت کا اقرار اور معاہدہ بھی کرتا ہے کہ تم میرے ہاتھ اور زبان سے مامُون ہو، میں اپنے ہاتھ اور زبان سے تجھے کوئی تکلیف و پریشانی وغیرہ نہیں پہنچاؤں گا اور یہی ہر مسلمان کا طُرّہء امتیاز ہونا چاہیے جیسا کہ حدیثِ صحیح میں وارِد ہوا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ، (بخاری ج ۱ ص۶، مسلم ج ۱ ص۴۸) یعنی مسلمان تو وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی شرارتوں وغیرہ) سے دوسرا مسلمان محفُوظ و سلامت رہے، وہ کسی کو کوئی تکلیف و پریشانی وغیرہ نہ پہنچائے، لیکن معاملہ اسکے بالکل برعکس ہے کہ ایک طرف تو اپنے مسلمان بھائی کیساتھ (سلام کرکے) اپنی طرف سے صُلح اور عدمِ مخالفت کا اقرار اور معاہدہ کیا جاتا ہے اور دوسری جانب اس کے خلاف اپنی زبان اور ہاتھ کی تمام ترتوانائیاں صرف کردی جاتی ہیں کیا خُوب سَلام ہے!

(اَلْعِیَاذُ بِاللہِ الْعَظِیْم)

ہے اِس لیے کہ ایسی حالت میں) اس کے سَلام کا جواب وُہ جماعت دیتی ہے جو ان سے بہتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سلام کی ابتداء

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ ، طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ، فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ : اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٍ ، فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ ، فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَ تَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ ، فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ ، فَقَالُوْا : وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، فَكُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ ، فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدُ حَتّٰی الْاٰنَ ۔

(مسند احمد ج ۲ ص۳۱۵ ، الادب المفرد ص۲۵۴ ، التوحید لابن خزیمہ ص۲۹ ، مسلم ج ۲ ص۳۸۰ ، بخاری ج ۲ ص۹۱۹ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ) کو ان کی صورت پر پیدا کیا ، ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا پھر جب ان کو پیدا کر چکا تو فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں سلام کرو تو سنو کہ وہ (جواب میں) تجھے کیا دُعاء دیتے ہیں اس لیے کہ جو جواب وہ دیں گے وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا ، تو حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ) گئے اور فرشتوں سے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ، فرشتوں نے جواب دیا وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ گویا انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے (جواب میں) وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کا اِضافہ کیا، حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ) کی اولاد میں جو شخص بھی جنّت میں داخل ہوگا وُہ حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ) ہی کی صورت (قد و قامت) پر ہوگا، اور حضرت آدم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ) کے بعد سے اب تک انسانوں کے قد میں کمی ہوتی آ رہی ہے"

فائدہ جلیلہ: اس حدیث سے واضح ہوگیا ہے کہ ○ اِسلامی سَلَام (اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ) کی اِبتداء حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہوئی ہے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حُکم سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے فرشتوں کو سَلَام (اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ) کہا۔

○ اور فرشتوں نے اس کے جواب میں وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ کہا، فرشتوں کا وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کا اِضافہ کرنا بِاَحْسَنَ مِنْهَا کی گویا تفسیر ہے ○ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے سَلَام اور فرشتوں کے جواب کو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اور ان کی اولاد کا سَلَام قرار دیا کہ جب بھی بنی آدم آپس میں ملاقات کریں تو سب سے پہلے ایک دوسرے کو سَلَام کہہ کر اپنے مسلمان ہونے کا اِظہار و اِقرار کریں اور اپنے مسلمان بھائی کے لیے ہر طرح کی تکلیف اور رنج و مصیبت سے اَمن و سَلَامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت اور مَغفِرت وغیرہ کے حُصُول کی دُعاء کریں اور اپنی زبان اور ہاتھ سے تکلیف نہ پہنچانے کا معاہدہ بھی کریں، یہی اہلِ اِسلام کا خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعار، اور ان کی نمایاں علامت اور واضح اسلامی تشخص ہے جو اہلِ اسلام کو اپنے روحانی باپ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی وراثت سے حاصل ہوا ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ کی توضیح وتشریح

"یعنی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو ان کی صورت پر"

بعض علماء نے مندرجہ بالا روایت میں مذکورہ الفاظ کا ترجمہ بایں الفاظ رقم کیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو خود اپنی صورت پر پیدا کیا" سو یہ ترجمہ زبردست غلط، اور تحریف معنوی ہے اور صریحاً شرک پر مبنی ہے، اس طرح تو اللہ تعالیٰ اور حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام دونوں کی شکل وصورت ایک جیسی ٹھہری (اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْم) جو کہ قرآنِ مجید کے بھی صریحاً خلاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ (سورۃ الشوریٰ: ۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی شے نہیں ہے نہ ذات میں اور نہ ہی صفات اور شکل وصورت میں، کیوں کہ ہر چیز مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ خالق، اور ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کو اپنے خالق سے مشابہت نہیں ہوسکتی فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ النحل: ۷۴) کہ تم اللہ کے لیے مثالیں مت گھڑو بلا شبہہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراصل خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ عبارت میں لفظ صُوْرَتِہٖ میں
"ہٖ" ضمیر اپنے مرجع (اِسمِ ظاہر) کی طرف لوٹے گی اور حدیث کی اس
عبارت میں دو مرجعے (اِسم ظاہر) موجود ہیں ، ایک اللہ تعالیٰ کی ذات
اور ایک حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ، اور عِلْمُ النَّحو کا یہ قاعدہ
ہے کہ ضمیر اپنے قریبی مرجع (اِسم ظاہر) کی طرف لوٹتی ہے اور ظاہر
ہے کہ قریبی مرجع حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی ہیں نہ کہ اللہ
تعالیٰ کی ذات ، اس لیے لفظ صُوْرَتِہٖ کا تعلق حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَام سے ہوگا ، اللہ تعالیٰ سے نہ ہوگا "

تو پھر صاف ظاہر ہے کہ صحیح ترجمہ یہ ہی ہے کہ " اللہ تعالیٰ نے حضرت
آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی صورت پر پیدا کیا"
یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایسی صورت پر پیدا کیا جو
حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کے ساتھ مخصوص تھی ، اور اس
قِسم کی صورت نہ اللہ تعالیٰ کی ہے اور نہ ہی کسی اور مخلوق کو عطا کی گئی تھی
اس صورت میں یہ حدیث نہ تو متشابہات میں سے ہوگی اور نہ ہی اس
کا ترجمہ غلط اور تحریف معنوی اور شرک پر مبنی ہوگا بلکہ یہ حدیث سورۃ
التِّین کی آیت لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ○
کے ہم معنی ہوگی "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام کہنے اور اسکا جواب دینے کا حکم شرعی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ط وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ○ (سورۃ النساء : ۸۶، ۸۷)

(یعنی اے ایمان والو!) اور جب تمہیں کوئی سلام کہے تو سلام کا جواب اس سے بہتر دیا کرو یا جواب میں سلام کے وہی الفاظ کہہ دیا کرو (جو سلام کرنے والے نے کہے تھے اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو کہ) بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے اللہ (ہی اِلٰہ ہے اس) کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں ہے وُہ ضرور تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا اس (قیامت کے قائم ہونے میں یا تمہارے جمع کرنے) میں کوئی شک نہیں اور اللہ سے زیادہ سچّی بات والا کون ہو سکتا ہے؟

فائدہ جلیلہ: اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ جب کسی مسلمان کو سلام کیا جائے تو اس کے ذمّہ سلام کا جواب دینا لازمی اور ضروری ہو جاتا ہے اگر بغیر کسی شرعی عذر کے جواب نہ دیا یا جواب دینے میں کسی قسم کی سُستی و کوتاہی کی یا اسے معمولی سمجھا تو وُہ شخص گناہ گار ہوگا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کوتاہی کے متعلق باز پُرس کرے گا البتّہ جواب دینے میں دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک یہ کہ جن الفاظ سے سلام کیا گیا ہے ان سے بہتر الفاظ میں جواب دیا جائے یعنی سلام کہنے والا اگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہتا ہے تو جواب دینے والا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہے اور اگر وہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ کہتا ہے تو جواب دینے والا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ کہے، (سُنَنِ ابوداؤد ج ۲ ص۳۵۹ ، مشکوٰۃ ص۳۹۸ ، کتابُ الدُّعاء ص۱۷۱) اور دوسرے یہ کہ بعینہٖ انہی الفاظ سے جواب دے دیا جائے جو سلام کہنے والے نے کہے ہیں، اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ مذکورہ بالا آیت میں سلام کا جواب دینا تو صراحۃً (فَحَيُّوْا بصیغۂ اَمر[1]) لازم و ضروری اور واجب قرار دیا گیا ہے لیکن اِبتداءً سلام کہنے کا کیا درجہ ہے؟ اس کا بیان صراحۃً نہیں ہے۔ مگر اِذَا حُيِّيْتُمْ میں اس کے حکم کی طرف بھی اِشارہ موجود ہے کیوں کہ اس لفظ کو بصیغۂ مجہول بغیر تعیین فاعل ذکر کرنے میں

---

[1] یہ بات طے شدہ ہے کہ صیغۂ امر جب تک اسکے مخالف کوئی دلیل صحیح نہ ہو مستلزمِ وُجوب ہوتا ہے۔ جیسا کہ اِمام محی الدّین ابوزکریا یحییٰؒ بن شرفؒ نَوَوِی المتوفّٰی ۶۷۶ھ رقمطراز ہیں:

وَالْمُخْتَارُ الَّذِیْ عَلَيْهِ جُمْهُوْرُ الْفُقَهَآءِ وَمُحَقِّقُوْا اَهْلِ الْاُصُوْلِ اَنَّ الْاَمْرَ لِلْوُجُوْبِ، یعنی مختار مذہب جس پر جمہور فقہاء کرامؒ اور محققین اہلِ اصول قائم ہیں یہ ہے کہ بلاشبہہ اَمر وُجوب کے لیے ہوتا ہے، (شرح نَوَوِی صحیح مسلم ج ۱ ص۱۶۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشارہ ہو سکتا ہے کہ سلام ایسی چیز ہے جو عادۃً سب ہی مسلمان کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ (سورۃُ النُّور ، ٦١)

یعنی پھر جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو یہ ایک اچھی بابرکت پاکیزہ دُعاء ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے) اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں کہ تم سمجھو"

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ (سورۃُ النُّور : ٢٧)

یعنی اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ پرائے گھروں میں گھر والوں سے اجازت لیے بغیر اور سلام کیئے بغیر مت داخل ہوا کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو"

پہلی آیت میں فَسَلِّمُوا اور اس آیت میں حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَ

اور ایسے ہی علامہ شمس الدین محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابن قیم المتوفی ۷۵۱ھ بھی فرماتے ہیں:

" وَأَمْرُهُ الْمُطْلَقُ عَلَى الْوُجُوبِ مَا لَمْ يَقُمْ دَلِيلٌ عَلَىٰ خِلَافِهِ"

(جلاءُ الأفهام ص۲۰۷)

یعنی امر مطلق وجوب کیلیے ہوتا ہے تاوقتیکہ اسکے خلاف دلیل قائم نہ ہو"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا میں گھر والوں سے اجازت لینی اور انہیں سلام کہنا دونوں کا حکم ایک ہی جیسا ہے بلکہ دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں جس سے ابتداءً سلام کرنے کا حکم بھی صاف ظاہر ہوگیا ہے،

○ نیز متعدد احادیثِ صحیحہ وصریحہ میں سلام کہنے اور اس کا جواب دینے کا حکمِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وارد ہوا ہے اور اس کو بلا امتیاز حُقُوقُ الْمُسْلِمِ (اسلامی حقوق) میں شامل کیا گیا ہے جن کی ادائیگی ہر مسلمان کے ذمّہ لازم وضروری ہے ○ اور یہ مسلمانوں کا امتیازی وصف اور اسلامی تشخص بھی ہے جیسا کہ آئندہ صفحات پر مفصّل طور پر ذکر کیا جائیگا (اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) لہٰذا سلام کہنے کا بھی بالکل وہی حکم ہونا چاہیے جو سلام کے جواب دینے کا ہے،

سے رُخِ مصطفٰے ہے وُہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں، نہ دکانِ آئینہ ساز میں

سلام کہنا مسلمان کا امتیازی نشان ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ط

(سورۃُ النِّسَآء : ۹۴)

یعنی اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو، جو شخص تمہارے ساتھ ملاقات کرکے تمہیں سلام کہے تو (بغیر تحقیق) یہ نہ کہہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا کرو کہ تو مؤمن نہیں ہے۔"

شانِ نزول ○ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَقِیَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَجُلاً فِیْ غُنَیْمَةٍ لَّہٗ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، فَاَخَذُوْہُ فَقَتَلُوْہُ وَاَخَذُوْا تِلْکَ الْغُنَیْمَةَ فَنَزَلَتْ " وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا، وَ قَرَأَھَا ابْنُ عَبَّاسٍ"

(بخاری ج ۲ ص ۶۶۰، مسلم ج ۲ ص ۴۲۱ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

○ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ غَنَمٌ لَّہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ قَالُوْا: مَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اِلَّا لِیَتَعَوَّذَ مِنْکُمْ فَقَامُوْا وَ قَتَلُوْہُ وَاَخَذُوْہُ غَنَمَہٗ فَاَتَوْا بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا، ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ، (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۳۲)

یعنی حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے منقول ہے کہ قبیلۂ بنو سُلَیم کا ایک شخص صحابہ کرام رضؓ کی ایک جماعت سے ملا (جبکہ یہ حضرات جہاد کے لیے جا رہے تھے) یہ شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا اس نے صحابہ کرامؓ کو سلام کیا (جو عملاً اس چیز کا اظہار تھا کہ میں مسلمان ہوں) صحابہؓ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا کہ اس وقت اس نے محض اپنی جان اور مال بچانے کے لیے یہ فریب کیا ہے کہ مسلمانوں کی طرح سلام کرکے ہم سے بچ نکلے، چنانچہ انہوں نے اس کو قتل کر دیا، اور اس کی بکریوں کو مالِ غنیمت قرار دے کر رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازِل فرمائی۔ "اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو، جو شخص تمہارے ساتھ ملاقات کرکے تمہیں سلام کرے تو (بغیر تحقیق) یہ نہ کہہ دیا کرو کہ تو مؤمن نہیں ہے"

خلاصۂ مطلب:

○ مذکورہ آیت مبارکہ اور اس کے شانِ نُزُول اور توضیح و تفسیر میں اَحادیثِ صحیحہ و صریحہ سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ مسلمانوں کو سلام کرنا، اہلِ اِسلام کا خاص شِعار، مسلمانوں کی نمایاں علامت و پہچان اور اِمتیازی وصف اور واضح اِسلامی تشخّص ہے جس کا اِظہار و اِقرار مسلمانوں کی باہم ملاقات کے ہر موقع پر لازمی اور ضروری اَمر ہے، اس سے اِبتِداءً سلام کرنے کی اہمیّت و ضرورت بھی صاف ظاہر ہو گئی ہے،

○ اور یہ بھی واضح ہوگیا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان بتلاتا ہو خواہ کلمہ پڑھ کر یا کسی مسلمان کو سلام کرکے، یا کسی اسلامی شِعار کا اِظہار و اِقرار کرکے مثلاً اذان اور نماز روزہ وغیرہ ادا کرکے، تو مسلمانوں پر لازِم ہے کہ اس کو مسلمان سمجھیں اور اس کے ساتھ مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سا معاملہ کریں، اسے ہرگز یہ نہ کہیں کہ تو مؤمن نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا ہے۔

ایک ضروری وضاحت: مگر یہاں ایک بات خاص طور پر سمجھنے اور یاد رکھنے کی ہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف سے یہ تو ثابت ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے اس کو کافر کہنا یا سمجھنا جائز نہیں اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جب تک اس سے کسی ایسے قول و فعل کا صدور نہ ہو جو کفر کی یقینی علامت ہے اس وقت تک اس کے اقرارِ اسلام کو صحیح قرار دے کر اس کو مسلمان کہا جائے گا؛ اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کیا جائے گا، لیکن جو شخص اظہارِ اسلام اور اقرارِ ایمان کے ساتھ کچھ کفریہ عقائد بھی رکھتا ہے یا اسلام کے کسی ایسے حکم کا انکار کرتا ہے جس کا اسلامی حکم ہونا قطعی اور بدیہی ہے یا اسلامی شعار کو چھوڑ کر کافروں کے کسی مذہبی شعار کو اختیار کرتا ہے ایسا شخص بلاشبہ اپنے کفریہ عقائد و اعمال کے سبب کافر و مرتد قرار دیا جائیگا۔ آیتِ مذکورہ میں لفظ فَتَبَيَّنُوْا سے اس کی طرف اشارہ موجود ہے ورنہ مسیلمہ کذّاب جس کو باجماعِ صحابہؓ کافر اور مرتد قرار دے کر قتل کیا گیا وہ تو صرف کلمۂ اسلام کا اقرار ہی نہیں بلکہ اسلامی شعار نماز، اذان وغیرہ کا بھی پابند تھا اپنی اذان میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بھی کہلواتا تھا مگر اس کے ساتھ وہ اپنے آپ کو بھی نبی اور رسول کہتا تھا جو نصوصِ قرآن و سنّت کا کھلا ہوا انکار تھا اس کی بنا پر اس کو مرتد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا گیا اور اس کے خلاف باجماعِ صحابہؓ جہاد کیا گیا، اسی قبیل سے مرزائی قادیانی گروہ اور اہلِ تشیّع کو سمجھ لیجیے، یہ بھی اپنے کفریہ عقائد و اعمال کے سبب دائرہ اسلام سے خارج اور مُرتد ہوگئے ہیں،

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○

اٰمِيْنَ ○ ثُمَّ اٰمِيْنَ ○

حاصلِ کلام: ہر کلمہ گو اہلِ قبلہ کو مسلمان سمجھو' اس کے باطن اور قلب میں کیا ہے اس کی تفتیش انسان کا کام نہیں' اس کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرو، البتہ اظہارِ ایمان کے ساتھ خلافِ ایمان کوئی بات سرزد ہو تو اس کو مرتد سمجھو بشرطیکہ اس کا خلافِ ایمان ہونا قطعی اور یقینی ہو اور اس میں کسی دوسرے احتمال و تاویل کی راہ نہ ہو،

اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ لفظ کلمہ گو یا اہلِ قبلہ یہ اصطلاحی الفاظ ہیں جن کا مصداق صرف وہ شخص ہے جو مُدّعیِ اسلام ہونے کے بعد کسی کافرانہ و مُرتدانہ قول و فعل کا مُرتکب نہ ہو،

مسلمان کے مسلمان پر دس حقوق

○ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ، رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَ اِتِّبَاعُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ"

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۳، صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۶۶ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سُنا آپ فرماتے ہیں کہ:

"مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، اور مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا اور دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کا جواب دینا"

○ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا هُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اِذَا لَقِیْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ، وَ اِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَ اِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ" (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں کہا گیا یا رسول اللہ وُہ کیا ہیں؟ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے۔ اور جب وُہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کرے، اور جب وُہ تجھ سے کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کرے، اور جب وُہ چھینک کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے تو اسے یَرْحَمُكَ اللہ کہے، اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے،

○ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ : بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَ نَصْرِ الضَّعِيفِ، وَ عَوْنِ الْمَظْلُوْمِ ، وَ اِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ ، (صحیح بخاری ج ۲ صـ ۹۲۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسولُ اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نے ہمیں سات باتوں کا حکم ارشاد فرمایا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا اور چھینکنے والا حمد کرے تو اس کو یَرْحَمُكَ اللہ کہنا اور ضعیف کی مدد کرنا اور مظلوم کی اعانت کرنا اور سلام کو پھیلانا اور قسم دلانے والے کی قسم کو پورا کرنا،

حاصلِ کلام :

مندرجہ بالا تینوں احادیثِ صحیحہ و صریحہ سے مجموعی طور پر ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر دس حقوق ثابت ہوئے ہیں، جن کا ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے اگر ان کی ادائگی میں سُستی و کوتاہی ہوئی تو دُنیا و آخرت میں زبردست نقصان یقینی ہے،

① جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملاقات کرے تو ضروری ہے کہ پہلے اسے سلام کہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② اور دوسرا مسلمان اس کا جواب دے ،

③ جب کوئی بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرے ،

④ جب کوئی دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے ،

⑤ جب کوئی فوت ہو جائے تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھے ،

⑥ جب کوئی چھینکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہے ،

⑦ جب کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کرے ،

⑧ کمزور اور مظلوم کی مدد کرے ،

⑨ قسم دلانے والے کی قسم کو پورا کرے ،

⑩ وَ یَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ ، یعنی جب کوئی مؤمن غائب ہو یا حاضر، تو اس کی خیر خواہی کرے (ترمذی ج ۲ صـ۱۰۳)

وَ یُحِبُّ لَهٗ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ، اور جو کچھ اپنے لیے پسند کرے وہی اس کے لیے پسند کرے ، (ترمذی ج۲ صـ۱۰۲)

(تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ سُوْرَةُ الْبَقَرَة : ۱۹۶)

راستے میں بیٹھنے کا حق کیا ہے ؟

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِیَّاكُمْ وَ الْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ، قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ ، قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ ، وَكَفُّ الْأَذٰى ، وَرَدُّ السَّلَامِ ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ »

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۰ وَاللَّفْظُ لَہٗ ، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۳ ، سُنَنِ ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ راستوں پر بیٹھنے سے بچو ، صحابہ کرام رض نے کہا یا رسول اللہ ! راستوں میں بیٹھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے (بیٹھنا ضروری ہوتا ہے) ہم آپس میں بات چیت کرتے ہیں ، رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اگر تم بیٹھے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کا حق ادا کیا کرو ، صحابہ کرام رض نے کہا یا رسول اللہ ! راستے کا حق کیا ہے ؟ تو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ۱ آنکھیں نیچی رکھنا ۲ کسی کو اذیت دینے سے باز رہنا یا تکلیف پہنچانے والی چیز کو دور کرنا ۳ سلام کا جواب دینا ۴ نیکی کا حکم کرنا ۵ اور برائی سے روکنا ،

واضح ہو کہ سننِ ابو داؤد میں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رض سے مروی ہے جس میں " وَإِرْشَادُ السَّبِيْلِ " (۶ مسافر کو راستہ دکھانا) کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں اور حضرت عمر رض سے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ابو داؤد میں ہے جس میں اتنا اضافہ اور بھی ہے "وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَ تَهْدُوا الضَّالَّ" یعنی اور مصیبت زدہ کی مدد کرو، اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ، (سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۳۱۵ بَابُ فِي الْجُلُوْسِ بِالطُّرُقَاتِ)
مندرجہ بالا تینوں روایات سے واضح ہوتا ہے کہ راستے یا چوک وغیرہ میں کھڑے ہونے یا بیٹھنے والے شخص پر کچھ حقوق کی ادائیگی لازم و ضروری ہو جاتی ہے جن میں سلام کا جواب دینا بھی شامل ہے، مسلمان اگر اس پیاری اور اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو جائیں تو صحابہ کرام رض کے دور کی یاد تازہ ہو جائے لیکن معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے راستے اور چوک میں بیٹھنے کے مذکورہ تمام حقوق کو پامال کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ معاشرتی بیماریوں نے لے لی ہے جس سے معاشرہ زبردست پستی کی طرف رواں دواں ہے جس کی اصلاح ہوتی نظر نہیں آرہی،

لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل کون ہے؟

○ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ فِي الدُّعَاءِ، وَ أَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ،
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَ قَالَ: لَا يُرْوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ (قَالَ الْحَافِظُ: وَ هُوَ إِسْنَادٌ جَيِّدٌ، قَوِيٌّ، الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۴۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ عاجز وُہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے دُعاء کرنے میں عاجز ہے (یعنی اللہ تعالیٰ سے دُعاء نہیں مانگتا) اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وُہ ہے جو سلام کرنے میں بُخل کرتا ہے،

○ حضرت عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے بڑا چور وُہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے، کہا گیا یا رسولَ اللہ! وُہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا وُہ اپنی نماز میں رُکوع اور سُجُود پورا نہیں کرتا، وَ اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ،

اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وُہ ہے جو سَلَام کرنے میں بُخل کرتا ہے،

(رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ الترغیب والترهیب ج ۳ ص ۴۳۰)

مندرجہ بالا دونوں احادیث میں سَلَام کرنے میں بُخل کرنے والے کو سب سے بڑا بخیل قرار دیا گیا ہے جس طرح سَلَام کرنے میں بُخل کرنا جُرم ہے اسی طرح سَلَام کا جواب دینے میں بھی بُخل کرنا جُرم ہے،

بخیل کے بارے میں بڑی سخت وَعِید وارِد ہوئی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

وَ الْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللہِ، بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ، بَعِیْدٌ مِّنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ ،

(ترمذی ج ص مشکوٰۃ ص۱۶۴)

یعنی بخیل آدمی اللہ کی رحمت و مغفرت سے دُور ، لوگوں سے دُور ، جنّت سے دُور اور دوزخ کے قریب ہو جاتا ہے ۔

حاصلِ کلام : سُطُورِ بالا میں مذکور چار آیاتِ طیّبات (سورۃ النّسآء : ۸۶، ۹۴ ، سورۃُ النُّور : ۲۷، ۶۱) اور متعدّد اَحادیثِ صحیحہ و صریحہ سے صاف طور پر واضح ہوگیا ہے کہ :

- مسلمانوں کا آپس میں ہر ملاقات کے موقع پر سلام کرنا اور اس کا جواب دینا لازم و ضروری ہے ،
- اسے شرعی اور اِصطلاحی طور پر سُنّتِ مؤکّدہ کا نُواجِبِ عَلَی الْکِفَایَۃ کا درجہ حاصل ہے ، اس میں اِبتداءً سلام کرنا اور اس کا جواب دینا دونوں کا بِلا اِمتیاز ایک ہی حُکم ہے[۳] ،

---

[۳] بعض عُلَماء نے " اِبتداءً سلام کرنے کو تو سُنّتِ مُستَحَبَّہ لَیْسَ بِوَاجِبٍ وَھُوَ سُنَّۃٌ عَلَی الْکِفَایَۃِ ، اور سلام کا جواب دینے کو فرض عَلَی الْکِفَایَۃِ قرار دیا ہے "

(شرح نووی صحیح مسلم ج ۲ ص۲۱۲ ، کتاب الاذکار مترجم ج ۲ ص۱۱۰، ۱۱۱)

جو کہ علمی و تحقیقی طور پر محلِّ نظر ہے کیونکہ پہلے تو دونوں سلام (اِبتداءً سلام کرنے اور اس کا جواب دینے) پر علیحدہ علیحدہ حکم لگانے کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور پھر اِبتداءً سلام کرنے پر سُنّتِ مُستَحَبَّہ کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- یہ اہلِ اسلام کا خاص شِعار، مسلمانوں کی نمایاں علامت و پہچان اور واضح اسلامی تشخّص ہے جس کا اظہار و اقرار کرنا ہر مسلمان کا اوّلین فریضہ ہے۔

حق نے کر ڈالی ہیں دوہری خدمتیں تیرے سپرد
خود تڑپنا ہی نہیں اوروں کو تڑپانا بھی ہے

کس بِنا پر وارِد ہوتا ہے؟ جبکہ

- یہ اُصولی بات ہے کہ واجب کا مقدمہ بھی واجب ہوتا ہے، جب سلام کا جواب دینا فرض ہے تو ابتداً سلام کرنا مستحب کیوں ہے؟
- متعدد احادیثِ صحیحہ وصریحہ میں ابتداً سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کا حکمِ نبوی (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وارِد ہوا ہے،
- اور اسے بلا امتیاز حُقُوقُ الْمُسْلِم میں شامل کیا گیا ہے جن حُقُوق کی ادائیگی ہر مسلمان کے ذمّے واجب وضروری ہے جو دونوں پر حکمِ واحد وارِد ہونے کی واضح دلیل ہے،
- حدیثِ صحیح میں سلام کرنے اور اس کا جواب دینے میں بُخل کرنے والے کو "اَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ" (لوگوں میں سب سے بڑا بخیل) قرار دیا گیا ہے اور بخیل کے متعلق بَعِيْدٌ مِّنَ اللهِ، بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ، وعیدِ شدید وارِد ہوئی ہے تو کیا کسی مستحب کام کے ترک پر ایسی وعید وارِد ہوتی ہے؟ "فَافْهَمْ وَ تَدَبَّرْ"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

فضائلِ سلام

سلام پھیلانا بہترین عمل ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَىُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ : تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ "

(بخاری ج ۲ ص ۹۲۱ ، مسلم ج ۱ ص ۴۸ ، ابو داؤد ج ۲ ص ۳۵۹ ، نسائی ج ۲ ص ۲۶۴ ، ابنِ ماجہ رقم ۳۲۵۳ ، الادب المفرد رقم ۱۰۱۳ ، مسند احمد ج ۲ ص ۱۶۹ ، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۷)

یعنی حضرت عَبْدُاللّٰہ بن عَمرو رَضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا کہ اِسلام میں کون سا عمل بہتر ہے ؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا (یہ کہ مِسکین و مُحتاج اور مہمان وغیرہ کو) کھانا کھلانا ، اور آشنا اور نا آشنا سب کو سَلام کرنا "

فائدہ جلیلہ:

اس حدیث میں مِسکین و مُحتاج اور مہمان وغیرہ کو کھانا کھلانا اور آشنا اور نا آشنا (بشرطیکہ وُہ مسلمان ہو) سب کو سَلام کرنا وغیرہ کو بہترین عمل قرار دیا گیا ہے کیوں کہ سَلام کرنے والا اپنے مسلمان بھائی کے حق میں دو باتوں کا اِظہار و اِقرار کرتا ہے ایک یہ کہ اللّٰہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس کے لیے خیر و سلامتی کی دُعاء کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر طرح کی آفتوں، مصیبتوں اور پریشانیوں سے محفوظ و سلامت رکھے اور اس پر اپنی رحمتیں، برکتیں اور مغفرتیں نازل فرمائے اور دوسری یہ کہ میری زبان اور ہاتھ وغیرہ سے تمہیں کوئی مصیبت اور پریشانی نہیں پہنچے گی، یعنی میں آپ کا انتہائی خیرخواہ ہوں یہی ہر مسلمان کا طرّۂ امتیاز ہونا چاہیئے۔ ○ جیسا کہ دوسری اَحادیثِ صحیحہ میں بھی وارد ہوا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے پوچھا اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ؟ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ "، یعنی کون سے مسلمین بہتر ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ و سلامت رہیں،

○ اور اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہ! اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَ یَدِہٖ، یا رسولَ اللہ اِسلام میں کِس کا عمل اَفضل ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص۴۸)

○ صحیح مسلم شریف میں اِن اَحادیث پر بایں الفاظ ب منعقد کیا گیا ہے، بَابُ تَفَاضُلِ الْاِسْلَامِ وَ اَیُّ اُمُوْرِہٖ اَفْضَلُ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں بہترین اور افضل ترین عمل یہ ہے کہ کسی مسکین و محتاج اور مہمان وغیرہ کو کھانا کھلایا جائے اور آشنا اور نا آشنا سب کو سلام کیا جائے اور اپنی زبان اور ہاتھ وغیرہ سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے ۔

لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں میں یہ رواج عام ہوتا جا رہا ہے کہ پہلے تو سلام کرنے کے لیے اپنے رشتہ دار اور واقف کار تلاش کیے جاتے ہیں اور پھر سلام کہہ کر اپنے آپ کو اپنے مسلمان بھائی کا انتہائی خیرخواہ بھی باور کرایا جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے خلاف اپنی زبان اور ہاتھ کی تمام تر توانائیاں صرف کر دی جاتی ہیں ۔

کیا خوب سلام ہے !

؎ گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

مسلمانوں میں باہم محبت پیدا کرنے والا عمل

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا ، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا ، اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ ، اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم ج ۱ صـ۵۴ ، ابو داؤد ج ۲ صـ۳۵۹ ، ابن ماجہ ج ۱ صـ۸ ، ج ۲ صـ۲۷۱، ترمذی ج ۲ صـ۹۸ وَاللَّفْظُ لَہٗ ، الادب المفرد صـ۲۵۵ ، مشکوٰۃ صـ۳۹۷)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنّت میں نہیں جا سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ ، اور ایمان تمہارا مکمل نہ ہوگا جب تک تم آپس میں ایک دوسرے سے مَحبَّت نہ کرو ، تو کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جب تم اس کو کرو تو تمہاری آپس میں مَحبَّت ہو جائے ؟ (وہ یہ ہے کہ) تم آپس میں دِل کھول کر سَلام کیا کرو "

توضیح و تشریح ○ صحیح مسلم شریف میں مندرجہ بالا حدیث پر باں الفاظ باب منعقد کیا گیا ہے ، بَابُ بَیَانِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَنَّ مَحَبَّۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْاِیْمَانِ، وَ اَنَّ اِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبٌ لِحُصُوْلِھَا "۔

یعنی باب ہے اس بارے میں کہ جنّت میں مومنوں کے سِوا کوئی نہیں جائے گا ، اور بلا شُبہہ مؤمنین سے مَحبَّت رکھنا ایمان میں داخل ہے اور سَلام کو پھیلانا (اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا) باہمی مَحبَّت کے حُصُول کا سَبَب ہے " ترجمۃ الباب مذکورہ حدیث کی گویا توضیح و تشریح ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپس میں سَلام کرنا باہمی مَحبَّت کا ذریعہ اور گُر ہے جو کہ ایمان کا جُزوِ لازم ہے جس کے بغیر ایمان نا مکمل ہے تو بغیر ایمان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنّت میں داخلہ ناممکن ہے اس سے سلام کہنے کی اہمیت و ضرورت اور فضیلت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے،

○ کوئی شخص کسی سے کتنا ہی ناراض کیوں نہ ہو اسے ایک دفعہ خلوصِ دِل سے سلام کہہ دیا جائے تو اس کی ناراضگی اور دشمنی میں ضرور فرق پڑے گا اس لیے کہ لفظِ سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کے معنی ہیں اَللّٰهُ رَقِيْبٌ عَلَيْكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان و محافِظ رہے ـــــ نیز اس میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے خیر و سلامتی، رحمت و برکت، اور مغفرت کی دُعاء کی جاتی ہے علاوہ ازیں اپنے ہاتھ اور زبان سے تکلیف نہ پہنچانے کا اِقرار بھی کیا جاتا ہے، تو فطرتِ انسانی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنے ایسے خیر خواہ سے (جو خود بھی اپنے ہاتھ اور زبان سے تکلیف و شرارت وغیرہ نہ پہنچانے کا اِقرار کرے اور اللہ تعالیٰ سے بھی خیر و سلامتی، رحمت و برکت اور مغفرت وغیرہ کی دُعاء کرے) محبّت ضرور کرتا ہے،

تو ثابت ہوا کہ سلام واقعی باہمی ناراضگی اور دشمنی کو دور کرنے کا ذریعہ اور حصولِ محبّت کا سبب ہے، کاش لوگ اسے سمجھ کر اختیار کریں۔

؎ میری آہ بے اثر ہے اثر کہاں سے لاؤں
جو تمہارے قلب تک پہنچے وہ نظر کہاں سے لاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر و سلامتی سے جنت میں داخل ہونا

○ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَ اَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ»

(الادب المفرد رقم ۹۸۱، دارمی ج ۲ ص ۱۰۹، ابن ماجہ رقم ۳۶۹۴، ابن حبان رقم ۱۳۶۰، مسند احمد ج ۲ ص ۱۷۰، ۱۹۶، حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۸۷، جامع ترمذی[1] ج ۱ ص ۷ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ: رحمٰن کی عبادت کرو، اور (مسکین و محتاج اور دوست و احباب اور مہمان وغیرھم کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ (یعنی آپس میں کثرت سے ایک دوسرے کو سلام کرو تو پھر) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے»

○ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ

---

[1] جامع ترمذی ج ۱ ص ۷ پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت بایں الفاظ بھی مرقوم ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوا الْهَامَ، تُوْرِثُوا الْجِنَانَ، سلام کو پھیلاؤ، اور کھانا کھلاؤ اور (جہاد میں کافروں کو) کھوپڑیوں پر مارو تو تم جنتوں کے وارث بن جاؤ گے»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ، وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنْ قَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! اَفْشُوا السَّلَامَ، وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ، وَ صَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ»

(سُنَنِ دارمی ج ۱ صـ۳۴۰، مستدرک حاکم ج ۳ صـ۱۳، قیام اللّیل للمروزی صـ۳۱، عمل الیوم واللّیلۃ صـ۹۰، مُسندِاحمد ج ۵ صـ۴۵۱، طبقاتِ ابنِ سعد ج ۲ صـ۲۳۵، جامع ترمذی ج ۲ صـ۷۵، سُنَنِ ابنِ ماجہ ج ۱ صـ۹۵، ۲۴۲ وَاللَّفْظُ لَہٗ، مِشکوٰۃ ج ۱ صـ۱۶۸)

یعنی حضرت عبداللّٰہ بن سَلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسولُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدینہ منوّرہ میں تشریف فرما ہوئے تو لوگ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھنے کے لیے خوشی سے دوڑتے ہوئے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف آئے اور یہ مشہور ہوگیا کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تشریف لے آئے ہیں تو میں بھی لوگوں میں شامل ہو کر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو دیکھنے کے لیے آیا، جب میں نے متوجہ ہو کر آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ بِلا شُبہہ یہ کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا سب سے پہلا کلام یہ تھا کہ اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، اور کھانا کھلاؤ، اور صلہ رحمی کرو، اور رات کو اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوتے ہیں تو تم سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے"

حاصلِ کلام :

مندرجہ بالا احادیثِ صحیحہ سے معلوم ہوا کہ خیرو سلامتی سے جنّت میں داخل ہونے کے لیے پانچ چیزوں پر عمل کرنا ضروری ہے

○ رحمٰن کی عبادت کرنا : جو کہ انسان کی تخلیق و حیات کا اصل مقصد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ (سورۃ الذّٰریٰت)

یعنی جنّ و انس کی تخلیق و حیات کا مقصد ہی رحمان کی عبادت کرنا ہے

○ صلہ رحمی کرنا : لغت میں صلہ کے معنیٰ جوڑنا اور رحمی، رحمِ شکمِ مادر سے مشتق ہے تو معنی یہ ہوگا کہ ان خونی رشتوں کو جوڑنا جن کا سرچشمہ رحمِ مادر ہے۔ شرعی طور پر اپنے رشتہ داروں سے تعلّقات برقرار رکھنا اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنا اور ان کے حقوق کی ادائیگی اور نگہداشت کرنا وغیرہ صلہ رحمی کہلاتا ہے یہ ایسی عظیم عبادت ہے کہ اس کے بغیر حُقوق العباد سے سبکدوش ہونا ناممکن ہے۔

○ مسکین و محتاج اور ضرورت مند کو بطورِ صدقہ اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوست و اَحباب اور مہمانوں وغیرہم کو بطورِ ھدیّہ کھانا کھلانا جو کہ دِلوں کو جوڑنے کا بہترین طریقہ، اور نفرت و دُوری کو دُور کرنے کا سبب ہے اور عادتِ بُخل سے نجات حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

○ سَلام کو پھیلانا یعنی آپس میں کثرت سے ایک دوسرے کو سَلام کرنا وغیرہ جس کی تفصیل زیرِ نظر کتاب میں مذکور ہے۔

○ رات کو جب لوگ غفلت میں سوئے ہوتے ہیں تو تہجّد کی نماز پڑھنا،

یہ پانچوں اُمور ایسے ہیں کہ جو خوش نصیب بھی ان پر کار بند ہو جائے گا وُہ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیرو سَلامتی سے جنّت میں داخِل ہوگا،

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ ○ اٰمِیْنَ ○ ثُمَّ اٰمِیْنَ ○

تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ سے مُراد کیا ہے؟

اس میں دو اِحتمال ہیں ایک یہ کہ علاّمہ مصطفیٰ محمد عمارہ " تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ کے ذیل میں رقمطراز ہیں:

اَیْ تَنْجُوْا بِلَا حِسَابٍ (الترغیب والترھیب ج ۳ صـ ۴۲۵ ؎)

یعنی تم بغیر حساب نجات پاکر جنّت میں داخِل ہوگے؛ اور دوسرا یہ کہ:

امام ابوالفضل محمدؒ بن عبداللّٰہؒ المتوفّٰی ۱۳۶۲ھ رقمطراز ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَوْلُهٗ " تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ "، يُحْتَمَلُ الْمُرَادُ بِهٖ قَوْلُهٗ تَعَالٰی : وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۝ (سورۃ الزمر: ۷۳)

(مفتاح الحاجۃ شرح سُنَنِ ابن ماجہ ص۲۴۲)

یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے فرمان کہ " تم خیر و سلامتی سے جنّت میں داخل ہوگے " سے مُراد یہ بھی ہے کہ جنّت میں داخل ہوتے وقت داروغہ جنّت سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کہہ کر تمہارا اِستقبال کریں گے اور ہمیشہ جنّت میں رہنے کی خوشخبری سُنائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے : یعنی جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کو گروہ بنا کر جنّت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب وُہ وہاں پہنچیں گے تو جنّت کے (آٹھوں) دروازے (پہلے ہی سے) کُھلے ہوں گے تو وہاں کے داروغہ ان سے کہیں گے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ (تم ہر مصیبت اور آفت سے سلامتی میں ہو) تم تو مزے میں رہے پس اس (جنّت) میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ داخل رہو "

اس سے واضح ہو گیا ہے کہ " تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ " سے مُراد یا تو یہ ہے کہ ایسا شخص بغیر حِساب کے نجات پا کر جنّت میں داخل ہوگا یا پھر جنّت میں داخل ہوتے وقت داروغہ جنّت سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کہہ کر ان کا اِستقبال کریں گے اور ہمیشہ جنّت میں رہنے کی خوشخبری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○ اٰمِيْن ○ ثُمَّ اٰمِيْن ○

یہ سب کچھ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کی بدولت حاصل ہوا ہے

؎ یہ اور بات ہے کہ ملنے کو اک زمانہ ملا
مگر جہاں میں تجھ سا کوئی پیشوا نہ ملا
تیری نوازشیں کرتی ہیں لاجواب مجھے
میں کیا بتاؤں تجھے پا کے مجھے کیا نہ ملا

سلام کرنے سے گناہوں کا جھڑنا

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، وَاَخَذَ بِيَدِهٖ ، فَصَافَحَهٗ ، تَنَاثَرَتْ خَطَايَا هُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ ۔ قَالَ الْمُنْذِرِيُّ : رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ ، وَ رُوَاتُهٗ لَا اَعْلَمُ فِيْهِمْ مَجْرُوْحًا ۔

(الترغیب و الترهیب ج ۳ ص ۴۳۳ ، سِلسلۃُ الاحادیث الصحیحۃ ج ۱ ص ۲۳)

یعنی حضرت حُذَیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ : بِلا شُبہہ کوئی مؤمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کسی مؤمن سے ملاقات کرتا ہے تو اسے سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مُصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں "

فائدہ جلیلہ :

○ مندرجہ بالا حدیثِ صحیحہ وصریحہ میں سلام اور مُصافحہ کرنے کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے جس طرح درخت کے (خُشک) پتے جھڑتے ہیں ،

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا : مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ ، سلام کی تکمیل مُصافحہ کرنے سے ہوتی ہے ،

(ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲ ، الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۴۳۴)

اِس سے معلوم ہوا کہ مُصافحہ سلام کا حصہ ہے اس کے بغیر سلام مکمّل نہیں ہوتا ،، مسنون اور مکمّل سلام ، زبان سے سلام (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ الخ) اور داہنے ہاتھ سے مُصافحہ کرنے سے ہوتا ہے

○ اِسی مضمون کی ایک اور روایت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ:

بِلا شُبہہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو (سلام کرنے کے ساتھ) اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مُصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح تیز ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آدمی) کے دِن درخت سے سوکھے پتے جھڑتے ہیں اور اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں سب بخش دیئے جاتے ہیں ،

(رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ ، الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۳۲)

نوٹ :

○ مذکورہ دونوں روایتوں کو بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی قادری المتوفی ۱۳۴۰ھ نے بھی اپنے رسالہ صفائح اللُّجین فی کون التصافح بکفی الیدین ص ۱۶ میں درج فرما کر ان کی تصحیح و تحسین فرمائی ہے ۔ ان احادیث سے ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا بھی ثبوت ملتا ہے ، جس کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی ،

(اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

سلام کے ہر جملے پر دس نیکیاں

○ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ھُوَ فِیْ مَجْلِسٍ، فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ، فَقَالَ : عَشْرُ حَسَنَاتٍ[۵]،

---

[۵] اسی مضمون کی ایک روایت جو حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اسمیں " کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ " کے الفاظ وارد ہوئے ہیں ،

(رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۲۹ ، عمل الیوم واللیلہ ص ۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَمَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، فَقَالَ عِشْرُوْنَ حَسَنَةً ، فَمَرَّ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ، فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَ لَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبُكُمْ ! اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِنْ بَدَأَلَهٗ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ، وَاِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ مَا الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ»

(الادب المفرد رقم : ۹۸۶ وَاللَّفْظُ لَہٗ ، صحیح ابن حبان ج ۲ رقم : ۴۹۳، تحفۃ الاشراف ج ۹ ص ۵۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس سے گزرا آپ مجلس میں تشریف فرما تھے ، اس شخص نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں، پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں ، پھر ایک تیسرا شخص گزرا تو اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں ، مجلس میں سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص بغیر سلام کیے کھڑا ہو کر جانے لگا تو رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارے ساتھی نے بھول کر (سلام کیے بغیر جانے کی) جلدی کی ہے جب تم میں کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو وہ سلام کرے پھر اگر بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے اور جب وہ جانے کے لیے کھڑا ہو تو وہ اہلِ مجلس کو سلام کرے، پہلا سلام، بعد والے سلام سے اعلیٰ و برتر نہیں ہے، یعنی ان دونوں کا اجر و ثواب اور حکم ایک جیسا ہے۔"

○ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ، ثُمَّ جَآءَ آخَرُ فَقَالَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ عِشْرُوْنَ، ثُمَّ جَآءَ آخَرُ، فَقَالَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ۔"

(ابو داؤد ج ۲ ص۳۵۹ وَاللَّفْظُ لَهٗ، جامع ترمذی ج ۲ ص۹۸، مشکوٰۃ ج ۲ ص۳۹۸)

یعنی حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ تو آپ نے اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا (اس کے لیے) دس (نیکیاں لکھی گئی ہیں) پھر ایک دوسرا شخص آیا تو اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ تو آپ نے اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ (اس کے لیے) بیس (نیکیاں لکھی گئی ہیں) پھر ایک تیسرا شخص آیا تو اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، تو آپ نے اس کو جواب دیا، وہ بیٹھ گیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ (اس کے لیے) تیس (نیکیاں لکھی گئی ہیں)

سلام میں وَمَغْفِرَتُهُ کا اضافہ!

حضرت مُعاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اِسی مضمون کی روایت نقل کی ہے جس میں یہ اضافہ بھی ہے، ...... ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ وَ مَغْفِرَتُهُ فَقَالَ: اَرْبَعُوْنَ وَ قَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ»

یعنی پھر ایک چوتھا شخص آیا تو اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ وَ مَغْفِرَتُهُ تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اس کے لیے چالیس نیکیاں ہیں، اور ارشاد فرمایا کہ اِسی طرح لوگوں کے درجات بڑھتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کتاب الدّعاء صـ۱۷۱ ، کتاب الاذکار مترجم ج ۲ صـ۱۰۴ ، ابوداؤد ج ۲ صـ۳۵۹ ، مشکوٰۃ ج ۲ صـ۳۹۸)

حدیثِ ھٰذا کی تعیین و تصحیح : اس حدیث کی سند یہ ہے :

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَیْدٍ الرَّمْلِیُّ ، نَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَظُنُّ اِنِّیْ سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ یَزِیْدَ ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ،

علامہ ابوالطیب شمس الحق عظیم آبادیؒ المتوفّٰی ۱۳۲۹ھ اور علامہ احمد حسن محدّث دہلویؒ المتوفّٰی ۱۳۳۸ھ وغیرھما رقمطراز ہیں :

قَالَ الْمُنْذِرِیُّ : فِیْ اِسْنَادِہٖ اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُالرَّحِیْمِ بْنُ مَیْمُوْنَ وَ سَھْلُ بْنُ مَعَاذٍ " لَا یُحْتَجُّ بِھِمَا "

یعنی امام منذریؒ نے کہا کہ اس حدیث کی اِسناد میں دو راوی اَبُوْ مَرْحُوْم عبدالرحیمؒ بن میمون اور سہلؒ بن معاذ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ اِحتجاج صحیح نہیں ہے "

(مختصر سنن ابوداؤد للمنذریؒ مع معالم السنن للخطابیؒ و تہذیب السنن لابنِ قیمؒ ج ۸ صـ۹۹ ، عون المعبود لحل مشکلات سنن ابوداؤد ج ۴ صـ۵۱۶ ، تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ ج ۳ صـ۲۸۱)

واضح ہو کہ یہ تو بالکل ہی ہلکی اور سطحی جرح ہے جمہور محدثین کرامؒ کے نزدیک کسی راوی کا " لَا یُحْتَجُّ بِہٖ " ہونا اس کے صُدُوْق بلکہ ثِقہ ہونے کے منافی نہیں ہے ایسے راوی کی حدیث حَسَن درجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم نہیں ہوتی، دیکھئے امام ابو حاتمؒ ایک راوی پر " لَا يُحْتَجُّ بِهٖ " جرح کرنے کے ساتھ اس کی حدیث کو صَالِح اور حَسَن درجہ کی قرار دیتے ہیں۔ (میزان الاعتدال ج ۲ صـ ۱۲۸ ، ج ۴ صـ ۴۹۰ ، الجرح و التعدیل ج ۱ ق ۱ صـ ۱۱۶ ، تہذیب ج ۳ صـ ۱۲۱) بلکہ امام ابو حاتمؒ تو یہ جرحی جملہ صحاح کے راویوں پر بھی بولتے ہیں (تہذیب ج ۲ صـ ۱۲۱) اسی لیے امام زیلعی حنفیؒ نے " لَا يُحْتَجُّ بِهٖ " جملہ کو غیر قادِح قرار دیا ہے، (نصبُ الرایہ ج ۲ صـ ۴۳۹)

علاوہ ازیں: ابو مرحوم عبدالرحیمؒ بن میمونؒ راوی کے متعلق تو " يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ " (اس کی حدیث لکھی جاتی ہے) صُدُوْقٌ نَاهِدٌ، (وہ صدوق اور پرہیزگار ہے) لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ، (اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے) وغیرہ الفاظِ توثیق بھی وارِد ہوئے ہیں، (تنقیح الرواۃ فی تخریجِ اَحادِیث المشکوٰۃ ج ۳ صـ ۲۸۱)

اسی لیے ○ مشہور محدث امام سلیمانؒ بن اشعثؒ سجستانی المتوفّٰی ۲۷۵ھ نے اِس روایت پر سکوت فرماکر اپنے محدِّثانہ طریق پر اسے صحیح قرار دیا ہے، (سنن ابو داوٗد ج ۲ صـ ۳۵۹)

○ شارحِ صحیح مسلم امام ابو زکریاؒ محی الدین یحیٰیؒ بن شرفؒ نَوَوِی المتوفّٰی ۶۷۶ھ نے مذکورہ روایت کو اپنی مشہور تالیف " کتاب الاذکار (مترجم ج ۲ صـ ۱۰۴) میں درج فرماکر، اپنے محدِّثانہ طریق پر اسے صحیح قرار دیا ہے (کتاب الاذکار مترجم ج ۱ صـ ۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ مشہور مصنف علامہ شیخ محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ تعالیٰ، مدرس جامعہ ملک سعود الریاض المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، نے اس روایت کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے (کتاب الدعاء ص۲۷، ص۱۷۱)

○ مسلک اہلحدیث کے داعی و ترجمان "ہفت روزہ الاعتصام لاہور" کے ایڈیٹر رئیس التحریر علامہ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ تعالیٰ

○ اور محشی سُننِ نسائی، مفتیٔ اہلحدیث رئیس التحریر علامہ محمد عطاء اللہ حنیف محدّث بھوجیانی وغیرھما نے بھی اپنے عالمانہ طریق پر اسے قابلِ عمل ٹھہرایا ہے، (ہفت روزہ الاعتصام ج۲۶ شمارہ ۴۹، ص۵)

اس سے صاف طور پر واضح ہوگیا کہ بعض محدثین کرامؒ کے ہاں یہ روایت ضعیف نہیں بلکہ صحیح یا کم از کم حسن درجہ کی ضرور ہے جو قابلِ عمل ہے،

○ اور جن علماء کے نزدیک "وَمَغْفِرَتُهُ" اضافہ ضعیف ہے وہ بھی اسے بالکل ضعیف نہیں ٹھہراتے بلکہ اسے قابلِ عمل قرار دیتے ہیں جیسا کہ حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ نے تین روایات میں یہ لفظ نقل کرکے اور ضعیف قرار دے کر اسے قابلِ عمل ٹھہرایا ہے

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص۶۹)

○ اور ایسا ہی مفتیٔ دوران شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہٗ اللہُ تعالیٰ نے بھی رقم کیا ہے (ہفت روزہ الاعتصام لاہور ج ۴۸ شمارہ ۴۶ ص۸)

؎ گذر جائیں گے اہلِ درد، رہ جائیگی یاد ان کی
وفا کا درس جب ہوگا تو ان کے ذکر پر ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَیْرُ الْاُمَم کا اِمتیاز اور خُصُوصیّت

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امّت کو جن اِمتیازات و خُصُوصیّات سے نوازا ہے ان میں سے ایک اِمتیاز و خُصُوصیّت یہ بھی ہے کہ ○ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور کسی وجہ سے نیکی نہ کر پائے تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک کامل نیکی لکھی جاتی ہے ○ اور نیکی کر لینے سے دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک کا ثواب لکھا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ○ اور بُرائی کا ارادہ کرنے سے بُرائی نہیں لکھی جاتی بلکہ بُرائی کا ارادہ کرکے بُرائی نہ کرنے سے ایک نیکی لکھی جاتی ہے

○ اور بُرائی کر لینے سے صِرف ایک بُرائی لکھی جاتی ہے،

جیسا کہ مندرجہ ذیل آیاتِ طیّبات اور احادیثِ صحیحہ وصریحہ سے ثابت ہوتا ہے

○ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

(سُوْرَةُ الْاَنْعَام : ۱۶۰)

یعنی جو شخص قیامت کے دِن ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو دس ویسی ہی نیکیوں کا ثواب ملے گا، اور جو کوئی ایک بُرائی لائے گا اس کو اتنی ہی ایک بُرائی کی سزا ملے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا،،

○ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (سُوْرَةُ الْقَصَص : ۸۴)

یعنی جو شخص قیامت کے دن ایک نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا ، اور جو کوئی ایک بُرائی لے کر آئے گا تو جن لوگوں نے بُرے کام کیے ہیں ان کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جیسا وُہ دُنیا میں کرتے رہے "

۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (سُوْرَةُ النَّمل : ۸۹ ، ۹۰)

جو شخص قیامت کے دِن کوئی نیکی لے کر آئے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور ایسے لوگ گھبراہٹ سے بے خطر رہیں گے (ان کو گھبراہٹ نہ ہو گی) اور جو شخص بُرائی لے کر آئیں گے وُہ اوندھے منہ دوزخ میں دھکیل دیئے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا تم کو وہی بدلہ ملے گا جیسا تم کرتے تھے "

واضح ہو کہ پہلی آیت میں "عَشْرُ اَمْثَالِهَا" سے مقصد تحدید نہیں ہے بلکہ کئی دس گنا ہو سکتے ہیں جیسا کہ اگلی دونوں آیتوں میں اس کی تفسیر بالفاظِ" فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا" وارِد ہوئی ہے جسے حدیثِ قدسی میں دس سے سات سو نیکیوں تک کا ثواب بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قرار دیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

○ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ وَّلَمْ یَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ حَسَنَةً، فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَاِذَا هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ اَكْتُبْهَا عَلَیْهِ، فَاِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَیِّئَةً وَّاحِدَةً»

(بخاری ج ۱ ص ۱۱ و ج ۲ ص ۹۶۱، مسلم ج ۱ ص ۷۸ واللفظ لہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا کہ جب میرا بندہ کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور کسی وجہ سے وہ اسے نہیں کر پاتا تو میں اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہوں، اگر وہ نیکی کر لیتا ہے تو میں اس کے بدلے دس نیکیوں سے سات سو نیکیوں تک لکھ دیتا ہوں اور جب وہ برائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کو وہ کر نہیں پاتا، تو میں وہ برائی نہیں لکھتا، پس اگر وہ برائی کر لیتا ہے تو میں اس کی ایک ہی برائی لکھتا ہوں»

○ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم ج ۱ صـ۳۶۳ ، بخاری ج ۲ صـ۹۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ نے فرمایا کہ بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک دیا جاتا ہے ‘‘

○ حضرت ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے اپنے رب عَزَّ وَ جَلَّ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بُرائیاں مقرّر کر دیں پھر ان کی وضاحت بھی کردی ، فَمَنۡ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمۡ يَعۡمَلۡهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنۡدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً ، فَاِنۡ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ عَشۡرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبۡعِ مِائَةِ ضِعۡفٍ اِلٰى اَضۡعَافٍ كَثِيۡرَةٍ ، وَّ اِنۡ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمۡ يَعۡمَلۡهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنۡدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً ، وَ اِنۡ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا ، كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً ‘‘

وَ فِيۡ رِوَايَةٍ " وَ مَحَاهَا اللهُ وَ لَا يَهۡلِكُ عَلَى اللهِ اِلَّا هَالِكٌ

(مسند احمد ج ۱ صـ۳۱۰ و صـ۳۶۱ ، مسلم ج ۱ صـ۷۸ واللفظ لہٗ ، بخاری ج ۲ صـ۹۶۱)

پس جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے تو وُہ نیکی کر نہ پائے تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کو ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے ، اگر کوئی شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے پھر اس کو کر بھی لے تو اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیوں سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کثیر تعداد میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مثل نیکیاں لکھ لیتا ہے ، اور اگر کسی شخص نے برائی کا ارادہ کیا اور وہ برائی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں ایک کامل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر برائی کر بھی لی تو اللہ تعالیٰ ایک ہی برائی لکھتا ہے ، پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو اس کو بھی مٹا دیتا ہے اور اللہ کے ہاں وہی ہلاک ہوگا جس کو ہلاک ہونا ہے ،

خلاصۂ مطلب :

مندرجہ بالا آیاتِ طیبات اور احادیثِ صحیحہ وصریحہ سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے کہ :

برائی کا ارادہ کرنے والے کی برائی نہیں لکھتا ، اور برائی کر لینے سے صرف ایک برائی لکھتا ہے اور اس کے برعکس نیکی کا ارادہ کرنے والے کی ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور نیکی کرنے سے دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک کا ثواب عطا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب دیتا ہے ، وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرۃ : ۲۶۱)

یعنی اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے ثواب کئی گنا کر دیتا ہے (اس کے پاس ثواب کی کیا کمی ہے) وہ وَاسِعٌ وسعت والا اور عَلِیْمٌ جاننے والا ہے ، نیز فرمایا...... فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ط (البقرۃ : ۲۴۵) یعنی پھر اللہ اس کو دوگنا تگنا یا کئی گنا کر دے گا ، اس آیت کی تفسیرِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ لَیُضَاعِفُ الْحَسَنَۃَ اَلْفَیْ اَلْفِ حَسَنَۃٍ " یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کی بیس لاکھ نیکیاں بنا دیتا ہے " (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۶)

اور دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے سنا آپ فرماتے ہیں " اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِیْہِ اَلْفَیْ اَلْفِ حَسَنَۃٍ، کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کی بیس لاکھ نیکیاں عطا کر دیتا ہے، (مسند احمد ج ۲ ص ۲۲)

اس صورت کے پیشِ نظر تو ہر شخص سلام کہنے اور اس کا جواب دینے سے بے شمار نیکیاں حاصل کر سکتا ہے[۶]۔

---

[۶] لیکن یہ بات یاد رہے کہ ہر نیکی کی قبولیت کے لیے چار چیزیں بنیادی شرط ہیں اور یہ چاروں آپس میں لازم و ملزوم ہیں ان میں سے اگر ایک بھی رہ جائے تو دوسری تینوں بے کار اور کالعدم ہو جاتی ہیں

(۱) عقیدۂ توحید (۲) اِتباعِ سُنّت

(۳) اِخلاص (۴) رزقِ حلال

مطلب یہ ہے کہ نیکی کرنے والے شخص میں مذکورہ چاروں چیزیں بیک وقت موجود ہونگی تو پھر اس کی نیکی قبول کی جائے گی ورنہ نہیں "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ بھی ہے ....اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط (ھود : ۱۱۴)

کہ بلاشبہہ نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں ، تفسیر القرآن العظیم ج۳ ص۲۲۷ میں بحوالہ طبرانی، بروایت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر رات جب ابنِ آدم سو جاتا ہے تو اس کی ایک نیکی (کو پہلے دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیوں تک بڑھایا جاتا ہے اور بعد ازاں ایک ایک نیکی) کے بدلے دس دس گناہ ختم کیئے جاتے ہیں

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (سورۃ الجمعة : ۴)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ○ اٰمِيْنَ ○ ثُمَّ اٰمِيْنَ ○

اب بھی اگر کوئی مسلمان قیامت کے دن گناہوں کی کثرت اور نیکیوں کی کمی کی وجہ سے جہنم میں چلا جائے تو اس سے بڑا بے نصیب ، اور نادان اور کوئی نہیں ہو سکتا .

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ○ اٰمِيْنَ ○ ثُمَّ اٰمِيْنَ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3
سلام کے مُفصّل احکام و مسائل

سلام کے متعلق مندرجہ ذیل مسائل مُفصّل طور پر باحوالہ پہلے باب میں "اَہمیّتِ سلام" کے زیرِ عُنوان گزر چکے ہیں کہ :

○ سلام، اللہ تعالٰی کے اَسماءِ حُسنٰی میں سے ہے جس کو اللہ تعالٰی نے زمین پر اتارا ہے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے آپس میں پھیلانے کا حُکم اِرشاد فرمایا ہے ،

○ سلام کا معنٰی ہے ہر طرح کی آفات اور نقائص وعُیُوب سے مَحفُوظ و سلامت رہنا ، اور دوسروں کو سلامتی و امن دینے والا نگہبان ،

○ سلام کرنے والا اپنے مُسلمان بھائی کے لیے اللہ تعالٰی سے ہر طرح کی آفات و تکالیف اور پریشانیوں وغیرہ سے مَحفُوظ و سلامت رہنے ، اور اللہ تعالٰی کی رحمت و برکت اور مَغفِرت وغیرہ کے حُصُول کی دُعاء کرتا ہے

○ نیز اپنی طرف سے صُلح اور عَدمِ مُخالفت کا اِقرار و اِظہار وغیرہ بھی کرتا ہے ، کہ تم میرے ہاتھ اور زبان سے مَامُون ہو میں اپنے ہاتھ اور زبان سے تجھے کوئی تکلیف و پریشانی وغیرہ نہیں پہنچاؤں گا ،

○ اِسلامی سلام کی اِبتداء حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اللہ تعالٰی کے حُکم سے ہُوئی اور فرشتوں نے اس کا جواب دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہی سلام حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی اولاد میں جاری و ساری ہے ،

○ سلام کرنا اور اس کا جواب دینا دونوں لازم و ضروری ہیں شرعًا دونوں کا حکم ایک ہی ہے (یعنی سُنّتِ مُؤکَّدہ کَالْوَاجِب عَلَی الْکِفَایَة)

○ سلام کرنا اور اس کا جواب دینا حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِم میں شامل ہے جس کا ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم و ضروری ہے ، اس میں سُستی و کوتاہی کرنے والے شخص کے متعلق حدیث میں بڑی سخت وعید وارد ہوئی ہے ،

○ سلام ، اہلِ اسلام کا خاص شِعَار اور ان کی نمایاں علامت و پہچان اور واضح اسلامی تشخّص ہے ،

○ سلام کہنے والا اگر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے تو اس کا جواب وَ عَلَيْكُمُ السَّلَام الفاظ میں دینا فرض ہے اور اس کے ساتھ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ الفاظ وغیرہ بڑھانا سُنّت ہیں ،

○ سلام کرنے والے کو بغیر تحقیق کے غیر مُسْلِم کہنا اور اسے قتل کرنا اللہ تعالٰی کے حکم کی کھلی ہوئی نافرمانی ہے ،

(تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ط (سُوْرَةُ الْبَقَرَة : ۱۹۶)

کون کسے سلام کرے ؟

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ، وَ فِيْ رِوَايَةٍ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ،

(بخاری ج ۲ صـ۹۲۱، مسلم ج ۲ صـ۲۱۲، جامع ترمذی ج ۲ صـ۹۹، ۱۰۰، سنن ابوداؤد ج ۲ صـ۳۶۰، مسند احمد ج۲صـ ۳۱۴، ۳۲۵، ۵۱۰، الادب المفرد رقم: ۹۹۳، ۹۹۵، ۹۹۸، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: (جب باہم ملاقات ہو تو) [1]چھوٹا بڑے کو سلام کرے، اور [2]گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، اور [3]تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں، اور [4]سوار پیدل کو سلام کرے، اور [5]پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے"

معمولی جدائی پر دوبارہ سلام کرنے کا حکم

○ اگر ایک مرتبہ ملاقات کرنے کے بعد درمیان میں کوئی درخت، دیوار، یا پتھر آجائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: " اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ، فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ، فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَہُمَا شَجَرَۃٌ اَوْ جِدَارٌ، اَوْ حَجَرٌ، ثُمَّ لَقِیَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ"

(سُنَنِ اَبِیْ دَاوٗد ج ۲ صـ۳۶۰ وَاللَّفْظُ لَہٗ، الادب المفرد رقم ۱۰۱۰، مسندِ ابویعلیٰ ج ۱ صـ۲۹۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے پھر اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر آجائے پھر اس سے ملاقات ہو تو پھر اسے سلام کرے"۔

○ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام رضؓ) اسی حدیث پر عمل پیرا ہو کر آپس میں خوب سلام کیا کرتے تھے"۔

(رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، الترغیب ج ۳ ص۴۲۸، مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ ج ۸ ص۳۴، اَلْاَدَبُ الْمُفْرَد رقم:۱۰۱۱، عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ رقم: ۲۴۱)

کسی مجلس سے رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا چاہیئے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ فَلْيُسَلِّمْ. فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ"۔

یعنی جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو اسے چاہیئے کہ سلام کرے، پھر جب وہاں سے اٹھ کر جانے کا ارادہ کرے تو پھر سلام کرے، پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ ضروری نہیں (یعنی حکم اور فضیلت کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں)

(ابو داؤد ج ۲ ص۳۶۱ وَاللَّفْظُ لَهٗ، جامع ترمذی ج ۲ ص۱۰۰، الادب المفرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم : ۱۰۰۷ ، ۱۰۰۸ ، مسند احمد ج ۲ صہ ۲۳۰ ، ۲۸۷ ، ۴۳۹ ، مسند حمیدی رقم: ۱۱۶۲ ، مسندِ ابو یعلیٰ ج ۱ صہ ۲۰۶ ، مشکل الآثار ج ۲ صہ ۱۳۹ ، صحیح ابنِ حبان رقم : ۴۹۴ ، ۴۹۵ ، ۴۹۶)

ضروری اِنتباہ : بعض لوگ کسی دوست یا کسی مجلس سے رُخصت ہوتے وقت خُدا حافظ یا 'اللہ حافظ' یا بائے بائے یا گُڈ بائے اور ٹاٹا وغیرہ الفاظ کہتے ہیں اور اس کے جواب میں بھی یہی جُملہ پکارا جاتا ہے سو یہ طریقہ بالکل غلط اور خلافِ سُنّت ہے ۔

رُخصت ہونے والا مُصافحہ سمیت مسنون سَلام کرے اور رُخصت کرنے والا سَلام کا جواب دے اور اس کے ساتھ مُصافحہ کرے ○ اور مُقیم مُسافِر کے لیے یہ دُعاء پڑھے (۱) " اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ "

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے سپُرد کرتا ہُوں تیرا دین ، اور تیری امانت (یعنی تیرا اہل و عیال اور مال وغیرہ) اور تیرے عمل کا خاتمہ "

(صحیح ابن خزیمہ ج ۴ رقم : ۲۵۳۱ ، مستدرک حاکم ج ۲ صہ ۹۷ ، مسند احمد ج ۲ صہ ۷ ، ۲۵ ، ۳۸ ، ۱۳۶ ، جامع ترمذی ج ۲ صہ ۱۸۲ ، سننِ دارمی ج ۲ صہ ۲۸۶)

(۲) " زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى ، وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ ، وَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ "

یعنی اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِ راہ عطا فرمائے اور تیرے گناہ بخشے اور تو جہاں بھی ہو تیرے لیے نیکی مُیَسّر کرے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صحیح ابنِ خزیمہ رقم : ۲۵۳۲ ، جامع ترمذی ج ۲ ص)

○ اور مُسافر مُقیم کے لیے یہ دُعاء پڑھے : " اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا یُضَیِّعُ وَدَائِعَهٗ "

یعنی میں تجھے اللہ کے سپُرد کرتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں کرتا "

(ابنِ ماجہ رقم : ۲۸۲۵ ، مسند احمد ج ۲ ص ۴۰۳ ، عَمَلَ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَة رقم ۵۰۶)

یہ ہے مسلمانوں کا اسلامی ورثہ جس سے اکثر مسلمان بالکل بے خبر ہو چکے ہیں اور یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چل کر حدیثِ رسُول (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم) مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ،

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۲۰۳ ، مسند احمد ج ۲ ص ۵۰، ۹۲ ، مشکوٰۃ رقم: ۴۳۴۷)

کے مصداق بن رہے ہیں ، اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ○ سچ ہے

؎ گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا

غائبانہ سلام کا جواب کسطرح دینا چاہیئے ؟

○ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا : اے عائشہ ! یہ جبرئیل (عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) ہیں یہ تمہیں سلام کہتے ہیں ، تو میں نے کہا : وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، اور مسندِ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا :

" عَلَیْكَ وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بخاری ج ۱ صـ۴۵۷، ۵۳۲ ، ج ۲ صـ۹۲۳ ، ترمذی ج ۲ صـ۹۹ ، الادب المفرد رقم : ۱۱۱۶ ، ۱۰۳۶ ، ابنِ ماجہ رقم : ۳۶۹۶ ، ابوداؤد ج ۲ صـ۳۶۴ ، مسندِ احمد ج ۶ صـ۸۸)

سننِ ابو داؤد بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ فُلَانٌ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ ج ۲ صـ۳۶۳ اور عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ رقم : ۲۲۷ میں ہے کہ ایک شخص کے باپ کے غائبانہ سلام کا جواب ، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بایں الفاظ ارشاد فرمایا : عَلَیْكَ وَ عَلٰی اَبِیْكَ السَّلَامُ " یعنی تجھ پر اور تیرے باپ پر سلامتی ہو "

اِتنی آواز سے سلام کرنا چاہیئے کہ جاگنے والا سُن لے اور سونے والا نہ جاگے

اگر کوئی شخص لیٹا ہُوا ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وُہ جاگ رہا ہے یا سو رہا ہے تو اسے اتنی آواز سے سلام کرنا چاہیئے کہ وُہ جاگے نہیں اگر جاگتا ہو تو سُن لے ، اسی طرح اگر کئی آدمی لیٹے ہُوئے ہوں تو اتنی آواز سے سلام کرنا چاہیئے کہ جاگنے والے سُن لیں اور سونے والے نہ جاگیں ـــــ چنانچہ حضرت مِقداد بن اَسْود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

" یَجِیْئُ مِنَ اللَّیْلِ فَیُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا لَا یُوْقِظُ نَائِمًا وَ یَسْمَعُ الْیَقْظَانُ " یعنی رات کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ سونے والے کو نہ جگاتے اور جاگنے والا سُن لیتا "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۸۴ ، الادب المفرد ص ۲۶۶ ، جامع ترمذی رقم: ۲۴۲۶)

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے فرمایا: کہ اے بیٹا جب گھر جاؤ تو سلام کیا کرو تمہارے اور تمہارے اہلِ خانہ کے لیے باعث برکت ہوگا" یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۹)

دورانِ ملاقات، گفتگو سے پہلے سلام کرنا چاہیئے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ"

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۹، مشکوٰۃ ص ۳۹۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا (دورانِ ملاقات) گفتگو سے پہلے سلام کرنا چاہیئے"

جو شخص سلام کرنے سے قبل کوئی بات کہے اس کو جواب نہ دیا جائے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَأَ بِالْکَلَامِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِیْبُوْہُ،

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص سَلام کرنے سے قبل کوئی بات کرے تو اسے بالکل کوئی جواب نہ دو ،،

(عَمَلُ الْیَوْمِ وَ اللَّیْلَةِ رقم : ۲۱۳)

سَلام کرنے میں پہل کرنے سے قُربِ الٰہی حاصِل ہوتا ہے :

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا : اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَھُمْ بِالسَّلَامِ ، یعنی بلا شُبہہ لوگوں میں اللہ کے وہ زیادہ قریب ہے جو ان میں سے پہلے سَلام کرتا ہے ،،

(ابو داؤد ج ۲ صث۳۶ ، وَاللَّفْظُ لَهٗ ، ترمذی ج ۲ صث۹۹ ، مسند احمد ج صــــ ، مشکوٰة صث۳۹۸)

سَلام کرنے میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بَرِی ہو جاتا ہے :

حضرت عبداللہ بن مَسعُود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا : اَلْبَادِیُٔ بِالسَّلَامِ بَرِیٌٔ مِّنَ الْکِبْرِ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مشکوٰة صثنث) یعنی سَلام کرنے میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بَرِی ہو جاتا ہے ،،

نماز میں سَلام کا جواب ہاتھ کے اِشارہ سے دینا سُنّت ہے

حالتِ نماز میں۔ اگر کسی نمازی کو سَلام کیا جائے تو ہاتھ کے اِشارے سے اس کا جواب دینا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی فِعلی سُنّت ہے اس بارے میں مُتعدّد اَحادیث وارِد ہُوئی ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صُہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَ قَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ»

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم نماز پڑھ رہے تھے میرا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم کے پاس سے گزر ہُوا تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سَلام کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِشارہ سے جواب دیا، ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ حضرت صُہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم نے اپنی اُنگلی سے اِشارہ کیا۔

(جامع ترمذی رقم: ۳۶۹ وَاللَّفْظُ لَهُ، نسائی رقم: ۱۱۸۷، ابوداؤد ج ۱ صـ۱۳۰)

○ حضرت عمّار بن یاسِر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم کو حالتِ نماز میں سَلام کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم نے جواب دیا»

(سُنَنِ نسائی رقم: ۱۱۹۰ بَابُ رَدِّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ)

○ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَ قُلْتُ لِبِلَالٍ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ وَ هُوَ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ كَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُشِيْرُ بِيَدِهٖ ، قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی : هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ "
یعنی حضرت ابنِ عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت بلال رضؓ سے دریافت کیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نماز کی حالت میں صحابہ کرام رضؓ کے سلام کا جواب کس طرح دیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے ، امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حَسَن صحیح ہے ، (جامع ترمذی رقم : ۳۵۰)

○ زیرِ حدیث صاحب المرعاۃ فرماتے ہیں :

فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ رَدِّ السَّلَامِ فِی الصَّلٰوۃِ بِالْاِشَارَۃِ وَ هُوَ مَذْهَبُ الْجُمْهُوْرِ " (المرعاۃ ج ۲ ص۱۱)

یعنی اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نماز میں اشارہ سے سلام کا جواب دینا جائز ہے اور جمہور محدّثین کرامؒ کا یہی مذہب ہے "

فائدہ جلیلہ : مندرجہ بالا احادیثِ صحیحہ وصریحہ سے یہ بالکل واضح ہوگیا کہ حالتِ نماز میں ہاتھ کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کی فعلی سُنّت ہے مُقلّدِین اَحناف کا ایسے موقع پر سلام کرنے اور اس کا جواب دینے سے روکنا اور اس کو مکروہ قرار دینا خلافِ سُنّت ہے ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشاب کرنے والا کسی کے سلام کا جواب نہ دے

○ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ هُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ السَّلَامَ »

(صحیح مسلم ج ۱ ص۱۶۱ ، جامع ترمذی ج ۲ ص۱۰۱ وَاللَّفْظُ لَهٗ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ کو سلام کیا اس حال میں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ پیشاب کر رہے تھے تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا،،

امام ابوعیسیٰ ترمذی ؒ نے اس حدیث پر بایں الفاظ باب منعقد کیا ہے "بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كِرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلَى مَنْ يَبُوْلُ" یعنی پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا مکروہ ہے ، اور متنِ حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ پیشاب کرنے والا کسی کے سلام کا جواب نہ دے، یعنی پہلے تو پیشاب کرنے والے کو سلام ہی نہیں کرنا چاہیئے لیکن اگر کوئی کہہ ہی دے تو پھر پیشاب کرنے والا سلام کا جواب نہ دے

اہلِ کتاب کو سلام کرنا اور ان کے سلام کا جواب دینا :

○ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ ، فَإِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلَىٰ أَضْيَقِهِ، هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر ان میں سے کوئی ایک راستے میں ملے تو اسے تنگ جانب چلنے پر مجبور کر دو، یہ حدیث حسن صحیح ہے،

(جامع ترمذی ج ۲ صـ۹۹، صحیح مسلم ج ۲ صـ۲۱۴، ابو داؤد ج ۲ صـ۳۶۰)

○ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتٰبِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ» حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کوئی اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) تمہیں سلام کرے تو تم صرف وَعَلَیْکُمْ کہہ دیا کرو»

(صحیح مسلم ج ۲ صـ۲۱۳، صحیح بخاری ج ۲ صـ۹۲۵)

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے پوچھا کہ اہلِ کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں تو ہم ان کے سلام کا جواب کس طرح دیا کریں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا وَعَلَیْکُمْ کہہ دیا کرو»

(صحیح مسلم ج ۲ صـ۲۱۳)

○ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہودیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ایک جماعت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے کہا اَلسَّامُ عَلَیْكَ (تم پر موت ہو) تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا عَلَیْکُمْ (تم پر ہو) حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں میں نے کہا اے یہودیو! عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ (تم پر موت اور لعنت ہو) تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر بات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے تو میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے نہیں سُنا انہوں نے کیا کہا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں نے ان کا جواب عَلَیْکُمْ سے دے دیا"

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۵، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۴، جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۹)

مندرجہ بالا روایات سے واضح ہو گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو اس کے جواب میں صرف وَعَلَیْکُمْ کہہ دیا کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کی بجائے گالی دیں تو پھر بھی وَعَلَیْکُمْ کہہ دینا کافی ہے،

غیر مسلموں کو سلام کس طرح لکھنا چاہیئے؟

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں قریش مکہ کی ایک جماعت میں تھا جو تجارت کی غرض سے شام گئی ہوئی تھی کہ ہرقل نے مجھے بلا بھیجا یہ سب لوگ اس کے پاس گئے پھر ہرقل نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا نامہ مبارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منگوا کر پڑھا تو اس میں لکھا تھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ اَبُوْ سُفْيَانَ اسْمُهٗ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ"

(بخاری ج صـ ۹۲۶، جامع ترمذی بَابٌ كَيْفَ يُكْتَبُ اِلٰى اَهْلِ الشِّرْكِ ج ۲ صـ ۱۰۱)

فائدہ جلیلہ: پہلے گزر چکا ہے کہ یہود و نصاریٰ کو کسی طور پر بھی (نہ تحریری اور نہ ہی تقریری طور پر) سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو اس کے جواب میں صرف وَعَلَیْکُمْ کہہ دیا کرو، اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر غیر مسلموں کو خط وغیرہ لکھنا ہو تو سلام بایں الفاظ لکھا کرو: اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى" (سُوْرَۃ طٰهٰ: ۴۷)

مُسلم اور غیر مُسلِم کی مخلوط مجلس کو سلام کرنا:

اگر کوئی ایسی مجلس میں آئے جس میں مُسلم و غیر مُسلم اہلِ کتاب اور مُشرکین وغیرھم شامل ہوں تو مُسلم کو سلام کرنے کی نیّت سے سلام کرنا چاہیئے، جیسا کہ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک ایسی مجلس میں تشریف لائے جس میں مُسلمان، مُشرکین بتوں کے پُوجنے والے اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں سلام کیا"

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۴، جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۹)

بڑے کا بچوں کو سلام کرنا:

اگر کوئی بڑا آدمی بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کرنا چاہیئے اگرچہ وہ کھیل رہے ہوں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ لَھُمْ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ"

بلا شبہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا"

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۳، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۴، ترمذی ج ۲ ص ۹۹، ابو داؤد ج ۲ ص ۳۶۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سلام کیا"

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۹۹، ابو داؤد ج ص ۳۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرابی کو سلام نہیں کرنا چاہیئے :

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی شَرَابِ الْخَمْرِ ، تم شرابی کو سلام نہ کرو ''
(بخاری ج ۲ صـ۹۲۵ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ صـ۳۴ ، الادب المفرد رقم : ۱۰۱۷)

اور نہ ہی اس کے سلام کا جواب دینا چاہیئے ''
(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ صـ۳۴)

فقط ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا ممنوع اور حرام ہے

حضرت عمرو بن شعیب ، عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَیْرِنَا ، لَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ ، وَ تَسْلِیْمُ النَّصَارٰی الْاِشَارَةُ بِالْاَکُفِّ ، هٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ ''

یعنی جو غیر مسلموں سے مشابہت کرتا ہے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں ، تم یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو ، پس بلاشبہہ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے ''

(جامع ترمذی بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اِشَارَةِ الْیَدِ فِی السَّلَامِ ج ۲ صـ۹۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط انگلیوں اور ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے جس سے مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے اور لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا ، کی وعید سنائی گئی ہے ، اس کے علاوہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابو داؤد ج ۲ ص ۲۰۳ ، مسند احمد ج ۲ ص ۵۰، ۹۲ ، مشکوٰۃ رقم : ۴۳۴۷) میں وارد شدہ وعید شدید سے بھی بچنا لازم و ضروری ہے ، ہاں البتہ بہرے اور گونگے شخص کو زبان سے سلام کرنے کے ساتھ ، ہاتھ سے بھی اشارہ کر دیں تو یہ جائز ہے اور اسی طرح کسی کو دور سے سلام کرنے کے ساتھ ہاتھ سے اشارہ کر دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ،

(كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْعُلَمَآءِ)

عورتوں کو سلام کرنا ، اور سلام کرنے کے ساتھ ہاتھ سے اشارہ کرنے کا جواز :

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَ عُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ ، وَ اَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ "

حضرت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلا شبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک دِن مسجد میں سے گزرے تو وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سلام کے ساتھ ساتھ اپنا ہاتھ مبارک جھکایا، عبدالحمیدؒ راوی نے ہاتھ سے اِشارہ کیا (اور بتایا) کہ اس طرح یہ حدیث حَسَن ہے "

(ابوداؤد ج ۲ صفحہ ۳۶۰، ترمذی ج ۲ صفحہ ۹۹ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

فائدہ جلیلہ: اِمام ابوداؤدؒ اور اِمام ترمذیؒ نے اس حدیث پر بایں الفاظ باب منعقد کیا ہے بَابٌ فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَآءِ ، بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَآءِ ،

مذکورہ حدیث اور اس پر محدِّثین کرامؒ کی تبویب سے ثابت ہوتا ہے کہ:

(اگر فتنے کا ڈر نہ ہو تو) غیر محرم عورتوں کو سلام کرنا جائز ہے اور دُور ہونے کی وجہ سے زبان سے سلام کرنے کے ساتھ ساتھ ہاتھ سے اِشارہ کرنے کی بھی ضرورت پڑ جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں،

زُبان سے سلام کہے بغیر فقط ہاتھ سے اِشارہ کرنا ممنوع و حَرام ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے

سلام کا جواب نہ دینے والے شخص کی مذمّت:

حضرت عبدالرحمٰن بن شِبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے،

فَمَنْ اَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَ لَهٗ، وَ مَنْ لَّمْ يُجِبِ السَّلَامَ فَلَيْسَ مِنَّا "، تو جس شخص نے سلام کا جواب دیا اس کا اجر اسی کے لیے ہے اور جو شخص سلام کا جواب نہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے "

(الادبُ المفرد رقم : ۹۹۲ ، عَمَلُ الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةَ رقم : ۲۱۰ ، کتابُ الاذکار ج ۲ ص ۱۴۳ ، وَ اللَّفْظُ لَهُمَا)

شیخ الاسلام امام ابوزکریا یحیٰیؒ بن شرفؒ نوویؒ المتوفّٰی ۶۷۶ھ مندرجہ بالا حدیث کے ذیل میں رقمطراز ہیں :

وَ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ سَلَّمَ عَلٰى اِنْسَانٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ بِعِبَارَةٍ لَطِيْفَةٍ : رَدُّ السَّلَامِ وَاجِبٌ، فَيَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ يَسْقُطَ عَنْكَ الْفَرْضُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ،

یعنی اس شخص کے لیے جو کسی کو سلام کرے اور پھر وہ جواب نہ دے تو عمدہ طریق پر یہ کہنا جائز ہے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے تو آپ بھی میرے سلام کا جواب دیتے تاکہ آپ سے جواب کی فرضیت ساقط ہو جائے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کتاب الاذکار مترجم ج ۲ ص ۱۴۴)

فائدہ جلیلہ :

مذکورہ حدیث سے واضح ہو گیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کے سلام کا جواب نہیں دیتا اس کے متعلق بڑی سخت وعید وارد ہوئی ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے : فَلَیْسَ مِنَّا یعنی وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے اس لیے کہ اس نے سلام جو کہ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حُسنیٰ میں سے ہے سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور اس کے علاوہ اپنے مسلمان بھائی کا اسلامی حق بھی ادا نہیں کیا سو ایسے شخص کو واضح طور پر آگاہ کر دینا چاہیئے کہ تم نے سلام کا جواب نہ دے کر ایک ایسے فریضے کا عملاً انکار کیا ہے جس کا بیک وقت حُقُوقُ اللہ اور حُقُوقُ الْعِباد سے بڑا گہرا تعلق ہے سو کسی مسلمان کو ایسی سُستی و کوتاہی ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔

سلام کے حکمِ شرعی کی توضیح :

پہلے باب میں مجمل طور پر ذکر ہو چکا ہے کہ جسے سلام کیا جا رہا ہے اگر وہ ایک شخص ہے تو اس پر سلام کا جواب دینا فرض ہے اور اگر بہت سے اشخاص ہیں تو ان پر سلام کا جواب دینا فرضِ کفایہ ہوگا ، اگر ان میں سے ایک شخص نے بھی جواب دے دیا تو سب پر سے فرض اُتر جائے گا اور اگر کسی نے بھی جواب نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر سب نے جواب دے دیا تو یہ انتہائی کمال اور فضیلت ہوگی اور یہی حکم سلام کرنے والے کے متعلق ہے ،

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ : یُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَۃِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُسَلِّمَ اَحَدُھُمْ وَ یُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَرُدَّ اَحَدُھُمْ ،

(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ رقم : ۲۲۳ ، ۲۳۲ ، سُنَنِ ابوداؤد ج ۲ ص۳۶۱ ، کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۱۱ وَاللَّفْظُ لَھُمَا)

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نے فرمایا کہ جماعت کی جانب سے جب وہ کسی کے پاس سے گزرے تو ایک شخص کا سلام کر لینا کافی ہے اور جب بیٹھے ہوئے لوگوں کو کوئی سلام کرے تو ان میں سے بھی ایک شخص کا جواب دینا کافی ہے ،

غیر آباد گھر میں داخل ہونیکا سلام :

عَنْ نَافِعٍ ، اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ : اِذَا دَخَلَ الْبَیْتَ غَیْرَ الْمَسْکُوْنِ فَلْیَقُلْ : اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ،

یعنی حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب کوئی شخص غیر آباد گھر میں داخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو تو اسے چاہیئے کہ سلام بایں الفاظ کہے : اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ "

(فتح الباری ج ۱۱ صـ۱۸ ، تفسیر القرآن العظیم ج۳ صـ۳۰۶ ، الادب المفرد صـ۲۷۲ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4
مُصافحہ کی اہمیّت اور فضیلت

○ مسلمانوں کا آپس میں ملاقات کے وقت زبان سے سلام کرنے کے ساتھ ، ہاتھ سے مُصافحہ کرنا سُنّتِ رسُول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم) ہے اور اس پر اتِّفاقِ کُلّی ہے ○ اِس سے سلام کی تکمیل ہوتی ہے ○ یہ رسولُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی ایسی پیاری سُنّت ہے کہ اس پر عمل کرنے سے دِل سے حَسَد ، بُغض اور کینہ وغیرہ دُور ہو جاتا ہے اور آپس میں اُلفت و مَحبّت بڑھ جاتی ہے اور عداوت دشمنی وغیرہ ختم ہو جاتی ہے ○ اور مُصافِحین (مُصافحہ کرنے والوں) کے گناہ ان کے جُدا ہونے سے قبل ایسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح تیز ہوا (آندھی) کے دِن درخت کے سُوکھے پتے جھڑتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں سب بخش دیئے جاتے ہیں ○ ان کی دُعاؤں کو شرفِ قبُولیّت بخشا جاتا ہے ○ اور ان دونوں پر سو رحمتیں نازِل ہوتی ہیں پہل کرنے والے پر نوّے (۹۰) اور دوسرے پر دس (۱۰) ○ اور یہ مسلمانوں کا خاص شِعار ، اور ان کی نمایاں علامت اور واضح اسلامی تشخُّص ہے ‘‘

اَحادیث میں اس کی بہت کچھ اہمیّت اور فضیلت وارِد ہُوئی ہے جو حَسبِ ذیل ہے ۔

○ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ:

17442

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُوْلَ اللهِ ! اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهٗ اَ يَنْحَنِىْ لَهٗ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَ يُقَبِّلُهٗ قَالَ : لَا، قَالَ: فَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ وَ يُصَافِحُهٗ ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ ۔"

(مسند احمد ج ۳ ص ۱۹۸ ، سُنَنِ کُبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۱۰۰ ، سُنَنِ ابنِ ماجہ رقم ۳۷۰۲، ترمذی ج ۲ ص ۱۰۲ وَاللَّفْظُ لَہٗ ، مشکوٰۃ ص ۴۰۱)

یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لیے جھکے ؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا : نہیں ، عرض کیا ،کیا اس کے گلے مل کر اس کا بوسہ لے ؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا : نہیں ، اس نے پوچھا کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرے ؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا : ہاں ۔

امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حَسَن ہے ۔

○ حضرت ایوب بن بُشیر ، عَنَزہ قبیلے کے ایک شخص (جس کا نام عبداللہ ہے) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوذرؓ رضی اللہ عنہ سے پوچھا : هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُ ؟ قَالَ مَا لَقِيْتُهٗ قَطُّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِلاَّ صَافَحَنِیْ یعنی کیا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تم لوگوں سے ملاقات کے وقت مُصافحہ کیا کرتے تھے ؟ تو حضرت ابوذرؓ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب کبھی بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے ملاقات کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے مُصافحہ کیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۲ صـــ۳۶۱ ، مشکوٰۃ صـــ۴۰۲ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج۱۱ صـــ۵۰)

○ حضرت قَتَادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ التِّرْمِذِيُّ : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ، کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اَصحاب رضی اللہ عنہم میں مُصافحہ کرنے کا رواج تھا ؟ تو انہوں نے فرمایا : ہاں ، امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حَسن صحیح ہے ،

(بخاری ج ۲ صـــ۹۲۶ ، جامع ترمذی ج ۲ صـــ۱۰۲ وَاللَّفْظُ لَہٗ ، مشکوٰۃ صـــ۴۰۱)

○ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یَمَن کے لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا : قَدْ جَآءَ كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَ هُمْ أَوَّلُ مَنْ جَآءَ بِالْمُصَافَحَةِ ، تمہارے پاس یَمَن کے لوگ آئے ہیں یہ وُہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مُصافحہ کرنا شروع کیا تھا ،،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الادب المفرد رقم : ۹۶۷ ، سنن ابوداؤد ج ۲ ص۳۶۱ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص۴۶)

○ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : مِنْ تَمَامِ التَّحِیَّةِ الْاَخْذُ بِالْیَدِ"
(جامع ترمذی ج ۲ ص۱۰۲ ، الترغیب والترھیب ج ۳ ص۴۳۲)

یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سلام کی تکمیل مُصافحہ کرنے سے ہوتی ہے ،

○ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت پُوچھو، وَ تَمَامُ تَحِیَّتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَةُ ، اور تمہارا آپس میں سلام مُصافحہ کرنے سے مکمل ہوتا ہے ،
(جامع ترمذی ج ۲ ص۱۰۲ بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُصَافَحَةِ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص۴۶)

○ عَنْ عَطَاءِ نِ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : تَصَافَحُوْا یَذْهَبْ عَنْکُمُ الْغِلُّ وَ تَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَ تَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ "، (رَوَاهُ مَالِکٌ مُرْسَلاً ، مشکوٰۃ ص۴۰۳ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج۱۱ ص۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مُرسَل حدیث میں حضرت عطاء خُراسانیؒ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم مُصَافحہ کیا کرو تم سے کینہ جاتا رہے گا، اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیّہ دیا کرو اس سے تم میں مَحبّت پیدا ہوگی اور دشمنی و عداوت جاتی رہے گی"

○ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِیَ اَخَاہُ، فَاَخَذَ بِیَدِہٖ تَحَاتَّتْ عَنْہُمَا ذُنُوْبُہُمَا، کَمَا یَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَۃِ الْیَابِسَۃِ فِیْ یَوْمِ رِیْحٍ عَاصِفٍ، وَاِلَّا غُفِرَ لَہُمَا، وَ لَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُہُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ"

(رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ، الترغیب و الترهیب ج ۳ ص۴۳۳)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ بِلاشُبہہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے مُلاقات کرتا ہے تو اس کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مُصافحہ کرتا ہے) تو ان دونوں کے گناہ ان سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح تیز ہوا (آندھی) کے دِن درخت سے سُوکھے پتّے جھڑتے ہیں اور اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں سب بخش دیئے جاتے ہیں"

○ عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، وَ اَخَذَ بِيَدِهٖ فَصَافَحَهٗ ، تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ ۔ (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَ رُوَاتُهٗ لَا اَعْلَمُ فِيْهِمْ مَجْرُوْحًا ۔ التَّرْغِيب و التَّرْهِيب ج ۳ ص ۴۳۳)

حضرت حُذَیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ بلا شُبہہ جب کوئی مؤمن کسی مؤمن سے ملاقات کرتا ہے تو اسے سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مُصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں ۔

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ،

مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ اِلْتَقَيَا ، فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهٖ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَّحْضُرَ دُعَاءَهُمَا وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا حَتّٰى يَغْفِرَ لَهُمَا ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ ج ۳ ص ۱۴۲ وَاللَّفْظُ لَهٗ ، وَالْبَزَّارُ وَ اَبُوْ يَعْلٰى ، التَّرغِيب و التَّرهِيب ج ۳ ص ۴۳۲)

یعنی جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں اور ان میں ایک ، دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر مُصافحہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی دعائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کرتا ہے اللہ دونوں کے جُدا ہونے سے قبل ہی ان کی مغفرت فرما دیتا ہے ۔

○ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ یَتَفَرَّقَا . قَالَ التِّرْمِذِیُّ : هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ ،

(مسند احمد ج ۴ صـ۲۸۹ و ۳۰۳ ، ابن ماجہ صـ۲۷۱ ، ابو داؤد ج ۲ صـ۳۶۱ ، ترمذی ج ۲ صـ۱۰۲ ، مشکوٰۃ صـ۴۰۱ ، الترغیب و الترھیب ج ۳ صـ۴۳۲ ،)

حضرت براءؓ بن عازب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو وہ مصافحہ کرتے ہیں تو قبل اس کے کہ ایک دوسرے سے جُدا ہوں ان دونوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے ۔"

○ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَقِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدِیْ ، فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنْ كُنْتُ لَاَحْسِبُ اَنَّ الْمُصَافَحَةَ لِلْاَعَاجِمِ ، فَقَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُصَافَحَةِ مِنْهُمْ ، مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَاْخُذُ اَحَدُهُمَا بِیَدِ صَاحِبِهٖ مَوَدَّةً بَیْنَهُمَا وَنَصِیْحَةً ، اِلاَّ اُلْقِیَتْ ذُنُوْبُهُمَا بَیْنَهُمَا "

(التمهید لما فی الموطا مِنَ المعانی وَالاسانید ج ۲۱ صـ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی حضرت برآء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملاقات کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑا، تو میں نے کہا یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں تو یہ سمجھتا تھا کہ مُصافحہ کرنے کا رواج عجمیوں میں ہے، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: ہم مُصافحہ کے ان لوگوں سے زیادہ حقدار ہیں، جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں ایک مسلمان آپس میں پیار محبّت اور دوستی سے دوسرے مسلمان کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں کے گناہ ان سے گرا کر ختم کر دیئے جاتے ہیں،،

○ عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَخَذَ بِيَدِ صَاحِبِهٖ فَصَافَحَهٗ وَهُوَ صَادِقٌ، لَمْ يُبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ،، (التَّمْهِيد ج ۲۱ ص ۱۵)

یعنی حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ بلاشبہ جب کوئی مسلمان اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مُصافحہ کرتا ہے اور وہ سچا ہو تو ان دونوں کے گناہ باقی نہیں رکھے جاتے سب ختم ہو جاتے ہیں،

○ حضرت مُعاذ بن جَبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے فرمایا کہ: جب دو مسلمان بھائی آپس میں ملاقات کرتے ہیں: فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا بِيَدِ اَخِيْهِ تو ان میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے تو)
تَحَاتَّتْ خَطَایَا هُمَا بَیْنَهُمَا کَتَحَاتِّ وَرَقِ الشَّجَرِ عَنْهَا،
ان دونوں کے گناہ انسے جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے
اس سے جھڑ جاتے ہیں،

(التَّمْهِید ج ۲۱ ص ۱۴)

○ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا الْتَقَی الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ، فَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ، فَاِنَّ اَحَبَّهُمَا اِلَی اللّٰہِ اَحْسَنُهُمَا بِشْرًا لِّصَاحِبِهٖ، فَاِذَا تَصَافَحَا نَزَلَتْ عَلَیْهِمَا مِائَةُ رَحْمَةٍ، وَ لِلْبَادِیْ مِنْهُمَا تِسْعُوْنَ وَ لِلْمُصَافِحِ عَشَرَةٌ"

(رَوَاهُ الْبَزَّارُ، التَّرغیب والترهیب ج ۳ ص ۴۳۳)

یعنی حضرت عُمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں تو بلا شُبہہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وُہ شخص ہے جو ان سے اپنے ساتھی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملے اور جب وُہ دونوں مُصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور ان میں سے جو پہل کرے اس پر نوّے اور دوسرے مُصافحہ کرنے والے پر دس"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصلِ کلام :- مندرجہ بالا احادیث میں سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی فضیلتِ مصافحہ والی روایت کے یہ الفاظ قابلِ غور ہیں: تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي يَوْمِ رِيحٍ عَاصِفٍ، وَإِلَّا غُفِرَ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» یعنی مصافحہ کرنے سے دونوں کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح تیز ہوا (آندھی) کے دن درخت کے سوکھے پتے جھڑتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں سب بخش دیئے جاتے ہیں،

○ اور اس کے علاوہ مصافحین پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں جو سلام اور مصافحہ کرنے میں پہل کرے اس پر نوّے اور دوسرے پر دس، سُبْحَانَ اللهِ! اس سے بڑھ کر مصافحہ کرنے کی فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کی تو ایک ہی رحمت ساری دُنیا کے لیے کافی ہو سکتی ہے اور اِدھر تو ایک مرتبہ سلام اور مصافحہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور مغفرتوں کے دریا بہہ رہے ہیں۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس پیاری سُنّت پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور مغفرتوں کے حصول کی جدّوجہد کرتے ہیں، مسلمانوں کا آپس میں ملاقات کے وقت سلام اور مصافحہ کرنا بڑی بابرکت، افضل ترین اور عمدہ ترین عبادت ہے، لیکن اکثر لوگ اس سے بے خبر ہیں،

میری آہ بے اثر ہے اثر کہاں سے لاؤں ※ جو تمہارے قلب تک پہنچے وہ نظر کہاں سے لاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُصافحہ ایک ہی ہاتھ سے مسنون ہے

؎ بتا اے عقلِ انسانی کوئی حل اس مُعمّے کا
نظر کچھ اور کہتی ہے خبر کچھ اور کہتی ہے

مندرجہ بالا احادیث میں خط کشیدہ الفاظ (فَیَأْخُذُ بِیَدِهٖ وَیُصَافِحُهٗ ، فَاَخَذَ بِیَدِهٖ ، وَاَخَذَ بِیَدِهٖ فَصَافَحَهٗ ، فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا بِیَدِ صَاحِبِهٖ ، فَاَخَذَ بِیَدِیْ ، فَیَأْخُذُ اَحَدُهُمَا بِیَدِ صَاحِبِهٖ ، اِذَا اَخَذَ بِیَدِ صَاحِبِهٖ فَصَافَحَهٗ ، فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا بِیَدِ اَخِیْهِ ،) سے مُترشّح ہوتا ہے کہ مُصافحۂ ملاقات ایک ہی ہاتھ سے مسنون ہے کیونکہ مندرجہ بالا احادیث میں لفظ "ید" بصیغۂ واحِد وارِد ہوا ہے اور صیغۂ واحد فردِ واحِد پر دلالت کرتا ہے، مُصافحہ کی جن جن حدیثوں میں لفظ "ید" واقع ہُوا ہے بصیغۂ واحِد ہی واقع ہُوا ہے ، مُصافحۂ ملاقات کی کسی حدیث میں لفظ "ید" بصیغۂ تثنیہ واقع نہیں ہُوا ہے وَ مَنِ ادَّعٰی خِلَافَهٗ فَعَلَیْهِ الْبَیَانُ ، پس اس قسم کی تمام احادیث ہمارے مُدّعا کی مُثبت ہیں ،

امام ابو عمرؒ یوسفؒ بن عبداللہؒ بن محمدؒ بن عبداللہؒ اُندلسی المتوفّی ۴۶۳ھ نے اپنی سند سے ایک حدیث بایں الفاظ بھی بیان کی ہے :

حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سُفْیَانَ ، قَالَ ثَنَا قَاسِمُ بْنُ اَصْبَغَ ، ثَنَا ابْنُ وَضَّاحٍ ، قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ کَعْبٍ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ نُوْحٍ ، عَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُبَيْدِاللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : تَرَوْنَ یَدِیْ ھٰذِہٖ صَافَحْتُ بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ذَکَرَ الْحَدِیْثَ ، وَ اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ کَذَا فِیْ (عون المعبود شرح سُنن ابو داوٗد ج ۴ ص۵۲۱ ، تنقیح الرواۃ فِی تخریج احادیث المشکوٰۃ ج ۳ ص۲۸)

یعنی حضرت عُبَیدُاللّٰہ بن بُسر رضی اللّٰہ عنہ نے کہا کہ تم لوگ میرے اس ہاتھ کو دیکھتے ہو میں نے اسی ایک ہاتھ سے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے مُصافحہ کیا ہے اور ذکر کیا حدیث کو ،

(التَّمہِید لما فِی الموطّا مِنَ الْمعَانِی وَالاسَانِیْد ج ص)

اس حدیثِ صحیح وصریح سے بھی بالکل واضح ہوگیا ہے کہ ایک ہی ہاتھ سے مُصافحہ کرنا مَسنُون ہے ، صحابیٔ رسول حضرت عُبَیدُاللّٰہ بن بُسر رضی اللّٰہ عنہ اپنے ساتھیوں کو اپنا وُہ ایک ہاتھ دکھا کر فرماتے ہیں : تَرَوْنَ یَدِیْ ھٰذِہٖ صَافَحْتُ بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

یعنی تم لوگ میرے اس ایک ہاتھ کو دیکھتے ہو کہ میں نے اسی ایک ہاتھ سے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے مُصافحہ کیا ، دونوں ہاتھوں سے مُصافحہ کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی لیے اہلِ لُغت اور شارحینِ حدیث نے بھی مُصافحہ کے جو معنی لکھے ہیں وُہ بھی ایک ہی ہاتھ کے مُصافحہ پر صادِق آتے ہیں :

○ چنانچہ شارحِ بخاری امام احمدؒ بن علیؒ بن حجر عَسقلانی المتوفّٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۵۲ھ رقمطراز ہیں :

اَلْمُصَافَحَةُ : هِیَ مُفَاعَلَةٌ مِّنَ الصَّفْحَةِ ، وَالْمُرَادُ بِهَا الْإِفْضَآءُ بِصَفْحَةِ الْيَدِ إِلٰى صَفْحَةِ الْيَدِ »

(فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص۴۶)

○ حنفیوں کے مشہور مجدد ، شارح مشکوٰۃ علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ رقمطراز ہیں : اَلْمُصَافَحَةُ : هِیَ الْإِفْضَآءُ بِصَفْحَةِ الْيَدِ إِلٰى صَفْحَةِ الْيَدِ » (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۹ ص۷۴)

○ مُفسرِ قرآن علامہ احمد حسنؒ محدث دہلوی المتوفی ۱۳۳۸ھ رقمطراز ہیں :

وَالْمُصَافَحَةُ : هُوَ مُفَاعَلَةٌ مِّنَ الصَّفْحَةِ وَالْمُرَادُ بِهَا إِفْضَآءُ صَفْحَةِ الْيَدِ إِلٰى صَفْحَةِ الْيَدِ أَیْ صَفْحَةِ الْيَدِ الْيُمْنٰى إِلٰى صَفْحَةِ الْيَدِ الْيُمْنٰى لِصَاحِبِهٖ فَقَطْ ،

(تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ ج ۳ ص۱۸۷)

یعنی لفظِ مُصَافَحَة ، باب مُفَاعَلَہ اور صَفْحَہ سے مُشْتَق فعل مصدر کا صیغہ ہے اور اس سے مُراد یہ ہے کہ : کسی شخص کا اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی (بَطنِ کَف) کو دوسرے شخص کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی (بَطنِ کَف) سے ملانا ،،

○ مشہور محدث ، امام حافظ زکی الدین عبدالعظیمؒ بن عبدالقویؒ المنذری المتوفی ۶۵۶ھ کی مشہور کتاب ’الترغیب و الترھیب‘ ج ۳ ص۴۳۲ پر مذکور حدیثِ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے الفاظ فَيَتَصَافَحَانِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا معنیٰ حاشیہ نمبرا میں بایں الفاظ مرقوم ہے : يَمُدُّ الصَّدِيْقُ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلٰى يُمْنٰى صَدِيْقِهٖ ، وَ فِي الْمِصْبَاحِ: صَافَحْتُهٗ مُصَافَحَةً : اَفْضَيْتُ بِيَدِيْ اِلٰى يَدِهٖ، لِاَنَّ فِي الْمُصَافَحَةِ اُلْفَةً وَّ مَوَدَّةً وَّمَحَبَّةً وَّ اِيْنَاسًا»

یعنی مصافحہ کا معنیٰ ہے کہ : کوئی دوست اپنا داہنا ہاتھ ، اپنے دوست کے داہنے ہاتھ کی طرف پھیلاتا ہے ، اور لغتِ عرب کی مشہور کتاب ' المصباح ' میں ہے کہ " میں نے اس سے مصافحہ کیا کہ اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ کی طرف بڑھایا کیوں کہ مصافحہ میں اُلفت ، مودّت ، محبّت اور اُنس ہوتا ہے »

○ شارحِ ابوداؤد علامہ ابوالطیب شمس الحق محدث عظیم آبادی المتوفیٰ ۱۳۲۹ھ رقمطراز ہیں :

" بَابٌ فِي الْمُصَافَحَةِ ، قَالَ فِي الْقَامُوْسِ وَ الْمُصَافَحَةُ: الْاَخْذُ بِالْيَدِ كَالتَّصَافُحِ اِنْتَهٰى وَقَالَ فِيْ تَاجِ الْعُرُوْجِ شَرْحِ الْقَامُوْسِ :

الرَّجُلُ يُصَافِحُ الرَّجُلَ : اِذَا وَضَعَ صَفْحَ كَفِّهٖ فِيْ صَفْحِ كَفِّهٖ ، وَصَفْحَا وَجْهَا هُمَا وَ مِنْهُ حَدِيْثُ الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ اللِّقَاءِ وَهِيَ مُفَاعَلَةٌ مِّنَ الْصَاقِ صَفْحِ الْكَفِّ بِالْكَفِّ وَ اِقْبَالِ الْوَجْهِ عَلَى الْوَجْهِ كَذَا فِي اللِّسَانِ وَالْاَسَاسِ وَالتَّهْذِيْبِ - اِنْتَهٰى»

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ج ۳ صـ۵۲۰ ، ۵۲۱)

یعنی اَلرَّجُلُ یُصَافِحُ الرَّجُلَ : (کوئی شخص دوسرے شخص سے مُصافحہ کرتا ہے) اس وقت بولتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے ہاتھ کی ہتھیلی (بَطنِ کَفّ) کو دوسرے شخص کے ہاتھ کی ہتھیلی میں رکھ دے ، اور ایسی صورت میں ان کے چہرے بھی آمنے سامنے ہوں اور اسی معنی میں وُہ حدیث ہے جس میں ملاقات کے وقت مُصافحہ کرنے کا ذکر ہے ، وُہ باب مُفاعَلَہ ہے کہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دوسرے شخص کے ہاتھ کی ہتھیلی سے چمٹا دینا اور اپنے چہرے کو اس کے چہرے کے سامنے کرنا" وغیرہ جیسا کہ (عربی لُغت کی مشہور کتب) لِسان ، اَساس اور تہذیب وغیرہا میں ہے"

خُلاصۂ مَطلب : سُطُورِ بالا میں اہلِ لُغت اور شارِحینِ حدیث کی واضح اور ٹھوس عبارات کا خُلاصہ اور حاصِل یہ ہے کہ : مُصافحہ کے لُغوی اور اِصطِلاحی معنی ہیں دو کسی شخص کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی (بَطنِ کَفّ) کو دوسرے شخص کے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی (بَطنِ کَفّ) سے ملانا "

اس سے صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ مُصافحہ ، جانبَین سے داہنے ہاتھ سے ہی مَسنُون ہے ،

جانبَین سے دونوں ہاتھوں (داہنے اور بائیں ہاتھ) سے مُصافحہ کرنا (جیسا کہ حنفیوں میں رواج عام ہے) کسی طَور پر بھی ثابت نہیں ہے (یعنی نہ لُغوِی اور اِصطلاحی طَور پر اور نہ ہی کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ مُصافحۂ بیعت میں بھی جانبین سے دونوں ہاتھوں سے (جس طرح حنفیوں میں رواج عام ہے) مُصافحہ کرنا کسی حدیث صحیح سے بالکل ثابت نہیں ہے

(كَمَا لَا يَخْفٰى عَلَى الْعُلَمَآءِ)

نظر نہیں تو میرے حلقۂ سخن میں نہ بیٹھ
کہ نُقطہ ہائے خودی ہیں مثالِ تیغِ اَصیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُصافحہ کے فقہی آداب

○ مُصافحہ سُنّتِ رَسُول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہے

(بخاری ج۲ ص۹۲۶، ترمذی ج۲ ص۱۰۲، ابن ماجہ رقم ۳۷۰۲، مسند احمد ج۳ ص۱۹۸، سنن کبریٰ بیہقی ج۷ ص۱۰۰، مشکوٰۃ ص۴۰۱)

○ مُصافحہ کرنے سے سَلام کی تکمیل ہوتی ہے

(جامع ترمذی ج ۲ ص۱۰۲، الترغیب والترھیب ج ۳ ص۴۳۴)

○ مُصافحہ جانبین سے صرف ایک ہاتھ سے مَسنُون ہے

(مسند احمد ج ۳ ص۱۹۸ ص۱۴۲، سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ ص۱۰۰، سنن ابن ماجہ رقم: ۳۷۰۲، اَلتَّمْھِید ج ۲۱ ص۱۳ ص۱۴ ص۱۵، ترمذی ج۲ ص۱۰۲، مشکوٰۃ ص۴۰۱، طبرانی مسند ابویعلیٰ، مسند البزار، بحوالہ الترغیب و الترھیب ج ۳، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴،)

○ مُصافحہ کرتے وقت جُھکنا بِالکُل منع ہے

(ترمذی ج ۲ ص۱۰۲، مسند احمد ج ۳ ص۱۹۸، ابن ماجہ رقم: ۳۷۰۲، مشکوٰۃ ص۴۰۱)

○ مُصافحہ کرتے وقت چہرہ پر خُوشی کا اِظہار ہونا چاہیے

(صحیح مسلم بحوالہ کتاب الاذکار مترجم ج ۲ ص۱۶۳)

○ مُصافحہ سَلام کے ساتھ کرنا چاہیئے سَلام کہے بغیر مُصافحہ کرنا خلافِ سُنّت ہے

(جامع ترمذی ج ۲ ص۱۰۲، الترغیب والترھیب ج ۳ ص۴۳۴)

○ مُصافحہ، ہر ملاقات کے وقت سُنّتِ مُستحبّہ ہے (کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۱)

○ مُصافحہ کرتے وقت اپنا ہاتھ جلدی نہیں کھینچنا چاہیئے

(عَمَلُ الْیَوْمِ وَ اللَّیْلَۃ ص۸۲، کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۴)

○ مُصافحہ کرتے وقت اپنے مسلمان بھائی سے اِظہارِ محبّت اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نصیحت کرنا ثابت ہے (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃ ص۸۲، کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۴)

○ مُصافحہ کرتے وقت حمدِ الٰہی اور دُعاءِ مغفرت کرنی چاہیئے
(عَمَلُ الْیَوْمِ وَ اللَّیْلَۃ ص۸۱ ، کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۴)

○ مُصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو سینے پر رکھنا خِلافِ سُنّت اور بِدعت ہے

○ خاوند اپنی بیوی سے مُصافحہ کر سکتا ہے

○ مَردوں کی طرح مستورات بھی آپس میں مُصافحہ کر سکتی ہیں

○ کسی مَرد کا غیرمحرم عورت اور کسی عورت کا غیرمحرم مَرد کے ساتھ مُصافحہ کرنا حَرام ہے

○ مُصافحہ کے لیے کسی نماز کو خاص کرنا ثابت نہیں ہے (کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۱)

○ فرض نمازوں کے بعد خصُوصی طَور پر مقتدیوں کا اِمام کے ساتھ مُصافحہ کرنا ثابت نہیں ہے (کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۱)

○ بڑوں کا بچوّں سے اور بچوّں کا بڑوں سے مُصافحہ کرنا جائز ہے

○ دَورانِ مُصافحہ درود شریف پڑھنے کی حدیث ضعیف ہے
(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃ ص۸۱ ، کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۴)

○ دَورانِ مُصافحہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا الخ پڑھنے کی حدیث ضعیف ہے
(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃ ص۸۵ ، کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۴)

○ حسین وجمیل اَمرد سے مُصافحہ سے اِحتراز کرنا چاہیئے
(کتاب الاذکار ج ۲ ص۱۶۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5
مُعَانَقَہ کا معنٰی اور اس کا حُکمِ شرعی

○ مُعَانَقَہ : اَلْعُنُقُ وَالْعُنُقُ ، گلا۔ اَعْنَاقٌ جمع ہے ، عُنُقُ کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز کے اوّل حِصّہ کو کہتے ہیں ، اَلْعَنِیْقُ گردن ، بغلگیر ہونے والا ، عَانَقَہٗ مُعَانَقَۃً وَ عِنَاقًا ، بغلگیر ہونا ، گلے لگانا وغیرہ " (المنجد ص۶۸۶)

○ شرعی اور اصطلاحی طور پر مُعَانَقَہ سے مُراد : دو شخصوں کا آپس میں اس طرح بغلگیر ہونا کہ گردن اور سینہ آپس میں مِل جائے "

○ سَلام اور مُصافحہ کے بعد باہمی پیار و محبت کی اِنتہاءِ اظہار مُعَانَقَہ کرنا ہے ، یہ سُنّتِ مُستحبّہ ہے ، مگر اس شخص کے ساتھ جو دُور دراز سے سفر کرکے آئے یا پھر ایک عرصہ کے بعد ملاقات کرے "

○ بعض لوگ ہر ملاقات کے موقع پر سَلام کے ساتھ مُعَانَقَہ بھی کرتے ہیں ، سَلام کرنے کے ساتھ مُصافحہ تو سُنّت ہے لیکن ہر وقت مُعانقہ سُنّت نہیں ، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفر کرکے آنے والے سے مُعانقہ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ مندرجہ ذیل اَحادیث سے ثابت ہوتا ہے ،

○ حضرت ایّوب بن بُشَیر بن کعب العَدَوِیّ سے روایت ہے کہ عَنَزَہ قبیلہ کے ایک شخص نے (جس کا نام عبداللّٰہ تھا) حضرت ابو ذرّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پوچھا کہ کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاقات کے وقت تم سے مُصافحہ کیا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے جب بھی رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملاقات کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے مُصافحہ کیا، ایک روز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے بلا بھیجا میں گھر میں نہیں تھا (کہیں گیا ہُوا تھا) گھر آنے پر معلوم ہُوا تو میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہُوا وَهُوَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ فَالْتَزَمَنِیْ ، فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَ اَجْوَدَ ، اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم چارپائی پر تشریف فرما تھے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے مُعانقہ کیا سو یہ بہت اچھا مُعانقہ تھا"

(سنن ابو داؤد بَابٌ فِی الْمُعَانَقَةِ ، ج ۲ ص ۳۶۱ ، مشکوٰۃ ص ۴۰۲، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص ۵۰،)

○ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰی جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ ، فَالْتَزَمَهٗ وَ قَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ ،

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ،مشکوٰۃ ص ۴۰۲)

حضرت شعبیؒ سے روایت ہے کہ بلا شُبہہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت جعفرؓ بن ابی طالب سے ملاقات کی تو ان سے مُعانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں (پیشانی پر) بوسہ دیا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ جب ہم حبشہ سے مدینہ آئے تو میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ سے ملاقات کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نے مجھے گلے لگا لیا اور فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ مجھے خیبر کی فتح کی خوشی زیادہ ہے یا جعفرؓ کی آمد کی اور یہ واقعہ فتح خیبر کے موقع پر پیش آیا"۔

(شرح السُّنّۃ مشکوٰۃ ص۴۰۲)

○ حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فرماتی ہیں کہ جب زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میرے گھر میں تشریف فرما تھے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اپنی چادر مُبارک گھسیٹتے ہوئے فورًا ان کی طرف بڑھے اللہ کی قسم میں نے نہ تو اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد کبھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ایسی حالت میں دیکھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مُعانقہ کیا (گلے لگایا) اور بوسہ دیا"۔

(جامع ترمذی بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُعَانَقَةِ وَالْقُبْلَةِ ج۲ ص۱۰۲، مشکوٰۃ ص۴۰۲)

○ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا تَلَاقَوْا تَصَافَحُوْا، وَاِذَا قَدِمُوْا مِنْ سَفَرٍ تَعَانَقُوْا، رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ رُوَاتُهُ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الترغیب و الترھیب ج ۲ ص۴۳۳ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص۵۰)

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ جب آپس میں ملاقات کرتے تو (سَلام کے ساتھ) مُصافحَہ کرتے تھے ، اور جب کسی سفر سے آتے تو (سَلام اور مُصافحَہ کے ساتھ) مُعانَقَہ (بھی) کیا کرتے تھے "

خُلاصہٴ مَطلب: مندرجہ بالا اَحادِیث سے صاف طور پر واضح ہو گیا ہے کہ ○ سَلام اور مُصافحَہ کے بعد باہمی پیار و محبّت کی اِنتہاءٗ اِظہار مُعانَقَہ ہے ○ مُعانَقَہ کرنا سُنَّتِ مُستحَبَّہ ہے ○ ہر ملاقات کے وقت (سَلام اور مُصافحَہ کے ساتھ) مُعانَقَہ کرنا ثابِت نہیں ہے ○ کوئی شخص دُور دراز سے سفر کرکے آئے یا پھر کچھ عرصہ کے بعد ملے تو اس کے ساتھ (سَلام اور مُصافحَہ کرنے کے ساتھ) مُعانَقَہ کرنا مَسنُون ہے ، ○ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپس میں ملاقات کے وقت سَلام کے ساتھ مُصافحَہ کیا کرتے تھے اور سفر سے آنے والے سے مُعانَقَہ بھی کرتے تھے ، ○ عِیدَین اور جمعہ کے موقع پر دورانِ ملاقات ہر شخص سے مُعانَقَہ کرنا ثابت نہیں ، سَلام اور مُصافحَہ پر اکتفاء کرنی چاہیے ، جو شخص سفر سے آئے یا کچھ عرصہ کے بعد ملے تو اس کے ساتھ مُعانَقَہ بھی کرنا چاہیئے ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : دینِ اسلام ہمیں باہمی پیار و محبّت اور شفقت و مروّت کی حد تک تو مُعانقہ وغیرہ کرنے کی اِجازت دیتا ہے لیکن جب مُعاملہ جِنسی بے راہ رَوی اور شہوَت پرَستی تک پہنچ جائے تو ایسی صُورت میں اِس مُستحَب امر سے اِحتِراز ہی بہتر ہے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6

کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینے کا حکمِ شرعی اور اسکے احکام و مسائل!

اِس میں کوئی شک نہیں کہ شریعتِ اسلام نے جس قدر اس مسئلے کا اہتمام کے ساتھ ذکر فرمایا ہے اور اس کے احکام و مسائل وغیرہ مُفصّل طور پر بیان فرمائے ہیں اُتنا ہی آج کل مسلمان اس سے غافل ہو گئے ہیں ، اکثر پڑھے لکھے مسلمان گھرانے بھی نہ اس کو کوئی گناہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس پر عمل کرنے کی کوئی فکر کرتے ہیں اسلامی احکام میں سب سے پہلے سُستی اِسی حکم میں شروع ہُوئی ، بہر حال یہ مسئلہ (یعنی کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینی) قرآن مجید کا وہ واجبُ التعمیل حکم ہے کہ اس میں ذرا سی سُستی و کوتاہی بھی بہت بڑے فتنے کا سبب بن سکتی ہے[1] اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی اصلاح کیلئے

---

[1] ○ " شریعتِ الٰہی کسی بُرائی کو محض حرام کر دینے ، یا اسے جُرم قرار دے کر اس کی سزا مقرّر کر دینے پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ وہ اُن اسباب کا بھی خاتمہ کر دینے کی فکر کرتی ہے جو کسی شخص کو اس بُرائی میں مبتلا ہونے پر اکساتے ہوں یا اس کے لیے مواقع بہم پہنچاتے ہوں یا اس پر مجبور کر دیتے ہوں نیز شریعت جُرم کے ساتھ اسبابِ جُرم ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرکاتِ جُرم اور رسائلِ و ذرائعِ جُرم پر بھی پابندیاں لگاتی ہے تاکہ آدمی کو اصل جُرم کی عین سرحد پر پہنچنے سے پہلے کافی فاصلے ہی پر روک دیا جائے وُہ اسے پسند نہیں کرتی کہ لوگ ہر وقت جُرم کی سرحدوں پر ٹہلتے رہیں اور روز پکڑے جائیں اور سزائیں پایا کریں وُہ صرف محتسب ہی نہیں ہے بلکہ ہمدرد مُصلح اور مددگار بھی ہے اس لیے وُہ تمام تعلیمی، اخلاقی اور معاشرتی تدابیر اس غرض کے لیے اِستعمال کرتی ہے کہ لوگوں کو بُرائیوں سے بچنے میں مدد دی جائے۔"

چونکہ زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب کا یہ رواج تھا کہ وُہ اجازت لیے بغیر، بے تکلف ایک دوسرے کے گھر میں گھُس جاتے تھے اور بسا اوقات گھر والوں پر اور ان کی عورتوں پر نادیدنی حالت میں نگاہیں پڑ جاتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اِصلاح کے لیے یہ اصُول مقرر کیا کہ کوئی شخص کسی کے گھر میں اجازت لیے بغیر داخل نہ ہُوا کرے۔"

○ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو جو اس کے رہنے کی جگہ عطا فرمائی ہے خواہ مالکانہ ہو یا کرایہ وغیرہ پر بہرحال اس کا گھر اس کا مَسکن ہے اور مَسکن کی اصل غرض سکُون و رَاحت ہے قرآنِ عزیز نے جہاں اپنی اس نعمتِ گرانمایہ کا ذکر فرمایا ہے اس میں بھی اس طرف اشارہ ہے فرمایا جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا، یعنی اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے گھروں سے تمہارے لیے سکون و راحت کا سامان دیا اور یہ سکون و راحت جبھی باقی رہ سکتی ہے کہ انسان دوسرے شخص کی مداخلت کے بغیر اپنے گھر میں اپنی ضرورت کے مطابق آزادی سے کام اور آرام کر سکے اس کی آزادی میں خلل ڈالنا گھر کی اصل مصلحت کو فوت کرنا ہے جو بڑی ایذاء و تکلیف ہے اسلام نے کسی کو بھی ناحق تکلیف پہنچانا حرام قرار دیا ہے استیذان کے احکام میں ایک بڑی مصلحت لوگوں کی آزادی میں خلل ڈالنے اور اُن کی ایذاء رسانی سے بچنا ہے جو ہر شریف انسان کا عقلی فریضہ بھی ہے۔

○ بعض اوقات اپنے گھر کی تنہائی میں انسان کوئی ایسا کام کر رہا ہوتا ہے جس پر دوسروں کو اطلاع کرنا مناسب نہیں سمجھتا اگر کوئی شخص بغیر اجازت گھر میں آجائے تو وہ جس چیز کو دوسروں سے پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا اس پر مطلع ہو جائے گا کسی کے پوشیدہ راز کو زبردستی معلوم کرنے کی فکر بھی گناہ اور دوسروں کے لیے موجبِ ایذاء ہے۔

○ کوئی شخص کسی کی ملاقات کے لیے اس کے پاس جاتا ہے کہ جب وہ اجازت لے کر شائستہ انسان کی طرح ملے گا تو مخاطب بھی اس کی بات قدر و منزلت سے سُنے گا اور اگر اس کی کوئی حاجت ہے تو اس کے پورا کرنے کا داعیہ اس کے دِل میں پیدا ہوگا بخلاف اس کے کہ وحشیانہ طرز سے کسی شخص پر بغیر اس کی اجازت کے مسلط ہو گیا تو مخاطب اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اصول مقرر فرمایا ہے ، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ (سورۃ النور : ۲۷)

یعنی اے ایمان والو ! تم اپنے گھروں کے سوا پرائے گھروں میں مت داخل ہوا کرو یہاں تک کہ تم وہاں کے رہنے والوں سے اجازت لے لو اور سلام کر لو ، یہ (اجازت لینا اور سلام کرکے گھر میں داخل ہونا) تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو "

فائدہ جلیلہ :

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے گھر والوں سے اجازت لینی اور انہیں سلام کرنا بڑا ضروری حکم ہے اس کے بغیر کسی کے گھر میں داخل ہونا بالکل ممنوع اور حرام ہے ، اور یہ معاملہ صرف پرائے گھروں میں داخل ہونے سے متعلق ہی نہیں بلکہ تمہارے اپنے گھروں کو بھی شامل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

ایک بلائے ناگہانی سمجھ کر دفع الوقتی سے کام لے گا خیر خواہی کا داعیہ اگر ہوا بھی تو مضمحل ہو جائے گا اور اس کو ایذاء علم کا گناہ الگ ہو گا " (ماخوذ تفہیم القرآن و معارف القرآن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ (سُوْرَةُ النُّوْر : ۶۱)

یعنی پھر جب تم اپنے گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے گھر میں موجود لوگوں پر سلام کرو یہ ایک اچھی ، بابرکت اور پاکیزہ دُعاء ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (اس کا حکم دیا گیا ہے) اس طرح اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے نشانیاں تاکہ تم سمجھ لو "۔

○ حضرت عطاءؒ بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں سے بھی اجازت لے کر گھر میں داخل ہوا کروں ؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا : ہاں ، اس شخص نے کہا کہ میں اپنی ماں کے ساتھ اسی گھر میں رہتا ہوں ، آپ صَلَّی اللّٰہُ

لـه مفسّرین کرامؒ نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ "جب تم گھروں میں داخل ہُوا کرو تو وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرو اور جب تم ایسے گھروں میں داخل ہونے لگو جو خالی ہیں تو پھر سلام اس طرح کہا کرو : اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِیْنَ ، جیسا کہ حضرت عبداللّٰہ بن عمر اور حضرت عبداللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ عنھم اور حضرت مجاہدؒ اور حضرت قتادہؒ تابعین عظام وغیرھما سے بھی مروی و منقول ہے "

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اجازت مانگو ، اس شخص نے کہا میں اپنی ماں کا خادم ہوں ، آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اجازت مانگو ، کیا تم اپنی ماں کو برہنہ دیکھنا پسند کرتے ہو ؟ اس نے کہا نہیں ، آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تو پھر اجازت لے کر گھر میں داخل ہوا کرو ‘‘

(رَوَاهُ مَالِك ، مشكوٰة ص۴۰۱ ، جامعُ البيان فى تفسير القرآن ج ۱۸ ص۸۸)

○ حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم (اپنے گھروں میں داخل ہونے سے قبل) اپنی ماؤں اور بہنوں سے بھی ضرور اجازت لے لیا کرو ‘‘ (تفسير القرآن العظيم ج ۳ ص۲۸۰)

○ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر میں میرے پاس تشریف لاتے تو کھنکھار کر آتے ، کبھی بلند آواز سے دروازے کے باہر کسی سے باتیں کرنے لگتے تاکہ گھر والوں کو آپ کے آنے کی اطلاع ہو جائے ‘‘

(جامع البيان فى تفسير القرآن العظيم ج ۱۸ ص۸۷ ، تفسير القرآن العظيم ج۳ ص۲۸۰)

اس سے بالکل واضح ہو گیا کہ پرائے گھروں کی طرح اپنے گھروں میں بھی اجازت لے کر اور سلام کر کے داخل ہونا چاہیے[۸] ورنہ

(فتح البارى شرح صحيح البخارى ج ۱۱ ص۱۱ ، الادب المفرد ص۱۶۲ ، تفسير القرآن العظيم ج ۳ ص۳۰۵ و ص۳۰۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کے علاوہ کئی طرح کے فتنے پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

ے یہی ہی غم کی ترجمان فطرت بے زباں نہ ہو
مجھ کو وہ داستاں سُنا جو میری داستاں نہ ہو

اجازت لینے کا مسنون طریقہ

مندرجہ بالا آیتِ مُبارکہ میں کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینے کا جو طریقہ تبلایا گیا ہے وُہ یہ ہے کہ : اے ایمان والو ! تم اپنے گھروں کے سوا پرائے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ط یہاں تک کہ تم وہاں کے رہنے والوں سے اجازت لے لو اور انہیں سلام کر لو یعنی تم کسی کے گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہُوا کرو جب تک دو کام نہ کر لو، پہلا کام اجازت حاصل کرنا اور دوسرا کام گھر والوں کو سلام کرنا۔

ھ مذکورہ بالا تینوں روایات سے واضح ہوگیا کہ آیت یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ الخ میں جو غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ آیا ہے اس میں بُیُوْتِكُمْ سے مُراد وُہ بُیُوت اور گھر ہیں جن میں اِنسان تنہا خود ہی رہتا ہو، اس کے والدین، بہن بھائی بیوی بچّے وغیرہ اس میں نہ ہوں۔

ھ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا کا لفظی ترجمہ ہے " یہاں تک کہ تم اُنس حاصِل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ اس کا مفہوم بعض مفسّرین کرامؒ نے تو یہ لیا ہے کہ پہلے اجازت حاصل کرو اور جب گھر میں جاؤ تو سلام کرو. اس مفہوم کے اعتبار سے آیت میں کوئی تقدیم وتاخیر نہیں ، پہلے اجازت لی جائے جب اجازت مل جائے اور گھر میں چلے جائیں تو سلام کریں ، اور علماء مفسّرینؒ نے اس میں یہ تفصیل بھی کی ہے کہ اگر اجازت لینے سے پہلے گھر کے کسی شخص پر نظر پڑ جائے تو پہلے سلام کریں ، پھر اجازت طلب کریں ورنہ پہلے اجازت لے لیں. اور جب گھر میں داخل ہوں تو سلام کریں ،

○ مگر عام روایاتِ حدیث سے جو طریقہ مسنون معلوم ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ پہلے باہر سے سلام کریں اس کے بعد اپنا نام لے کر کہے کہ فلاں

کر لو ،، اس لیے اس میں نہ صِرف اِجازت حاصل کرنے کا مفہوم بھی شامل ہے بلکہ یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ تم معلوم کر لو کہ گھر میں کوئی ہے بھی یا نہیں ـــــ اور اگر ہے تو اسے تمہارا آنا ناگوار تو نہیں ہے ؟ اس طرح تَسْتَأْنِسُوْا کا مُرادی معنٰی یہ ہُوا کہ " تم اجازت حاصِل کر لو" حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عبداللہ بن عبّاس اور حضرت اُبَیّ بن کعب رَضِیَ اللہُ عَنْهُمْ وغیرہم سے ایک قرأت میں تَسْتَأْنِسُوْا کی جگہ لفظ تَسْتَأْذِنُوْا بھی آیا ہے (جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۱۸ صـ۸۷، تفسیر القرآن العظیم ج ۳ صـ۲۷۹) اور حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما نے تو تَسْتَأْنِسُوْا کو کاتب کی خطا قرار دیا ہے ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص ملنا چاہتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے ،

○ حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دودھ اور ہرنی کا ایک بچہ اور ککڑیاں دے کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس بھیجا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس وقت وادیٔ مکہ کے بالائی حصہ میں تشریف رکھتے تھے (حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ چیزیں لے کر اجازت لیے بغیر اور سلام کہے بغیر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا : اِرْجِعْ فَقُلْ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَ اَدْخُلُ ؛ وَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ ،، واپس چلے جاؤ اور اس طرح کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ، کیا میں اندر آسکتا ہوں ؟ یہ واقعہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد کا ہے ، امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ،،

(ابو داؤد ج ۲ صـ۳۵۶ ، جامع ترمذی ج ۲ صـ۱۰۰ ، بَابُ التَّسْلِیْمِ قَبْلَ الْاِسْتِیْذَانِ وَاللَّفْظُ لَہٗ ، مسند احمد ج ۳ صـ۴۱۴ ، مشکوٰۃ صـ۴۰۱ ، تفسیر القرآن العظیم ج ۳ صـ۲۸۰)

(فَافْهَمْ وَ تَدَبَّرْ) اور ایک دوسری روایت میں اِسْتِئْنَاس کا معنی اِسْتِئْذَان کیا ہے (جامع البیان ج ۱۸ صـ۸۷ ، تفسیر القرآن العظیم ج ۳ صـ۲۷۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عَامِرٍ اَنَّهٗ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ فِیْ بَيْتِهٖ فَقَالَ : أَ اَلِجُ ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ : اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَّهٗ قُلْ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَ اَدْخُلُ ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، أَ اَدْخُلُ ؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَخَلَ »

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۳۵۶ ، بَابٌ فِی الْاِسْتِئْذَانِ ، فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۱۱ ص ۱ ، تفسیر القرآن العظیم ج ۳ ص ۲۸۰)

یعنی حضرت رِبْعِی بن حراش تابعیؒ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو عامر کے ایک شخص نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے حاضری کی اجازت مانگی اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اس وقت اپنے گھر میں تھے اس شخص نے عرض کیا کیا میں اندر گھس آؤں؟ تو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اپنے خادم سے فرمایا کہ اس شخص کے پاس جا کر اسے اجازت لینے کا طریقہ بتاؤ ، اس سے کہو کہ وہ یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، کیا میں اندر آ سکتا ہوں ؟ تو اس شخص نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم کا یہ فرمان سُن لیا سو اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آ سکتا ہوں ؟ تو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اندر آنے کی اجازت دے دی تو وہ حاضرِ خدمت ہوگیا "۔

○ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ ،

(رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مشکوٰۃ ص۴۰۰ بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ)

یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ : جو شخص اجازت لینے سے پہلے سلام نہ کرے ، اسے اجازت نہ دو "۔

○ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فِیْمَنْ یَسْتَاْذِنُ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ ، قَالَ : لَا یُؤْذَنُ لَہٗ حَتّٰی یَبْدَأَ بِالسَّلَامِ ،

(الادب المفرد ، بَابُ الْاِسْتِئْذَانِ غَیْرًا لِّسَّلَامِ ص۲۷۴)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس شخص کے بارے میں کہ جو سلام کرنے سے پہلے اجازت مانگتا ہے ، (تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) فرمایا کہ : نہیں اجازت اس شخص کے لیے یہاں تک کہ اجازت سے پہلے سلام کرے "۔

○ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَھُمْ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ : اِذَا دَخَلَ وَلَمْ یَقُلْ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ، فَقُلْ : لَا ، حَتّٰی یَاْتِیَ بِالْمِفْتَاحِ السَّلَامِ "۔ (الادب المفرد ص۲۷۵)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے بغیر کسی کے گھر میں داخل ہونے لگے تو اسے اجازت نہ دو "۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ حضرت اُمِّ ایاس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم چار عورتیں حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس گئیں، اور ان کے گھر میں داخل ہونے کی اِجازت طلب کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا تم میں جو اِجازت حاصِل کرنے کا (مَسْنُون) طریقہ جانتی ہو اسے کہو کہ وُہ اِجازت لے تو ایک عورت نے پہلے سلام کیا پھر اجازت مانگی تو حضرت عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی پھر یہ آیت پڑھ کر سُنائی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ط الآیۃ (یعنی اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے سوا پرائے گھروں میں داخِل مت ہُوا کرو یہاں تک کہ تم وہاں کے رہنے والوں کو سلام کرکے ان سے اِجازت لے لو)

(تفسیر ابن ابی حاتمؒ بحوالہ تفسیر القرآن العظیم ج ۳ ص ۲۸۰)

○ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ لَّہٗ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیَدْخُلُ عُمَرُ ؟"

(سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۳۶۰)

یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وُہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنے حُجرہ میں تھے تو انہوں نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کیا عمر اندر آسکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو اجازت کے لیے یہ الفاظ فرمائے : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُاللهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ، الحدیث

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۱ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص ۲۲)

خلاصۂ مطلب اور دیگر احکام و مسائل :

سطورِ بالا میں مذکورہ آیاتِ طیبات اور احادیث سے یہ بالکل واضح ہو گیا ہے کہ ○ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے گھر والوں سے اجازت لینی لازمی اور ضروری حکم ہے ، اس کے بغیر کسی کے گھر میں داخل ہونا بالکل ممنوع اور حرام ہے ، ○ اور یہ معاملہ صرف پرائے گھروں میں داخل ہونے سے متعلق ہی نہیں بلکہ اپنے گھروں کو بھی شامل ہے ○ اور اجازت لینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے گھر

ف ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ محولہ بالا آیتِ مبارکہ ...... حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا...... (میں جو سلام کرنے کا ارشاد ہے ، یہ سلامِ استیذان ہے جو اجازت حاصل کرنے کے باہر سے کیا جاتا ہے تاکہ اندر جو شخص ہے وہ متوجہ ہو جائے اور جو الفاظ اجازت طلب کرنے کے لیے کہے گئے ہیں وہ سن لے گھر میں داخل ہونے کے وقت حسبِ معمول دوبارہ سلام کر سکتا ہے نیز اس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کو سلام کریں اور پھر اپنا نام بتا کر گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کریں ○ اگر اجازت مل جائے تو اندر چلے جائیں اور اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ آئیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہی ارشاد ہے...... وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى

میں واؤ عاطفہ کا حکم بالکل وہی ہے جو...... وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ○ (سورۃ آل عمران : ۴۳) میں وارد شدہ واؤ عاطفہ کا ہے، یعنی واؤ عاطفہ ترتیب کے لیے نہیں ہے اس میں تقدیم و تاخیر ممکن ہے" بلکہ امام ابوحنیفہؒ کے اُستاد امام ابراھیم نخعیؒ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں تو مذکورہ آیت...... حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا وَ تَسْتَاْذِنُوْا.... الفاظ سے ہے"

(تفسیر القرآن العظیم ج ۳ صـ۲۸۰، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ صـ۷، تفسیر مظہری ج ۶ صـ۳۱۸)

اور اسی طرح مفسرِ قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی و منقول ہے جسے امام ابوجعفر محمدؒ بن جریرؒ طبری المتوفیٰ ۳۱۰ھ نے اختیار فرمایا ہے"

(تفسیر القرآن العظیم ج ۳ صـ۲۸۰، جامع البیان فی تفسیر القرآن ج ۱۸ صـ۸۷، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ صـ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○ (سُوْرَةُ النُّوْر : ۲۸)
یعنی اور اگر اجازت طلب کرنے کے وقت تم سے یہ کہہ دیا جائے کہ اس وقت لوٹ جاؤ تو تم لوٹ آیا کرو یہی بات تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی خبر ہے۔ ○ اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو پھر بھی بغیر اجازت گھر میں داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ (سُوْرَةُ النُّوْر : ۲۸)

○ یہ بھی واضح ہو گیا کہ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینی جس طرح مردوں کے لیے ضروری حکم ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ضروری ہے کیونکہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ آیت میں بظاہر خطاب تو مردوں کے لیے ہے مگر عورتیں بھی اس حکم میں شامل ہیں جیسا کہ عام احکامِ قرآنیہ اسی طرح مردوں کو مخاطب کرکے آتے ہیں اور عورتیں بھی اس میں شامل ہوتی ہیں بجز مخصوص مسائل کے جن کی خصوصیت مردوں کے ساتھ بیان کر دی جاتی ہے چنانچہ نساءِ صحابہ رض کا بھی یہی معمول تھا جیسا کہ روایتِ اُمِّ ایاس رض میں گزر چکا ہے، اور اس کے علاوہ صحیح بخاری ج ۱ صـ ۱۹۷، ج ۲ صـ ۵۹۵، صحیح مسلم ج ۲ صـ ۲۸۵

ے
اِن مسائل میں ہے کچھ ژرفِ نگاہی درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وارد شدہ احادیث میں مذکور ہے کہ نساءِ صحابہ رضؓ کو دوسرے گھروں میں داخل ہونے کی اجازت لینا ضروری ہے بلکہ بیٹی کو اپنے باپ کے گھر میں اجازت لے کر داخل ہونا چاہیئے اور بیوی کو اپنے شوہر کے مکان میں جہاں دوسری بیوی رہتی ہو بغیر اجازت داخل نہیں ہونا چاہیئے "

○ اسی آیت کے عموم سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی دوسرے شخص کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینے کا حکم عام ہے جو کہ مرد، عورت، محرم اور غیر محرم سب کو شامل ہے، عورت کسی عورت کے پاس جائے یا مرد کسی مرد کے پاس جائے، سب کو اجازت لینی واجب اور ضروری ہے، اسی طرح ایک شخص اگر اپنی ماں اور بہن یا دوسری محرم عورتوں کے پاس جائے تو بھی اجازت لینی ضروری ہے، جیسا کہ اوپر باحوالہ گزر چکا ہے،

○ تین مرتبہ اجازت لینی سُنّت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دروازہ پر دستک دیں یا دروازہ پر لگی ہوئی گھنٹی بجائیں اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں، اندر سے جواب آئے "کون ہے؟" تو اپنا نام بتا کر اجازت طلب کریں اگر پہلی یا دوسری یا تیسری مرتبہ بھی دروازہ پر دستک دینے یا گھنٹی بجا کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے اندر سے کوئی جواب نہیں ملتا تو واپس لوٹ جانا چاہیئے،

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۳، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۱، جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۸، سُنن ابو داؤد ج ۲ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸، مشکوٰۃ ص ۴۰۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○ کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت لیتے وقت دروازے کے بالکل سامنے کھڑا ہونا، یا دروازے اور کھڑکی وغیرہ کے راستے اندر جھانکنا سخت ممنوع اور حرام ہے جیسا کہ احادیث میں ہے:

○ حضرت ھُزَیل رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھر دروازے کے بالکل سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنے لگے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اس طرح دروازے کے بالکل سامنے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے کیوں کہ اجازت لینا اسی واسطے لازم ہے کہ یکایک گھر کے لوگوں پر نظر نہ پڑے"۔ (سنن ابو داؤد ج ۲ ص۳۵۷)

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کے گھر میں بغیر اجازت لیے جھانکے تو گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس کا بدلہ نہ لیا جائے گا۔
(بخاری ج ۲ ص۱۰۲۰، مسلم ج ۲ ص۲۱۲، سنن ابوداؤد ج ۲ ص۳۵۶ وَاللَّفْظُ لَہٗ)

○ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، ایک شخص نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھر میں جھانکا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کی طرف نیزہ پھینکا تو وہ شخص پیچھے ہٹ گیا۔
(بخاری ج ۲ ص۱۰۲۰، مسلم ج ۲ ص۲۱۲، سنن ابوداؤد ج ۲ ص۳۵۶، جامع ترمذی ج ۲ ص۱۰۰)

○ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس شخص نے اجازت لیے بغیر کسی کے گھر میں پردہ اٹھا کر جھانکا اور گھر والوں کو دیکھا تو وہ اس حد کو پہنچا جو اس کے لیے جائز نہیں اور اگر اندر جھانکتے وقت سامنے سے کوئی اس کی آنکھیں پھوڑ دیتا تو میں اس پر کچھ غیرت نہ کھاتا اور اگر کوئی بے پردہ دروازے کے سامنے سے گزرے اور گھر کی طرف اس کی نظر پڑ جائے تو اس کا گناہ نہیں بلکہ گناہ گھر والوں کا ہے"۔

(جامع ترمذی ج ۲ صـ۱۰۰)

○ غیر آباد گھر یا مکان میں اگر کسی شخص کا کوئی سامان وغیرہ ہو تو وہ اس میں بغیر اجازت داخل ہو سکتا ہے۔ (سُورۃُ النُّور: ۲۹)

○ تین اوقات میں لونڈیوں، غلاموں اور نابالغ بچوں کو بھی اجازت لینی چاہیئے، نمازِ فجر سے پہلے، دوپہر کے وقت جب قیلولہ کیا جاتا ہے اور نمازِ عشاء کے بعد، (سُورۃُ النُّور: ۵۸)

○ بعض لوگ دروازے پر دستک دے کر یا گھنٹی بجا کر اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں تو اندر سے جب آواز آتی ہے: کون ہے؟ تو جواب میں کہہ دیتے ہیں کہ: "میں ہوں" سو یہ طریقہ خلافِ سُنّت ہے ـــــ خطیب بغدادیؒ نے اپنی جامع میں علیؒ بن عاصمؒ واسطی سے نقل کیا ہے کہ وہ بصرہ گئے تو حضرت مُغیرہ بن شُعبہ رضؓ کی ملاقات کو حاضر ہوئے دروازہ پر دستک دی، حضرت مُغیرہ رضؓ نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ تو جواب دیا "اَنَا" (یعنی میں ہوں) تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مُغیرہ رض نے فرمایا کہ میرے دوستوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کا نام اَنَا ہو پھر باہر تشریف لائے اور ان کو حدیث سُنائی کہ ایک روز حضرت جابِر رض بن عبداللہ رض نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت لینے کے لیے دروازے پر دستک دی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اندر سے پوچھا: "کون صاحب ہیں ؟" تو جابِر رض نے یہی لفظ کہہ دیا" اَنَا" یعنی میں ہوں، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے زجر وتنبیہہ کے طور پر فرمایا: اَنَا، اَنَا، یعنی اَنَا اَنَا کہنے سے کیا حاصِل اس سے کوئی پہچانا نہیں جاتا،، (صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۲۳، صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۱۱)

○ اس سے بھی زیادہ بُرا یہ طریقہ ہے جو کہ آج کل بہت سے پڑھے لکھے لوگ بھی اِستعمال کرتے ہیں کہ جب دروازہ پر دستک دی یا گھنٹی بجائی تو اندر سے پُوچھا گیا کہ کون ہے ؟ تو خاموش کھڑے ہیں کوئی جواب ہی نہیں دیتے یہ مخاطب کو تشویش میں ڈالنے اور ایذا پہنچانے کا بدترین طریقہ ہے جس سے اِجازت لینے کی مصلحت ہی فوت ہو جاتی ہے،

○ بعض لوگ دروازے پر دستک اتنی زور سے دیتے ہیں یا گھنٹی کو لگا تار بجاتے رہتے ہیں جس سے گھر والا گھبرا اُٹھتا ہے، سو ایسا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ دروازے پر دستک متوسط انداز سے دینی چاہیئے یا گھنٹی تھوڑے وقفہ کے بعد بجانی چاہیئے جس سے اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک آواز تو چلی جائے لیکن کوئی سختی ظاہر نہ ہو،

○ اگر شوہر گھر پر موجود نہ ہو تو اس کی بیوی کے پاس غیر محرم مرد تنہا داخل نہ ہو ـــ اگر دو یا ایک مرد ساتھ موجود ہوں تو داخل ہو سکتا ہے (صحیح مسلم شریف کتابُ السَّلَامِ بَابُ تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ اِلَيْهَا)

○ جس شخص کو کسی نے بلایا ہے اگر وہ اس کے قاصد کے ساتھ ہی آگیا تو اب اس کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں قاصد کا آنا ہی اجازت ہے ـــ ہاں اگر اس وقت نہ آیا کچھ دیر کے بعد پہنچا تو اجازت لینا ضروری ہے جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ یعنی جو آدمی بلایا جائے اور وہ قاصد کے ساتھ ہی آجائے تو یہی اس کے اندر آنے کی اجازت ہے، (سنن ابوداؤد تفسیر مظہری ج ۶ صـ۳۱۹)

○ جن مکانوں میں داخل ہونا آیاتِ مذکورہ میں بغیر اجازت کے ممنوع قرار دیا ہے یہ عام حالات میں ہے اگر اتفاقًا کوئی حادثہ آگ لگنے یا مکان منہدم ہونے کا پیش آجائے تو اجازت لیے بغیر اس میں جا سکتے ہیں، اور امداد کے لیے جانا چاہیئے،

(تفسیر مظہری ج ۶ صـ۳۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ جلیلہ :

سطورِ بالا میں یہ بالکل واضح ہو چکا ہے کہ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت لینے کے احکامِ شرعیہ کا اصل مقصد دوسرے لوگوں کی ایذا رسانی سے بچنا اور حُسنِ مُعاشرت کے آداب سکھانا ہے تو اشتراکِ علّت سے مسائلِ ذیل کا حُکم بھی معلوم ہو گیا۔

○ کسی شخص کو ایسے وقت ٹیلیفون پر مخاطب کرنا جو عادۃً اس کے سونے یا دُوسری ضروریات میں یا نماز میں مشغول ہونے کا وقت ہو بلا ضرورتِ شدیدہ جائز نہیں کیوں کہ اس میں بھی وہی ایذا رسانی ہے جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہونے اور اس کی آزادی میں خلل ڈالنے سے ہوتی ہے۔

○ جس شخص سے ٹیلیفون پر بات چیت اکثر کرنا ہو تو مناسب یہ ہے کہ اس سے دریافت کر لیا جائے کہ آپ کو ٹیلیفون پر بات کرنے میں کس وقت سہولت ہوتی ہے پھر اس کی پابندی کی جائے

○ ٹیلیفون پر اگر کوئی طویل بات کرنا ہو تو پہلے مخاطب سے دریافت کر لیا جائے کہ آپ کو ذرا سی فُرصت ہو تو میں اپنی بات عرض کروں کیوں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے پر ہر آدمی طبعًا مجبور ہوتا ہے کہ فورًا معلوم کرے کہ کون کیا کہنا چاہتا ہے اور اس ضرورت سے وُہ کسی بھی حال میں اور اپنے ضروری کام میں ہو تو اس کو چھوڑ کر ٹیلیفون اٹھاتا ہے کوئی بے رحم آدمی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت لمبی بات کرنے لگے تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے،

○ بعض لوگ ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی رہتی ہے اور کوئی پروا نہیں کرتے نہ پوچھتے ہیں کہ کون ہے؟ کیا کہنا چاہتا ہے؟ یہ اسلامی اخلاق کے خلاف اور بات کرنے والے کی حق تلفی ہے جیسے حدیث میں آیا ہے: " إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا "، یعنی جو شخص آپ کی ملاقات کو آئے اس کا تم پر حق ہے کہ اس سے بات کرو اور بلا عذر اس کے ملنے سے انکار نہ کرو اسی طرح جو آدمی ٹیلیفون پر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے اس کا حق ہے کہ آپ اس کو جواب دیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7
قیامِ تعظیم کی شرعی حیثیت

ہمارے انگریزی سکولوں وغیرہ میں اکثر یہ رواج پایا جاتا ہے کہ جب کوئی ٹیچر کلاس رُوم میں داخل ہوتا ہے تو کلاس کا مانیٹر (MONITOR) کلاس سٹینڈ (CLASS-STAND) کہتا ہے تو ساری کلاس اٹین شین (ATTENTION) کھڑی ہو جاتی ہے ٹیچر اپنی کُرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور جب تک وُہ کلاس سِٹ (CLASS SIT) نہیں کہتا کلاس کھڑی رہتی ہے گویا کہ ٹیچر کی آمد پر پُوری کلاس قیامِ تعظیم کرتی ہے، ــــــ اور جو شاگرد اس کی پابندی نہ کرے یعنی ٹیچر کی آمد پر تعظیماً کھڑا نہ ہو ــــــ یا اپنی مرضی سے جلدی بیٹھ جائے ــــــ یا دیر سے کھڑا ہو، تو وُہ اُستاد کا نافرمان، بے اَدب باغی اور مستحقِ سزا سمجھا جاتا ہے،

اور اِسی طرح جب سکول میں اسمبلی (ASSEMBLY) ہوتی ہے تو قومی ترانہ (پاک سرزمین شاد بادالخ) پڑھا جاتا ہے تو سکول کا سارا عملہ جس میں اَساتذہ اور شاگرد سبھی شامل ہوتے ہیں اٹین شین (ATTEN-TION) کھڑے ہو کر قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (سورۃ البقرہ: ۲۳۸) کا منظر پیش کرتے ہیں اور یہ سب کچھ باقاعدہ طور پر آرڈی نینس (ORDINANCE) کے ذریعے کرایا جاتا ہے، سو واضح ہو کہ مذکورہ دونوں قیام بالکل غیر اسلامی ہیں اور قطعاً بِدعت پر مبنی ہیں قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید اور حدیث شریف یا سلف صالحین کے عمل سے اس کی مثال ملنی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے لہٰذا اس سے احتراز کرنا لازم و ضروری ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ، یعنی جس شخص نے ہمارے اَمر میں کوئی نئی چیز نکالی جو اس میں (پہلے سے) نہیں ہے تو وہ نئی چیز نامقبول و مُسترد کردی جائے گی۔"

(صحیح بخاری ج ۱ ص۳۷۱، صحیح مسلم ج ۲ ص۷۷، مشکوٰۃ المصابیح ج ۱ ص۲۷)

دوسری روایت میں ہے: مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ، یعنی رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا اَمر (قول یا فعل وغیرہ) نہیں ہے تو وہ عمل مَردُود ہے" (صحیح بخاری ج ۲ ص۱۰۹۲، صحیح مسلم ج ۲ ص۷۷)

اور تیسری روایت میں ہے مَنْ صَنَعَ اَمْرًا عَلٰى غَيْرِ اَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ، جس شخص نے کوئی ایسا کام نکالا جو ہمارے اَمر کے علاوہ ہو پس وہ مُسترد کر دیا جائے گا (سُنَنِ ابوداؤد ج ۲ ص۲۷۶)

فائدہ جلیلہ: مندرجہ بالا تینوں رواياتِ صحیحہ وصریحہ میں لفظ اَمْرُنَا وارد ہوا ہے اس کے معنی حُکم کے بھی ہیں اور فعل کے بھی جب اَمر کے معنی حُکم کے ہوتے ہیں تو اس کی جمع اَوَامِر ہوتی ہے اور جب اَمر کے معنی فعل (کام) کے ہوتے ہیں تو اس کی جمع اُمُور ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اِرشادِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے کوئی ایسا (عقیدہ بنا لیا یا) عمل کیا جس کی تائید میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کا حُکم یا فعل نہ ہو تو وُہ عقیدہ اور عمل بالکل باطِل و مَردُود ٹھہرے گا۔

اس لحاظ سے بھی کلاس سٹینڈ والا قیام اور قومی ترانہ کے احترام میں کھڑا ہونا وغیرہ بالکل غیر اِسلامی اور قطعاً بِدعت پر مبنی ہونے کی وجہ سے باطِل اور مَردُود ٹھہرا۔

؎ اِن مَسائِل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار
یہ حَقائِق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں

کِسی شخص کی آمد پر تعظیماً کھڑے ہونا مَمنُوع اور حَرام کیوں ہے؟

○ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَقَالَ: مُعَاوِیَۃُ لِابْنِ عَامِرٍ: اِجْلِسْ: فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّمْثُلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

(سنن ابوداؤد ج ۲ ص۳۶۳ بَابٌ فِیْ قِیَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اِلٰی یُعَظِّمُہٗ بِذٰلِكَ وَاللَّفْظُ لَہٗ، مسند احمد ج ۴ ص۹۳، ۱۰۰، اخبار اصبہان ج ۱ ص۲۱۹، مشکل الآثار ج ۲ ص۴۰، الادب المفرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقم ۹۷۷ بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ تَعْظِيمًا ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ صـ ۴۲)

یعنی حضرت ابو مجلز (لاحق بن حُمید) سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ، اِبنِ زبیر اور اِبنِ عامر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف فرما ہوئے تو اِبنِ عامر رضی اللہ عنہ تو کھڑے ہوگئے اور اِبنِ زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اِبنِ عامر رضی اللہ عنہ سے کہا بیٹھ جا کیوں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص پسند کرے اس بات کو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے ،،

○ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِيْنَ رَأَوْهُ فَقَالَ : اِجْلِسَا : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ »

(جامع ترمذی ج ۲ صـ ۱۰۳ بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ صـ ۴۲)

حضرت ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو عبداللہ بن زبیر اور اِبنِ صفوان رضی اللہ عنہما ان کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹھ جاؤ کیوں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جسے یہ بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند ہو کہ لوگ اس کے لیے بُت کی طرح کھڑے ہوں تو وُہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے»

○ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاَنَّهُمْ عَظَّمُوْا مُلُوْكَهُمْ بِاَنْ قَامُوْا وَ قَعَدُوْا»

(المعجم الاوسط للطبرانی رقم ۶۶۷۶ ، مجمع الزوائد ج ۸ صـ۴۰ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ صـ۴۳)

یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ صرف اپنے بادشاہوں کی مجلس میں قیام تعظیم کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے»

ایک غلط فہمی اور اسکا اِزالہ:

بعض بدعت پسند علماء کا کہنا ہے کہ مندرجہ بالا احادیث میں تو صرف اُس شخص کے لیے وعیدِ شدید وارد ہوئی ہے جو شخص خود اپنے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لیے تعظیماً کھڑے ہوں ـــــ کھڑا ہونے والے کا تو کوئی گناہ نہیں ہے ـــــ اور جو اپنے لیے لوگوں کا تعظیماً کھڑے ہونا پسند نہیں کرتا اس کے لیے کھڑا ہونا بھی منع نہیں ہے وغیرہ وغیرہ

سو واضح ہو کہ جس شخص کی تعظیم کے لیے لوگ کھڑے ہوتے ہیں وُہ شخص دو باتوں سے خالی نہیں ہوگا یا تو وُہ اپنی تعظیم کے لیے لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرے گا یا پھر نا پسند کرے گا اور اگر وُہ پسند کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو لازمی طور پر مذکورہ احادیث میں وارد شدہ " فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ » کی وعیدِ شدید کا مصداق ٹھہرے گا ،

اور جو لوگ اس شخص کی اس متکبرانہ خواہش کو پورا کریں گے یعنی اس کے لیے تعظیماً کھڑے ہوں گے تو گویا انہوں نے اس کا ٹھکانا جہنم میں بنانے کے لیے اس کی مدد کی ہے جو کسی طرح بھی جائز نہیں ہے بلکہ بالکل ممنوع اور حرام ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ (سُوْرَةُ الْمَائِدَہ : ۲) یعنی نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو ، اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد مت کرو"،

اس سے یہ بات بالکل ظاہر ہوگئی ہے کہ جہنم میں ٹھکانا بنانے پر کسی شخص کی مدد کرنا واضح طور پر گناہ اور زیادتی پر مدد کرنا ہے تو کیا یہ گناہ نہیں ہے ؟

اگر باہر سے آنے والا معزز شخص یہ بالکل پسند نہیں کرتا کہ اس کی آمد پر لوگ تعظیماً کھڑے ہوں (کیوں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھی ایسے قیام کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے بلکہ منع فرما دیا کرتے تھے كَمَا سَيَأْتِيْ) مگر لوگ اس کی پسند کے خلاف اس کی آمد پر تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں تو گویا لوگوں نے معزز مہمان کی پسند اور مرضی کی خلاف ورزی کرکے اس کے دل کو تکلیف پہنچائی ہے اور اس کی پسند اور مرضی کا مذاق اڑایا ہے اور اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا کسی مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو تکلیف پہنچانا ممنوع اور حرام ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ○ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ○ (سُورَةُ الْأَحْزَاب : ۵۷، ۵۸)

یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو کسی کسب کے بغیر ایذا دیتے ہیں انہوں نے اپنے آپ پر بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھایا ہے"۔

اور حدیثِ صحیح میں وارد ہوا ہے کہ "مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی شرارتوں اور تکلیفوں وغیرہ) سے دوسرا مسلمان محفوظ و سلامت رہے"۔ وہ کسی کو کوئی تکلیف و پریشانی وغیرہ نہ پہنچائے (صحیح بخاری ج ۱ ص۶، صحیح مسلم ج ۱ ص۴۸)

اس سے واضح ہو گیا ہے کہ کسی معزز مہمان کی آمد پر اس کی جائز مرضی اور پسند کے خلاف عمل کر کے (تعظیماً کھڑے ہو کر) اسے تکلیف و پریشانی وغیرہ پہنچانی بالکل ممنوع اور حرام ہے

بقول شخصے ؎ حق نے کر ڈالی ہیں دوہری خدمتیں تیرے سپرد

خود تڑپنا ہی نہیں اوروں کو تڑپانا بھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آمد پر صحابہ کرام رض کو تعظیماً کھڑا ہونے سے منع فرما دیا!

○ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قُوْمُوْا، نَسْتَغِيْثُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يُقَامُ لِيْ ، اِنَّمَا يُقَامُ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى "

(مُسْنَدِ اِمَامِ اَحْمد ج ۵ ص۳۱۷ ، مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۸ ص۴۰)

یعنی حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کھڑے ہو جاؤ کہ ہم اس منافق کے بارے میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فریاد کرتے ہیں تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم نے فرمایا کہ (جب میں تمہارے پاس آؤں تو) میرے لیے قیام نہ کیا جائے کیونکہ قیام تو صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے "

○ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَصًى فَقُمْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ : لَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا "

یعنی حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اپنی لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سب ان کی طرف کھڑے ہوگئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نے فرمایا کہ تم (کسی کے آنے پر) مت کھڑے ہُوا کرو جس طرح کہ عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں ،،

(سنن ابو داؤد ج ۲ ص ۳۶۳ ، مشکوٰۃ رقم ۴۷۰۰ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص ۴۱ ، الترغیب[1] و الترھیب ج ۳ ص ۴۳۱)

---

[1] امام عبدالعظیمؒ بن عبدالقویؒ المنذری المتوفّٰی ۶۵۶ھ مذکورہ حدیث کے ذیل میں رقمطراز ہیں :

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَۃَ ، وَ اِسْنَادُہٗ حَسَنٌ ، فِیْہِ اَبُوْ غَالِبٍ ، وَاسْمُہٗ حَزَوَّرُ ؛ وَ یُقَالُ : نَافِعٌ ، وَ یُقَالُ : سَعِیْدُ بْنُ الْحَزَوَّرِ ، فِیْہِ کَلَامٌ طَوِیْلٌ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مُخْتَصَرِ السُّنَنِ وَغَیْرِہٖ ، وَ الْغَالِبُ عَلَیْہِ التَّوْثِیْقُ ، وَ قَدْ صَحَّحَ لَہُ التِّرْمِذِیُّ وَ غَیْرُہٗ ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ،،

یعنی اس حدیث کو ابوداؤدؒ اور ابنِ ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی اِسناد حَسَن درجہ کی ہیں اور اس کی سند میں ابوغالب راوی ہے جس کا نام حَزوّر ہے اور جسے نافع کہا جاتا ہے اور سعید بن الحَزوّر بھی کہا جاتا ہے اس میں لمبی گفتگو ہے جسے میں نے مُختصرِالسُّنن وغیرہ میں ذکر کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اگرچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بڑھ کر کسی شخص سے محبت نہیں تھی مگر وہ بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر تعظیماً کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کسی کی آمد پر تعظیماً کھڑا ہونے سے منع فرما دیا ہے اور خود اپنے لیے بھی اس قیام کے عمل کو مکروہ سمجھا ہے جیسا کہ حدیثِ صحیح میں وارد ہوا ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ، وَ کَانُوْا اِذَا رَأَوْہُ. لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰلِكَ »

(جامع ترمذی ج ۲ ص۱۰۲ وَاللَّفْظُ لَہٗ ، مسند احمد ج ۳ ص۱۳۲ ،۱۵۱ ، الادب المفرد رقم ۹۴۶ ، مشکل الآثار ج ۲ ص۳۹ ، مشکوٰۃ المصابیح ج۲ ص۴۰۳ ، مسند ابو یعلیٰ ج ۲ ص۱۹۳ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص۴۵)

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام. رض کے

دیا ہے اور غالب یہ ہے کہ وہ ثقہ ہے اور اس کو ترمذی رح وغیرہ نے بھی صحیح کہا ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ »

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم کی ذاتِ گرامی سے بڑھ کر اور کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن جب وُہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم کو دیکھتے تھے تو قیام نہ کرتے تھے کیونکہ وُہ جانتے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم اس قیام کے عمل کو مکروہ سمجھتے تھے "

حاصِلِ کلام: سطورِ بالا میں مذکور آیاتِ طیّبات اور احادیث سے واضح ہو گیا ہے کہ انگریزی سکولوں میں جو دو قسم کا (ایک کلاس رُوم میں ٹیچر کی آمد پر اور دُوسرا قومی ترانہ کے احترام میں) قیام ہوتا ہے یہ فعل قطعاً غیر اسلامی اور بدعت پر مبنی ہے ــــــ نیز قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (سورۃ البقرہ : ۲۳۸) کی قبیل سے ہے جو غیرُاللہ کے لیے بالکل ممنوع اور حرام ہے ــــــ اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم نے اپنے لیے ایسا قیام بالکل پسند نہیں فرمایا ــــــ بلکہ صاف طور پر ہر کسی کے لیے منع فرما دیا ہے ــــــ اور یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم باوجودیکہ ان کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم سے انتہائی محبت تھی وُہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم کی نا پسندیدگی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم کی آمد پر قیام نہیں کرتے تھے تو ــــــ اب جو شخص اس طرح کے قیام کو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور آرڈی نینس کے ذریعے اسے جاری کرتا ہے اور اس کی پابندی نہ کرنے والے کو جُرمانہ اور سزا وغیرہ کا حکم سناتا ہے وُہ تو یقیناً حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وارد شدہ وعید شدید " فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ " کا مِصداق ٹھہرتا ہے اسلامی تعلیم تو یہ ہے کہ جب کوئی ٹیچر کلاس رُوم میں داخل ہو تو مسنون سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ کہے اور کلاس میں سے کوئی ایک طالبِ علم یا سبھی مؤدبانہ طریقے سے اس کے سلام کا جواب دیں پھر اگر کسی نے مُصافحہ اور مُعانقہ وغیرہ کرنا ہو تو وہ کھڑا ہو کر مُصافحہ اور مُعانقہ کر سکتا ہے یہ کوئی منع نہیں اس طرح کا قیام سلام مُصافحہ اور مُعانقہ اور استقبال وغیرہ کے لیے ہوتا ہے جیسا کہ کُتُبِ احادیث وغیرہا میں مفصل طور پر مذکور ہے،

(صحیح مسلم ج ۲ صہ ۳۶۲ ، جامع ترمذی ج ۲ صہ ۱۰۲ ، مشکوٰۃ ج ۲ صہ ۴۰۲ ، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ صہ ۴۱ تا ۴۶)

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

(سُورۃُ الانعام : ۶/۱۱۵)

وَ اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(سُورۃُ یونس ۱۰/۱۰)

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(سُورۃ الصّٰفّٰت ۱۸۰ ، ۱۸۱ ، ۱۸۲/۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماٰخذِ کتاب

کتابچہ ھٰذا کی تالیف و ترتیب میں مندرجہ ذیل کُتُب سے خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے :-

۱ قرآن مجید	تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ	هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
۲ جامع البیان فی تفسیر القرآن	امام ابوجعفر محمدؒ بن جریرؒ طبری	المتوفی ۳۱۰ ھ
۳ تفسیر ابن ابی حاتم	شیخ التفسیر امام عبدالرحمٰن رازیؒ	// ۳۲۷ ھ
۴ احکام القرآن	امام ابوبکرؒ احمدؒ بن علیؒ رازی جصاص	// ۳۷۰ ھ
۵ المفردات فی غریب القرآن	شیخ حسینؒ بن محمدؒ بن مفضلؒ	// ۵۰۲ ھ
۶ زادُ المسیر فی علم التفسیر	امام عبدالرحمٰنؒ بن علیؒ بن محمدؒ جوزی	// ۵۹۷ ھ
۷ تفسیر القرآن العظیم	امام اسمٰعیلؒ بن کثیرؒ دمشقی	// ۷۷۴ ھ
۸ جامع البیان فی تفسیر القرآن	شیخ محمدؒ بن عبدالرحمٰنؒ حسنی حسینی شافعی	// ۸۹۴ ھ
۹ تفسیر دُرِّ منثور	امام عبدالرحمٰنؒ بن ابوبکرؒ سیوطی	// ۹۱۱ ھ
۱۰ لباب النُّقول فی اسباب النُّزول	امام عبدالرحمٰنؒ بن ابوبکرؒ سیوطی	// ۹۱۱ ھ
۱۱ تفسیر مظہری	قاضی محمدؒ ثناء اللہؒ پانی پتی حنفی	// ۱۲۲۵ ھ
۱۲ اعظمُ التفاسیر	شیخ التفسیر مولانا محمدؒ رحیم بخشؒ دہلوی	// ۱۳۱۴ ھ
۱۳ تفسیر فتح المنان	مولانا ابومحمدؒ عبدالحقؒ حقانی دہلوی	// ۱۳۳۵ ھ
۱۴ احسنُ التفاسیر	شیخ التفسیر سید احمد حسنؒ محدث دہلوی	// ۱۳۳۸ ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵ تفسیر ثنائی	شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری	المتوفّٰی ۱۳۶۷ھ
۱۶ تفسیر ستاری	شیخ التفسیر امام عبدالستار محدث دہلوی	" ۱۳۸۶ھ
۱۷ تفہیم القرآن	مفکر اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودی	" ۱۳۹۹ھ
۱۸ معارف القرآن	مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی کراچوی	" ۱۳۹۶ھ
۱۹ تفسیر نور العرفان	مولانا مفتی احمد یار نعیمی	" ۱۳۹۱ھ
۲۰ تفسیر صغیر و کبیر	مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی	" ۱۳۸۵ھ
۲۱ تفسیر ضیاء القرآن	مولانا پیر محمد کرم شاہ الازہری	سجادہ نشین بھیرہ شریف
۲۲ اشرف الحواشی	شیخ الحدیث مولانا عبدہٗ الفلاح	حفظہُ اللہ تعالیٰ
۲۳ احسن التفاسیر	شیخ الحدیث مولانا عبدالقہار دہلوی	حفظہُ اللہ تعالیٰ
۲۴ تفسیر قرآن عزیز	شیخ التفسیر علامہ مسعود احمد بی ایس سی	حفظہُ اللہ تعالیٰ
۲۵ صحیح بخاری	امام محمد بن اسمٰعیل بخاری	المتوفّٰی ۲۵۶ھ
۲۶ صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری	" ۲۶۱ھ
۲۷ جامع ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	" ۲۷۹ھ
۲۸ سنن ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	" ۲۷۵ھ
۲۹ سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی	" ۳۰۲ھ
۳۰ سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید بن ماجہ	" ۲۷۳ھ
۳۱ الموطأ	امام مالک بن انس	" ۱۸۰ھ
۳۲ المستدرک	امام محمد بن عبداللہ المعروف حاکم نیشاپوری	" ۴۰۵ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳	المسند	امام احمدؒ بن محمدؒ بن حنبلؒ	المتوفیٰ ۲۴۱ ھ
۳۴	المعجم الصغیر	امام سلیمانؒ بن احمدؒ طبرانی	〃 ۳۶۰ ھ
۳۵	المعجم الاوسط	امام سلیمانؒ بن احمدؒ طبرانی	〃 ۳۶۰ ھ
۳۶	المعجم الکبیر	امام سلیمانؒ بن احمدؒ طبرانی	〃 ۳۶۰ ھ
۳۷	سُنَنِ کبریٰ بیہقی	امام احمدؒ بن حسینؒ بیہقی	〃 ۴۵۸ ھ
۳۸	الجامع لشعب الایمان	امام احمدؒ بن حسینؒ بیہقی	〃 ۴۵۸ ھ
۳۹	قیام اللیل	امام محمدؒ بن نصرؒ مروزی	〃 ۲۹۴ ھ
۴۰	عملُ الیومِ واللیلۃ	امام ابوبکرؒ احمدؒ بن محمدؒ المعروف ابنِ سُنّیؒ	〃 ۳۶۴ ھ
۴۱	مشکل الآثار	امام احمدؒ بن محمدؒ ازدی طحاوی	〃 ۳۲۱ ھ
۴۲	مسند بزار	امام ابوبکرؒ احمدؒ بن عمروؒ بصری	〃 ۲۹۲ ھ
۴۳	مُسندِ حمیدی	امام ابوبکرؒ عبداللہؒ بن زبیرؒ	〃 ۲۱۹ ھ
۴۴	الادب المفرد	امام محمدؒ بن اسمٰعیلؒ بخاری	〃 ۲۵۶ ھ
۴۵	سُنَنِ دارمی	امام عبداللہؒ بن عبدالرحمٰنؒ دارمی	〃 ۲۵۵ ھ
۴۶	صحیح ابنِ حبان	امام ابوحاتمؒ محمدؒ بن حبانؒ	〃 ۳۵۴ ھ
۴۷	صحیح ابنِ خزیمہ	امام محمدؒ بن اسحاق بن خزیمہؒ	〃 ۳۱۱ ھ
۴۸	مُسندِ ابویعلیٰ	امام احمدؒ بن علی تمیمیؒ	〃 ۳۰۷ ھ
۴۹	مِشکوٰۃُ المصابیح	امام محمدؒ بن عبداللہؒ خطیب تبریزی	〃 ۷۴۳ ھ
۵۰	الترغیبُ والترھیب	امام عبدالعظیمؒ بن عبدالقویؒ منذری	〃 ۶۵۶ ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۱	الجامع الصغیر	امام عبدالرحمٰنؒ بن ابوبکرؒ سیوطی	المتوفی ۹۱۱ھ
۵۲	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیمؒ احمدؒ بن عبداللہؒ اصبہانی	″ ۴۳۰ھ
۵۳	مجمع الزوائد	امام علیؒ بن ابوبکرؒ ہیثمی	″ ۸۰۷ھ
۵۴	کنزالعمال	علامہ علی المتقیؒ بن حسام الدینؒ ہندی	″ ۹۷۵ھ
۵۵	کتاب الاذکار	امام یحییٰؒ بن شرف نووی	″ ۶۷۶ھ
۵۶	فتح الباری	امام احمدؒ بن علیؒ بن حجرؒ عسقلانی	″ ۸۵۲ھ
۵۷	عمدۃ القاری	علامہ محمودؒ بن احمدؒ عینی حنفی	″ ۸۵۵ھ
۵۸	نووی شرح صحیح مسلم	امام یحییٰؒ بن شرفؒ نووی	″ ۶۷۶ھ
۵۹	التمہید شرح موطأ امام مالک	امام یوسفؒ بن عبداللہؒ اندلسی	″ ۴۶۳ھ
۶۰	مرقاۃ المفاتیح	ملا علیؒ بن سلطان محمدؒ القاری	″ ۱۰۱۴ھ
۶۱	تحفۃ الاحوذی	امام عبدالرحمٰنؒ مبارکپوری	″ ۱۳۵۲ھ
۶۲	عون المعبود	امام شمس الحقؒ عظیم آبادی	″ ۱۳۲۹ھ
۶۳	التعلیقات السلفیہ	شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ بھوجیانی	″ ۱۴۰۸ھ
۶۴	مفتاح الحاجۃ	شیخ محمدؒ بن عبداللہؒ علوی	″ ۱۳۶۶ھ
۶۵	نصب الرایۃ	ابومحمد عبداللہؒ بن یوسفؒ زیلعی حنفی	″ ۷۶۲ھ
۶۶	التوحید	امام محمدؒ بن اسحاق بن خزیمہؒ	″ ۳۱۱ھ
۶۷	معالم السنن	امام احمدؒ بن محمدؒ خطابی	″ ۳۸۸ھ
۶۸	تہذیب السنن	امام محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابن قیمؒ	″ ۷۵۱ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹	مختصر سُنَنِ ابوداؤد	امام عبدالعظیم بن عبدالقویؒ مُنذری	المتوفّٰی ۶۵۶ ھ
۷۰	تنقیح الرّواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ	شیخ الحدیث سید احمد حسنؒ محدث دہلوی	// ۱۳۳۸ ھ
		علامہ شیخ محمد شرف الدینؒ محدث دہلوی	// ۱۳۸۱ ھ
۷۱	غُنیۃُ الطّالبین	شیخ عبدالقادرؒ جیلانی	// ۵۶۱ ھ
۷۲	جِلاءُ الافہام	امام محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابن قیّمؒ	// ۷۵۱ ھ
۷۳	طَبقاتِ کُبریٰ	امام شیخ محمدؒ بن سعدؒ	// ۲۳۰ ھ
۷۴	تہذیبُ التہذیب	امام احمدؒ بن علی بن حجرؒ عسقلانی	// ۸۵۲ ھ
۷۵	زادُ المعاد	امام محمدؒ بن ابوبکرؒ المعروف ابنِ قیّمؒ	// ۷۵۱ ھ
۷۶	میزانُ الاعتدال	امام محمدؒ بن احمدؒ بن عثمانؒ ذہبی	// ۷۴۸ ھ
۷۷	صَفائحُ اللُّجین	مولوی احمد رضا خان حنفی بریلوی	// ۱۳۴۰ ھ
۷۸	ہفت روزہ الاعتصام لاہور	بانی: شیخ المحققین مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی	// ۱۴۰۸ ھ
	جلد ۴۶ شمارہ ۴۹	مُدیر: رئیس التحریر علامہ حافظ صلاح الدین یوسف	حفظہُ اللہُ تعالیٰ
۷۹	سِلسلۃُ الاحادیث الصحیحہ	علامہ شیخ ناصر الدین البانی	حفظہُ اللہُ تعالیٰ
۸۰	کتابُ الدُّعاء	علامہ محمد اقبال کیلانی، مُدرّس: جامعہ ملک سعود، الریاض	حفظہُ اللہُ تعالیٰ

تمّت بالخیر

www.KitaboSunnat.com

المکتبة [illegible]
۹۹ - جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 17442

عطیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مولانا عبدالغفور اثری کی

علمی و تحقیقی تالیفات

جامعہ تعلیم القرآن اہلحدیث

محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ

طباعت وکتابت : عبدالرشید قمر لاہور فون ۷۲۴۴۳۷۴۲